دستورِ ریاض، ریاض کا روحوں کو ضم کرنا
ہستی مٹا کے، ریاض کی ہستی میں گم ہونا

مالک الملک ریاض

دستورِ ریاض

قاریِ دستورِ ریاض سے ذاتِ ریاض مخاطب ہو جائے گی

کل الحقوق محفوظۃ

ریگز انٹرنیشنل لندن کے ڈائریکٹر جناب ظفر حسین کی اجازت سے لندن میں طبع کرائی گئی
اس کتاب کے جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ اس کتاب کو فوٹو کاپی، یا کسی اور طریقے سے بنا اجازت طبع نہیں کرایا جا سکتا
یہ کتاب صرف ریگز انٹرنیشنل لندن سے دستیاب ہے۔ ہر قسم کی رد و بدل اور نقالی سے ہوشیار رہیں۔

ریگز انٹرنیشنل لندن انگلینڈ

یہ سربستہ اسرار ظہور علم پوشیدہ ہیں ان کا نشانہ برادری للٰہیت میں کسی کی توہین نہیں ہے

جان لو کہ اس تصنیف میں اور جو آئندہ علوم اور کتب ظاہر کی جائینگی، اِن میں کسی خدا یا نبی کی توہین یا کردار کشی مقصود نہیں ہے۔ جتنے بھی راز اور علوم ظاہر کئے جائینگے، یہ حقیقت کا اظہار ہونگے، اور محض مالک الملک ریاض کی قدرت اور دستور کا حصہ ہیں۔ ریاضی روحیں سمجھ جائینگی، باقی مخلوقات کیلئے سمجھنا شاید دشوار ہو!

اس زمین پر جو غیر انسانی مخلوق ہے، اس کا تعلق اسی زمین سے ہے، اور یہ یہیں پر ختم ہو کر رہ جائیگی۔ زمین پر جو انسان ہیں، ان میں کئی اقسام ہیں۔ اکثر روحیں ادھر ہی تڑپ تڑپ کر ختم ہو جائینگی۔ کچھ بیدار اور ہشیار ہو کر مختلف جہانوں کی سیر کر پائینگی، اور کچھ مرنے کے بعد اپنے مختلف مقامات پر منتقل ہو جائینگی۔ اِن میں سے کچھ ہونگی جو اللہ اور محمد تک پہنچ جائینگی۔ اس سرزمین پر اب کچھ روحیں آ گئی ہیں، جن کا تعلق اُس عالم یا جہان سے ہے، جس جہان کی نہ اللہ کو اور نہ ہی محمد کو خبر ہے! اُس غیبی جہان کی شروعات ریاض الجنہ سے ہوتی ہے، جو کہ مقام وحدت سے بھی پرے ہے۔

یہ روحیں حاملین ریاض ہیں اور سِرّ ریاض کے علوم اور دستور، اس تصنیف کی ابتدا سے دنیا کو متعارف کرینگے اور سکھائینگے۔ جن روحوں کا تعلق اُس جہان سے ہوگا وہ اس پیغام پر لبیک کہہ کر ان روحوں کے ساتھ لگ جائینگی۔ باقی تمام مخلوقات کیلئے یہ عظیم اسرار کفر ہی کفر ہوگا لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ تمام علوم اور اسرار اس جہان کے اللہ اور محمد، اور تمام افکار اور کفریات سے پرے ہیں۔

قوم یہود کو بتا دیں کہ جن جہانِ غیر کی ارواح اور غیر مرئی اسرار اور علوم کا تمہیں صدیوں سے انتظار تھا وہ اب تمہیں میسر ہوگا۔ تم پر لازم ہے کہ ان ارواح کو ڈھونڈو اور ان سے اپنا حصہ طلب کرو، جس کا تمہارے رب نے تم سے وعدہ کیا ہوا ہے۔ جب تم یہ میراث حاصل کر لو، اور یہ بھی دیکھ لو کہ حجر اسود پر نہ صرف تمہارے نبی موسیٰ کی شبیہ موجود ہے بلکہ موسیٰ کے رب کی بھی تصویر موجود ہے پھر تم کو یقین ہو جائیگا اور تب اس پتھر کو حاصل کرنے میں تمہیں کوئی دشواری نہیں ہوگی۔

اے طلب گار ریاض متوجہ ہو !

دستورِ ریاض پردۂ سیمیں پر وارد ہوا چاہتی ہے
آؤ اپنی حقیقتوں کو اپنے گمان، نفس، روح اور ازلی فیصلوں کی روشنی میں جھانک لو
محبِ گوہر شاہی کی کیا پہچان ہے۔ عاشقِ گوہر شاہی کس نہج پر رواں ہو کر راہِ عشق کے نشاں تلاش کرے؟
کشف و کرامات فعل و نظر سے متعلق ہیں، پردۂ نظر ہی کیا جو دستورِ یار کو پا نہ سکے!
وہ فکر ہی کیا جو تفکرِ یار سے صورتِ زلفِ پریشاں نہ ہو جائے اور فکری خوراک کی متقاضی نہ ہو جائے!
رشتۂ خون اور رشتۂ روح کی کھوج اور اُس کے عوامل کیا ہیں؟
مستغرقِ ریاض، جلوۂ ریاض اور تصویرِ گوہر شاہی میں کیا فرق ہے؟

نفاق، دوئی، پردۂ خودی کی حجاب کاریاں اور اس جانِ بے مایا کا زیاں؟ زنگ آلود قلوب، خفتہ ارواح کی غذا کا سامان اِس دستورِ ریاض میں میسر ہے منافق اپنی حقیقت اِس آئینہ دستورِ ریاض میں دیکھ کر چراغ پا ہوگا، بظاہر دستورِ ریاض کی حقانیت پر معترض ہوگا لیکن درحقیقت وہ ازلی بدبخت اِس دستور میں اپنی حقیقی صورت دیکھ کر حیرانِ زیاں اور پریشانِ فغاں ہوگا اور دل مسوس کر رہ جائے گا۔

آج بہت سے لوگ کشف و روحانی روابط کی بنا پر محبانِ گوہر شاہی کے قلوب، جذبات اور حقائق سے کھیل کر قصوروارِ یار ہو رہے ہیں دل کے یہ کور چشم اِس حقیقت سے نابلد ہیں کہ ذاتِ ریاض اِن کے ہر فعل، نیت، خیانت اور غداری سے اُن پر حاضر و ناظر اور باخبر ہے جو روحیں ازل سے ہی واقفِ ریاض ہیں وہ تو دائمی طور پر دستورِ ریاض پر عمل پیرا ہیں، تب ہی راقمِ دستورِ یار ہیں۔

دستورِ ریاض، حق یا باطل؟

اِس کتاب کا حق باطل ہونا ایک بے معنی بحث ہے، جس شے سے انسان کو فائدہ پہنچے اُس کے لئے وہی حق ہے۔ قرآن تو سراپا حق ہے، لیکن کچھ لوگ قرآن کو پڑھ کر بھی گمراہ ہوئے کیا یہ قرآن اُن کے لئے بھی حق ثابت ہوا؟ حق وہی ہے جو تمہارے من کو کسی کا بسیرا بنا دے، اگر قرآن تیرے قلب میں ریاضی جلوے نہیں بسا سکتا تو تیرے لئے وہ کس طرح حق ہے؟

اگر دستورِ ریاض پڑھ کر سمجھ کر تجھے قلب و روح میں خوشبوئے ریاض مہکتی محسوس ہو تو یہی تیرے لئے حق ہے۔ اور اِس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ایک آدمی کا چائے کا کپ دوسرے آدمی کے لئے زہر کا پیالہ ہے۔ جس طرح کچھ لوگوں کے لئے قرآن ہدایت اور کچھ لوگوں کے لئے گمراہی ہے بس اِتنا سمجھ لیں کہ جس کو قرآن سے ہدایت مل جائے وہ دستورِ ریاض کو ناحق جانے اور سمجھے گا۔ جس کو دستورِ ریاض سے یار کی خبر و خوشبو مل جائے وہ قرآن کو کیا مانے گا۔ جھٹلا کر دکھاؤ..........آزمائش شرط ہے

پیش ِ لفظ.........خلاصہ ومغز

✿قاری ِ دستورِ ریاض سے ذاتِ ریاض مخاطب ھو جائیگی✿

یہ ریاضی نسخہ ہے اِسے رکھتے ہیں نازک آبگینوں میں

نازک آبگینے وہی طرحی دار صراحی نما شفاف آئینہ ہائے ارواح لطیف ہیں

اس کتاب دستورِ ریاض میں ذاتِ ریاض اپنی صفتِ تکلم سے جلوہ نما ہے۔

ایک مرتبہ بصد خلوص جس نے بھی اس کتاب کو پڑھا تو وہ حق ریاض سے کچھ نہ کچھ آگاہی ضرور حاصل کریگا

" میرا دعویٰ ہے کہ جو بھی شخص، خواہ دنیا کے کسی بھی خطے میں ہو، بس گستاخ گوہرشاہی نہ ہو، جب اس کتاب کو پڑھے گا تو ذاتِ ریاض اس پڑھنے والے سے براہ راست مخاطب ہوجائیگی۔ یہی اس کتاب دستورِ ریاض کے حق ہونے کا ثبوت ہے۔ دستورِ ریاض ایک کتاب نہیں بلکہ ادائے ریاض کا نام ہے۔ طریقہِ ریاض کا پیغام ہے۔ روحوں کے ضم ہونے کا انتظام ہے۔ نفاق وکفر کا انجام ہے، روحوں کی بالیدگی کا نظام ہے۔ روحوں کی صبح ازل اور قلوب کی عصری شام ہے۔"

یہ کتاب دستورِ ریاض، دراصل عظمتِ ریاض کی نشان راہ ہے۔

اس کتاب کو ذاتِ ریاض سے ازلی بغض دشمنی رکھنے والے تلف کرنے کی حتیٰ الامکان کوشش کرینگے۔

یہ کتاب "دستورِ ریاض" ایمان، محبت، ولایت، نبوت اور عشق اور ہر قسم کی روحانیت سے بالاتر ہے۔ اس کتاب کا کچھ حصہ اسرار ریاض سے، کچھ حصہ ماضی، کچھ حصہ حال اور کچھ حصہ مستقبل سے متعلق ہے۔ اس کتاب میں میراثِ ریاض پنہاں ہے۔ امر واقع ہے کہ دین دار لوگوں نے دنیا چھوڑ دی۔ جن کو میراث نبوی میسر آئی انہوں نے دین کا ظاہری حصہ ترک کردیا۔ جن کو میراث الٰہی میسر آئی تو انہوں نے دین کا باطنی حصہ بھی ترک کردیا۔

لیکن جن کو میراثِ ریاض میسر آئی، انہوں نے تو ہر دوسری قسم کی میراث، دین ومذہب کو ترک کردیا

اور بس میراثِ ریاض کے امین ہوئے

مُقدّمہ

مجھے رازِ دو عالم، دِل کا آئینہ دکھاتا ہے
وہی کہتا ہوں جو کچھ سامنے آنکھوں کے آتا ہے

عرفان ذاتِ ریاضؒ

کردارِ گوہر شاہی، دربانِ ذاتِ ریاض ہے

کردارِ گوہر شاہی نے خزینۂ ریاض سے دور کرنے کی غرض سے مخلوقات کو اللہ کا رَستہ دِکھایا۔ روحانی کتب مینارۂ نور، دین الٰہی، اسی راہِ ریاض میں حائل ستونِ سطوتِ یزداں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کردارِ گوہر شاہی نے ساٹھ سال اور دو دِن اللہ کی جانب مخلوقات کو دھکیلا۔ مختلف روحوں کو بحرِ وحدت میں غوطہ زن کیا۔ بحرِ وحدت میں غرقِ ریاضی روحوں نے بیقراری سے سر اُٹھایا، اور سرِ ریاض کی متقاضی ہوئیں۔ تب ذاتِ ریاض نے اُن روحوں کو سرِ ریاض میں مستغرق اور میراثِ ریاض سرفراز کیا۔

سرِ ریاض میں مستغرق گم، روحِ ریاض میں ضم ان ریاضی روحوں کو ذاتِ ریاض نے کردارِ گوہر شاہی سے لا یحتاج کیا۔ روئے ریاض میں مستغرق یہ روحیں ماسوئ ریاض، ہر ایک سے لا یحتاج ہوئیں۔

کردارِ گوہر شاہی کی غایتِ کبریٰ سے جو محروم ہوئے، وہ یتیم ہوئے
روحِ ریاض میں جو ضم ہوئے، وہ ہی غایتِ کبریٰ کو سمجھ کر شمیم ہوئے

عضدِ ریاض
ظفر حسین
(ڈائریکٹر ..ریگز انٹرنیشنل لندن انگلینڈ)

تمہید

دِکھادوں گا جہاں کو جو میری آنکھوں نے دیکھا ہے

تجھے بھی صورتِ آئینہ، حیراں کر کے چھوڑوں گا

اس دنیا میں سوا لاکھ سے زیادہ انبیاء اور بے شمار اولیاء کرام تقریباً ہر مذہب، دین اور دھرم میں آئے۔ کچھ انبیاء اور اولیاء نے محض مخصوص علاقے اور گروہ کی ہدایت کا موقع فراہم کیا۔ لیکن کوئی بھی نبی ایسا نہیں آیا جس نے تمام مذاہب کے لوگوں کو رُشد و ہدایت کا فیض دیا ہو۔ بانی اسلام حضرت محمد ﷺ نے بھی صرف اسلام قبول کرنے والوں کو تعلیم دی۔ یہ بجا ہے کہ آپ ﷺ تمام عالمین کیلئے رحمت بن کر آئے لیکن ہدایت تو صرف اُن کو ملی جو حلقہ بگوش اسلام ہوا۔ لیکن اولیاء کرام میں کچھ ہستیاں ایسی گزری ہیں، جنہوں نے تمام مذاہب کو رب کے عشق کی تعلیم دی۔ بوعلی قلندر نے ہندو جوگیوں سے فیض لیا بھی اور بعد میں ہندوؤں کو فیض بھی دیا۔ بابا گرونانک نے بھی کئی مذاہب کے لوگوں کو رب کی محبت کا درس دیا۔ دورِ حاضر میں ساجھے بابا بھی کئی مذاہب کے لوگوں کو رب کی محبت کی تعلیم و تلقین کر رہے ہیں۔ عیسیٰ کے فیض یافتہ اولیاء کرام بھی دورِ حاضر میں بھی رب کی محبت کا پیغام دے رہے ہیں۔ خوشخبری کی بات یہ ہے کہ ۲ سال قبل عیسیٰ بھی دوبارہ اس دنیا میں تشریف لا چکے ہیں اور گوہر شاہی سے انہوں نے امریکہ میں ملاقات بھی کی۔ عیسیٰ نے بھی محبت کی تعلیم دی تھی جس کی پاداش میں ان کو صلیب پر لٹکا دیا گیا تھا۔ مارنے والوں نے تو اپنی دانست میں عیسیٰ کو قتل کر دیا لیکن عیسیٰ کے جسم کو اوپر اُٹھا لیا گیا تھا اور ان کا ہم شکل ایک مثالی جسم صلیب پر لٹکا دیا گیا۔ اُس وقت عیسیٰ کے ماننے والوں کی اکثریت عیسیٰ کو مردہ سمجھ بیٹھی تھی۔ کیونکہ وہ باطنی فراست سے محروم تھے اور عیسیٰ کے جسم کو اُٹھائے جانے کے واقعہ سے بے خبر تھے۔ وہ حواری جو باطنی بصیرت کے حامل تھے انہوں نے عیسیٰ کے دوبارہ دنیا میں آنے کی نوید سنائی۔ گوہر شاہی ایک ایسی ذات ہے جس نے ہر مذہب، دین اور دھرم کے لوگوں کو فیض دیا ہے۔ گوہر شاہی کے نزدیک مذہب سے بالاتر عشق الوہیت ہے۔ گوہر شاہی نے چاند پر نمایاں عیسیٰ اور مہدی یعنی گوہر شاہی کی شبیہات کی نوید سنائی۔ مسلمانوں کے مقدس مقام کعبہ میں نصب کالے پتھر، حجرِ اسود پر عیسیٰ، مریم، درگاما، گوہر شاہی اور محمد کی شبیہات کی اطلاع بھی دی۔ یہاں یہ بتانا از حد ضروری ہے کہ ریاض گوہر شاہی ایک کثیر المقاصد ذات ہے۔ جسم گوہر شاہی میں محمد کی ارضی ارواح، رب کا مثالی جسم، کالکی اوتار کی آتما، مسیحا کا جسہ اور وہ روح بھی موجود ہے جس کا تعلق اس عالم سے ہی نہیں ہے۔ گوہر شاہی میں موجود محمد کی ارضی اروح نے مسلمانوں کو درس محبت الوہیت دیا۔ جسم گوہر شاہی سے پیوستہ رب کے مثالی جسم نے تمام مذاہب کے لوگوں کو رب کی محبت کا آبِ حیات پلایا۔ گوہر شاہی کے جسم میں موجود کالکی اوتار کی پرم آتما نے ہندوؤں کو اُوم اور سکھوں کو نام دان دیا۔ اور اب روح ریاض کا مسیحائی روپ قوم یہود کو ان کے رب کا جلوہ بھی عطا کریگا۔ جس کا موسیٰ کو جبل طور پر انکار ہوا تھا۔ یاد رکھو کہ یہی وقت ہے اُن پوشیدہ حقائق کے بے نقاب ہونے کا جس کا انتظار

دستورِ ریاض

موسیٰ کے چھپتے کئی صدیوں سے کرتے آئے ہیں۔ کاروانِ جرس اس امر کی متقاضی ہے کہ شہسوارِ روح اپنی کمندیں باندھ لیں اور روانہ با منزل ہوں۔ یہ لمحات ازل تا ابد کا کل مغز ہیں۔ مالک الملک ریاض دائمی آبِ حیات کے جام پلانے کیلئے بے تاب ہیں۔

کھلے جاتے ہیں اسرارِ نہانی..... گیا دورِ حدیثِ "لن ترانی"

ریاض گوہر شاہی کی ہستی کا مغزِ روحِ ریاض ہے، اس روح کا تعلق ریاض الجنہ کے بھی پرے ہے۔ ریاض الجنہ رب کی نشست کے عقب میں واقع عالم کا نام ہے۔ اس پوشیدہ عالم کا محمد کو بھی ادراک نہیں تھا۔ لیکن عیسیٰ، ادریس، الیاس کا تعلق اسی عالم سے ہے۔ اس عالم میں اللہ کی برادری مقیم ہے۔ اس برادری کی تعداد ساڑھے تین کروڑ ہے۔ یہاں کوئی مذہب نہیں ہے، یہاں صرف عشق ہی عشق ہے۔ عیسیٰ، ادریس اور الیاس کا تعلق اسی جہاں سے ہے اس ہی وجہ سے انہوں نے عشق کی تعلیم دی۔ روحِ ریاض اس برادری کی سردار ہے۔ پھر ذاتِ ریاض نے اس کائنات کو وہ فکری خزائن، اور وہ حقیقت آشکارا کی جس نے ہزاروں سالوں سے مختلف مذاہب کے ماننے والوں کے اذہان میں اُبھرنے والے لاجواب سوال "کیا خدا کو بھی کسی نے تخلیق کیا ہے؟" کا حقیقت آمیز جواب دیکر لمحہ فکریہ دیا۔ اس پوشیدہ ترین راز نے عالمِ افکار میں زلزلہ بپا کر دیا۔

دنیا کو ہے اُس مہدیِ برحق کی ضرورت
ہو جس کی نظر زلزلۂ عالمِ افکار

اس پوشیدہ ترین راز نے ادیانِ کُل کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔ عیسیٰ کو خدا کا بیٹا کہا گیا، اور آج بھی بہت سے لوگ اس عقیدے پر قائم ہیں۔ کیا وجہ ہے کہ کسی اور نبی کو اس طرح خدا کا بیٹا نہیں کہا گیا؟ آخر کوئی تو راز ہے جس کی پردہ داری ہے! عیسیٰ میں خدائی وصف دیکھ کر لوگوں نے یہ اخذ کیا کہ یہ خدا کے بیٹے ہیں، کیونکہ بی بی مریم کو کسی انسان نے نہیں چھوا نہیں تھا، لہٰذا انہوں نے اپنے قیاس اور گمان کی بنا پر یہ عقیدہ قائم کر لیا۔ حال آنکہ عیسیٰ کے کلمے سے حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔

لا الٰہ الا اللہ عیسیٰ روح اللہ

یعنی عیسیٰ میں اللہ کی برادری میں سے ایک روح ہے

ان سربستہ دفینۂ خزائن کا اس طرح بے نقاب کرنا ہی دستورِ ریاض ہے، ان اسرارِ پوشیدہ کی خبر کسی نے نہیں دی۔ جب عشق کی رمز بتانے والوں کو سولی اور صلیب پر لٹکا دیا گیا تو ان رازوں کو عریاں کرنا تو ناقابلِ تصور جرم و گناہ سمجھا جائے گا۔ لیکن اس مانندِ سراب زندگی کی کس کو پرواہ ہے۔ شاید ان ہی رازوں کے بے نقاب کرنے کے صلے میں پنجرۂ جسم میں مقید طوطیِ روحِ ریاض الجنہ کو پروانۂ رہائی میسر آ جائے!

ازمخبرِ ریاض

وابستگان گوہر شاہی کی جنگ بقا اور ان کا کردار

گوہر شاہی کے غیبت میں جانے سے آج وابستگان گوہر شاہی بقا کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ ہر ذی نفس اپنے وجود کی بقا چاہتا ہے کچھ ایسے بھی ہیں جو جاں نشینی کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ اکثریت اپنی بقا کی سلامتی کی خاطر کوئی نہ کوئی مضبوط ظاہری سہارا ڈھونڈ رہی ہے جہاں انہیں اپنے نفس کو مطمئن کرنے کی وجہ میسر آ سکے اور اپنے ضمیر کو جواب دے سکیں کہ ہم واقعی گوہر شاہی کے ماننے والے ہیں اور ابھی تک ساتھ نبھا رہے ہیں۔ تا حال اکثریت کو اِس بات کی پرواہ نہیں ہے کہ حقیقت کیا ہے؟ عقائد کی درستگی کتنا ضروری ہے۔ کس سہارے کا کیا ایمان و عقیدہ ہے؟ اُس سہارے کا ذاتِ ریاض سے تعلق کتنا گہرا ہے؟ ظاہری مضبوط سہارے کی تلاش نے انہیں اپنے ایمان سے بھی بے خبر کر دیا ہے۔ کوئی ذکوریت کے مشن میں پناہ تلاش کر رہا ہے، کوئی باطنی علوم میں پناہ کا متلاشی ہے۔ کوئی آل گوہر شاہی کو گوہر شاہی کا متبادل اور جاں نشین سمجھ کر اُن کا سہارا پا رہا ہے۔ لیکن آخر ایسا کیوں ہے؟ کیا ریاض احمد گوہر شاہی ہمارے درمیان موجود نہیں ہیں؟ کیا گوہر شاہی کی موجودگی میں اغیار کے دروازے پر دستک دینا کس حد تک درست ہے؟ کیا ظاہری آنکھ سے نظر نہ آنا، غیر موجودگی کی دلیل ہے؟ یہ عالم ناسوت بنایا ہی قوم جنات کیلئے تھا، انسانوں سے کہیں زیادہ جنات اس عالم میں آباد ہیں، کیا جنات کو کھلی آنکھوں سے عام آدمی دیکھ سکتا ہے؟ کیا اللہ کو کسی عام آدمی نے اس دنیا میں گھومتے دیکھا ہے؟ کیا اللہ کا نظر نہ آنا، اللہ کی غیر موجودگی کی دلیل ہے؟ اللہ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ ہر جگہ موجود ہے جبکہ کسی نے اللہ کو اس دنیا میں نہیں دیکھا پھر بھی ہر شخص کا ایمان ہے کہ اللہ ہر جگہ موجود ہے۔ کیا کسی نے اللہ کو مردہ کہا؟ اللہ نظر نہیں آتا، پھر بھی ہر شخص اللہ کی دائمی حیات کا قائل ہے۔

تو آج ذات ریاض کو غیر موجود کیوں تصور کیا جا رہا ہے؟ افسوس تو اس بات کا ہے کہ خود وابستگان گوہر شاہی کا یہ حال ہے کہ گوہر شاہی کو غیر موجود سمجھ کر بھلا چکے ہیں اور اسی حرکات و سکنات سر انجام دے رہے ہیں کہ جیسے واقعی گوہر شاہی اب اس دنیا میں نہیں رہے۔ حال آنکہ گوہر شاہی عرصہ دراز تک ان ہی لوگوں کی چشم ظاہر میں نمایاں رہے ہیں اور اب چشم خاص تک محدود ہوئے، ذات ریاض، اللہ کی برادری کا خالق اور مالک ہے۔ آخر کیوں ذات ریاض کو غیر حاضر سمجھا جا رہا ہے؟ یہ محض ازلی بغض کی نشانی ہے۔ ذات ریاض کو حاضر و ناظر اور حیات نہ سمجھنا دراصل اُن ہی روحوں کا شیوہ ہے جن روحوں نے محمد ﷺ کو جیتے جی مار دیا۔ یہی ازلی منافق روحیں آج ذات ریاض کے بارے میں بھی یہی گمان رکھتے ہیں۔ ہر روح اپنے خالق کی ثناء گو ہے، جنکی روح اللہ کی پیداوار ہے، وہ روحیں اللہ کو نہ بھی دیکھ پائیں پھر بھی اللہ کا حاضر و ناظر اور دائمی حیات کا حامل سمجھیں گی، اور جن روحوں کا خالق "ریاض" ہے وہ روحیں ہر لحہ دیدار ریاض میں مستغرق ہیں بھلا یہ روحیں کیسے اس ذات ریاض کو غیر موجود سمجھیں؟ اگر تم ذات ریاض سے روحی رشتے کی بنا پر وابستہ ہو تو یہ بٹوارا پھر کیوں ہے؟ یہ گروہ بندی کیسی؟ یہ جاں نشینی کس لئے ہے؟

رہی بات جنگ بقا کی تو اے نادان دوست! تُو اگر ذات ریاض میں فنا ہو جاتا تو آج روح ریاض میں غوطہ زن ہو کر ذات ریاض کے ساتھ

دستورِ ریاض

دائمی بقا حاصل کر لیتا۔تم نے گوہر شاہی کے ساتھ اپنی تقریبا آدھی زندگی گزار دی اور اس کے باوجود گوہر شاہی کا ایک بھی گوشہ تم پر عریاں نہیں ہو سکا،تو بتاؤ قصور کس کا ہے؟ آج دعویٰ ہے تم کو حُب گوہر شاہی کا،اور ذات گوہر شاہی کو مردہ تصور کرتے ہو! تف ہے تمہارے ایمان پر اور تمہارے عشق پر! اگر گوہر شاہی کا نظر نہ آنا تمہارے نزدیک مردہ ہونے کی دلیل ہے تو تمہارا اللہ بھی مردہ ہے کیونکہ وہ بھی تو نظر نہیں آتا۔تم کہتے ہو کہ قرآن میں لکھا ہے کہ اللہ زندہ و جاوید ہے اور ہر جگہ حاضر و ناظر ہے۔ہم کہتے ہیں کہ گوہر شاہی زندہ و جاوید ہے اور ہم اس لئے یہ حق جانتے ہیں کہ ہم ذات ریاض میں ضم ہو کر بقا بالریاض ہو کر اسرار ریاض سے واقف ہوئے ہیں۔بس یہی دستور ریاض ہے۔اور یہی دستور ریاض میں لکھا ہے جن کی روح، ذات ریاض کی پیداوار ہے وہ روحیں تو روح ریاض میں ضم ہو کر دوئی کا فرق مٹا چکی ہیں اور اب جہاں ریاض کی ذات ہے وہاں یہ روحیں ہمراہ ریاض ہیں۔حاملین ریاض کیلئے ذات ریاض ہر جگہ موجود اور حاضر و ناظر ہے۔

تیرا بھید نہ پائے کوئی........تجھ کو سمجھ نہ پائے کوئی

گویائی میں بھی ہے خموشی........راز نہ پائے کوئی

جو کچھ جانا میں نے اب تک.........وہ کیسے سمجھاؤں

سمجھانے کی بات اگر ہو........تو سمجھائے کوئی

''ریاض'' کو پا کر بھولا رب کو...چھوڑ دیا اسلام

ریاض خداوندوں کا خدا، کیوں گھبرائے کوئی

پاسداری ِ شریعت یا توہین شرع محمدی؟

گوہر شاہی میں ارضی ارواح محمد ﷺ کی ہیں۔اسی بنا پر گوہر شاہی کو بھی آمنہؓ کا لعل کہہ سکتے ہیں۔آمنہؓ کے لعل محمد پر شرع محمد لاگو نہیں ہوتی۔محمد ﷺ کا نہ تو جنازہ ہوا، نہ ہی کبھی اُن کی مغفرت کی دعا کی گئی، نہ ہی ترکہ بٹا، نہ اُن کی ازواج کا نکاح ٹوٹا۔

کیونکہ محمد دائمی حیات والے ہیں

اگر محمد ﷺ کی دعائے مغفرت کی جاتی تو ان کا شفاعت کرنا، کیا معنی رکھتا ہے؟

گوہر شاہی کیلئے ہاتھ اُٹھانا اور اُن کیلئے دعا کرنا توہینِ گوہر شاہی ہے۔

لوگوں نے نماز جنازہ پڑھوایا یہ ان کی ایمانی کمزوری اور شریعت سے ناواقفیت کی بنا پر ہے۔

لوگوں نے جنازہ پڑھا کر شریعت کی پاسداری نہیں کی ہے۔بلکہ ناموس گوہر شاہی اور شریعت دونوں کی خلاف ورزی کی ہے۔

قانون شریعت اگر میری اس بات کو غلط ثابت کردے تو میں ہر قسم کی سزا کیلئے تیار ہوں۔

محمد ﷺ پوری امت کی شفاعت کرینگے۔ان کی دعائے مغفرت کیوں کی جاتی؟

گوہر شاہی بطور امام مہدی، پورے عالم کو فیض عشق سے مالا مال کر رہے ہیں،

جبکہ پوری کائنات کی شفاعت کیلئے ان کی حجر اسود میں تصویر ہی کافی ہے۔

اب بولو اُستاد، کیا گوہر شاہی کیلئے ہاتھ اُٹھانا جہالت اور کفر نہیں؟

جنازہ ہونا، ترکہ بٹنا، نکاح ٹوٹنا، دعائے مغفرت کرنا، یہ سب فانی لوگوں کیلئے ہے۔

گوہر شاہی نے تو اللہ اور محمد پر احسان چڑھائے ہیں، ان کے آگے

گوہر شاہی کیلئے ہاتھ اُٹھانا ازلی بغض یا گوہر شاہی کی ذات سے ناواقفیت کی بنا پر ہے۔

حضور پاک ﷺ اور اہل بیت کی ارضی ارواح

حضور پاک ﷺ کی ارضی ارواح کے ذریعے ،جسم گوہر شاہی میں محمد ﷺ کا دوسرا جنم ہوا

اسی طرح اہل بیت عظام میں سے بی بی فاطمہ کی ارضی ارواح جسم فرح ناز میں آ کر پناہ گزین ہوئیں اور اس طرح بی بی فاطمہ کا دوسرا جنم ہوا۔گھرانۂ گوہر شاہی کی افضل ترین روح فرح ناز میں ہے،اور اسی روح پاک پر ریاض احمد گوہر شاہی کو ناز ہے

تب ہی تو قصر ریاض کی چوکھٹ پر فرح کا نام نازِ ریاض درج ہے۔

محمد ﷺ کی بیٹی فاطمہ سے باغ فدق چھیننے والے عمر بن خطاب تھے اور انہوں نے بی بی فاطمہ کو دھکا دیا جس سے بی بی فاطمہ کے جسم میں دروازے کی کیل گھس گئی تھی اور بعد میں اُس کا زہر پھیلنے سے اُن کا وصال ہوا تھا۔اور اس دور کی مبارک ترین روح فرح ناز ریاض سے اس دور کے ظالم ارضیات گوہر شاہی چھیننے کی کوشش کرینگے لیکن اس مرتبہ گوہر شاہی نے یہ جائیداد فرح ناز ریاض کے نام کردی ہے لیکن ان کو پھر بھی مجبور کیا جائیگا کہ ان کے حصے کی زمین ان ظالموں کے حوالے کردی جائے۔کیونکہ وہی عمر بن خطاب کا کردار آج پھر ظلم ڈھانے کیلئے آ گیا ہے لیکن فرح ناز ریاض،تُو غم نہ کر تیرا باپ تیرے ساتھ ہے اور کوئی تجھے کسی بھی قسم کی گزند نہیں پہنچا سکتا۔

حضور پاک ﷺ کے فرزندان اور گوہر شاہی کے فرزندان

چونکہ حضور پاک ﷺ کے بیٹے خدائی مصلحت کے تحت، جہاں فانی سے سوئے حق ہوئے اسی خدائی مصلحت کے تحت ان کی ارضی ارواح اس دنیا میں کسی اور جسم میں منتقل نہ پا سکیں۔اسی واسطے فرزندان محمد کی ارضی ارواح نہ پہلے اس جہان میں کردار انسان کیلئے مقیم ہوئیں اور نہ ہی اب فرزندان گوہر شاہی میں ان کی ارضی ارواح کا نزول ہوا۔

مصلحت پوشیدہ کیا تھی؟

بنی اسرائیل کے گھرانے کی ریت تھی کہ تسلسل سے نبی آتے رہے،کئی لڑیوں میں دادا، باپ اور بیٹے نبی ہوئے،لیکن چونکہ حضور پاک سلسلہ آدم صفی اللہ کے آخری نبی قرار پائے ،حضور پاک کے بعد نبوت ختم ہوگئی اسی لئے ان کے بیٹوں کو زندہ نہیں رکھا گیا کہ کہیں لوگ یہ طعنے نہ دیں کہ بنی اسرائیل کے باپ نبیوں کے بیٹے بھی نبی تھے اور اگر محمد ﷺ افضل ترین نبی ہیں تو ان کے بیٹے نبی کیوں نہیں ہیں۔ہوسکتا ہے حضور پاک ﷺ کے بیٹے وراثت نبوت کے سلسلے میں کسی غلط فہمی کا شکار ہوجاتے۔حقیقت کچھ یوں ہے کہ گوہر شاہی کے بھی بعد کوئی ہے لیکن وہ کوئی اور نہیں بلکہ ذات ریاض ہے۔اور ذات ریاض کا کوئی زمان و مکان سے تعلق نہیں ہے ذات ریاض اُس وقت بھی تھی جب اللہ اور اُس کی برادری کا نام و نشان بھی نہ تھا۔جب ریاض دائمی ابوالحیات ہے تو پھر اُس کے بعد تو کچھ بھی نہیں ہے، ریاض کا جانشین کوئی کیونکر بن سکے۔ریاض کا جانشین کوئی نہیں ہے،خواہ بیٹا ہو، بھائی ہو یا کوئی حاملین ریاض سے ہو۔بیٹوں میں کسی اہل بیت محمد ﷺ کی ارضی

ارواح نہیں ہیں، جب محمد ﷺ کے بیٹوں کو وراثت کے مسئلے میں وقت سے پہلے فارغ کر دیا تو اب اُسی قسم کے مسئلے سے متعلق کوئی اہل بیت محمد کی ارضی ارواح کیوں آتی اور فرزندان گوہر شاہی، جانشینی کی غلط فہمی کا شکار ہوتے۔

جس طرح محمد ﷺ نے کہا کہ فاطمہ میرے جسم کا حصہ ہے اسی طرح فرح ناز، گوہر شاہی کا اک حصہ ہے۔ باپ کا ذکر کر دیا بیٹی کا ذکر کر وا ایک ہی بات ہے۔ فرح ناز کا ریاض احمد گوہر شاہی سے خونی اور روحی دونوں رشتے ہیں لیکن بیٹوں کا صرف گوہر شاہی سے ظاہری جسمانی خونی رشتہ ہے۔ حق یہی ہے خواہ اچھا لگے یا بُرا، کسی نفس کو اس بات سے اگر حسد یا بغض آئے تو وہ ذات ریاض سے جائے۔

ذکرِ قلب اور ذکرِ دل میں فرق

ذکرِ دل کا تعلق صرف دھڑکنوں کے اللہ اللہ کرنے سے ہے، اور فقیر کی نظر کیمیا سے جانور کا دل بھی اللہ اللہ کر سکتا ہے۔ سلطان حق باھو نے بھی ایک کتے کا دل ذکرِ اللہ سے جاری کر دیا تھا۔ منافق کا دل بھی اللہ اللہ سے جاری ہو سکتا ہے۔ ذکرِ دل عبادت ہے، روحانیت نہیں ہے۔ یہ دل گوشت کا لوتھڑا بھی جسم کا حصہ ہے، خواہ جسم کا حصہ زبان ہو یا دل، ہے تو یہ جسمانی عمل، چاہے زبان ذکر کرے یہ بھی جسمانی اور ظاہری ہے اور دل کا ذکر کرنا بھی جسمانی عمل ہے۔ روحانیت اُس وقت شروع ہوتی ہے جب دل پر موجود لطیفہ قلب بیضہ ناسوتی سے پھٹ جائے اور اِس میں موجود فرشتوں سے مشابہت رکھنے والا مرغِ لاہوتی وارد ہو۔ اس بیضہ ناسوتی کو قلبِ صنوبر کہتے ہیں جب یہ مرغِ لاہوتی اُس میں نمودار ہوتا ہے تو اُس وقت اس کو قلبِ سلیم کہتے ہیں یعنی اب یہ سلامت ہو گیا۔ اِسی قلبِ سلیم میں محبت جاں گزیں ہوتی ہے، خواہ یہ محبت حضور پاک کی ہو یا اللہ کی یا پھر اُس مرشد کی۔ اب اِس موقع پر مرشد کی مرضی ہے، خواہ مرشد اُس طالب کے قلب کے جُثوں کو بارگاہِ الٰہی میں پیش کر دے، محمدؐ کے حوالے کر دے یا اپنی صحبت میں رکھ لے۔ جس کی صحبت میں یہ قلب کے جُثّے ہوں گے اُسی کی محبت اُس قلب میں پیوستہ ہو جائے گی۔ جن لوگوں کے قلب میں نور نے سرایت نہیں کی اور صرف ذکر گوشت کے لوتھڑے دل تک رہا، وہ کسی بھی قسم کی محبت سے محروم رہے۔ یہی وجہ ہے کہ وابستگان گوہر شاہی کی اکثریت محبتِ الٰہی، محبتِ رسول یا پھر محبتِ گوہر شاہی سے عاری رہے، جن کے قلوب میں نور سرایت کر گیا وہ تو کسی نا کسی ہستی کی محبت پا گئے اکثر نورانی قلوب ذاتِ ریاض کے جانب ہی مائل ہوئے۔ امر گواہ ہے کہ وابستگان والوں کی اکثریت ۲۰ سالوں سے ذکر و فکر میں لگی ہوئی ہے، لیکن ابھی تک کولھو کے بیل کی مانند ایک ہی مقام پر چکر لگا رہے ہیں۔ اُن میں سے نہ ہی کوئی فنافی الشیخ بنا نہ ہی فنافی الرسول یا فنافی اللہ۔ جس طرح زبانی ذکر ہے بس اِس سے ذرا بہتر ہے دل کا ذکر کرنا۔ حضور پاک کے زمانے میں بھی صحابہ کی اکثریت دل کے ذکر سے مسلمان کہلائے اور بعد میں یہی لوگ تھے جو منافق ہو گئے۔ اور جن کے قلوب نور سے زندہ ہوئے، وہ تو علیؓ، اویس قرنیؓ، ابوذر غفاریؓ اور سلمان فارسی بن گئے۔ یہی لوگ پھر اس زمانے کے عظیم رہنما ہوئے۔ ان ہی لوگوں نے حضور پاک ﷺ کا ساتھ دیا اور محبت میں دانت توڑے اور بچے گروی رکھے۔

وابستگان گوہر شاہی کے اکثر لوگ ذکرِ دل کے حامل ہیں۔ یہ تو کوئی بڑی بات نہیں۔ گوہر شاہی نے تو بے شمار لوگوں کو ذکر دیا لیکن اکثریت کے دل نے ذکر قبول نہیں کیا۔ محض کچھ لوگوں نے ذکرِ دل کو حاصل کرنے میں کامیابی کی۔ ذکر ان لوگوں کے دل میں بس گیا۔ اِن کے دل اللہ ہو کے ذکر سے جگمگانے شروع ہو گئے لیکن چند لوگ ایسے خوش نصیب ہوئے جن کے دلوں سے ذکر اللہ پروان چڑھ کر قلبِ صنوبری کو جلا کر قلبِ سلیم کی روحانیت تک پہنچا یہ مقام مؤمن کا ہے قلب جاری ہونے والے کے قلبی جُثّے نکلتے ہیں۔ جن خوش نصیبوں کے قلوب نوری چراغ اسمِ ذات اللہ سے جاری ہو گئے وہ تو نوری بصیرت کے حامل ہو گئے۔ جیسا کہ حضور نے فرمایا کہ مؤمن کی فراست سے ڈرو کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔ اس مقام تک وہی لوگ پہنچے جن کے قلوب کے اندر نور سرایت کر گیا۔ پھر اُس قلب کے جُثّے نکلے، اُن

دستورِ ریاض

قلوب کی بصیرت، سماعت اور پرواز منور اور طاقتور ہوئی۔ پھر جن قلوب پر نوری حجاب تھا وہ ذکرِ اللہ کی مستی میں رہے اور جن قلوب پر حبِّ گوہر شاہی کا غلبہ ہوا قلوب کے اُن جثوں کو گوہر شاہی نے اُن لوگوں کے جسموں سے نکال کر اپنی باطنی صحبت میں رکھا اِس طرح اس باطنی صحبت کی وجہ سے اُن قلوب پر حبِّ ریاض اور عشقِ ریاض پروان چڑھتا رہا۔ اِن ہی قلوب کو پھر گوہر شاہی نے اپنے قلب سے پیوستہ کر لیا اور یہ قلوب ذاتِ ریاض کے قلب میں کھو گئے۔ تب اِن ہی قلوب نے ماسوئ ریاض ہر ایک کو پہچاننے سے انکار کر دیا۔ اِن ہی قلوب میں تصویر گوہر شاہی نے قبضہ کیا۔ دراصل اِن قلبی جثوں پر تصویر اس طرح آگئی کہ یہ گوہر شاہی کی باطنی صحبت میں رہے اور مثالِ آئینہ، نقش گوہر شاہی اُن کے قلوب میں جھلکتا رہا۔ اور پھر ایک دن وہ ہی نقش گوہر شاہی اس قلب پر مستقل قائم ہو گیا۔ پھر اُس نقش نے اُس حال سے باتیں بھی کریں اور اُس کی رہبری بھی کی، اُسے پیار بھی کیا اور اُس کے قلب پر حکومت بھی کری۔ اور اِس طرح ایک دن وہی قلب حریمِ ریاض بن گیا۔

گوہر شاہی امام مہدی ہیں

تکون مہدی

گوہر شاہی......اللہ....محمد

گوہر شاہی میں اللہ اور محمد دونوں پیوستہ ہیں، یہی نشانی امام مہدی کی سب سے بڑی باطنی نشانی ہے

محمد ﷺ کی ارضی ارواح کے حامل جسم گوہر شاہی پر مہر مہدیت ثبت ہے

اس مہر کے ساتھ کلمہ مہدی ثبت ہے

" الر " کا عقدہ

یہ بھی قرآن میں اتارا گیا ایک مبہین راز ہے، جس کی ریگز انٹرنیشنل لندن نے تشریح کی

اور پاکستان کے بدبخت مولویوں نے مالک الملک ریاض گوہر شاہی پر توہین قرآن کا فتویٰ صادر کردیا

یہ قرآنی حرف تین لفظوں پر مشتمل ہے

الف....لام....ر (ا.......ل.....ر.......)

الف.......اللہ، لام.......لا الہ الا اللہ

ر........ریاض احمد گوہر شاہی

یہ حرف قرآنی "ریاض" کی عظمت کا منہ بولتا ثبوت ہے

یعنی ذات اللہ کی برادری کی اصل یہی ریاض کی ذات ہے

"لا الہ الا اللہ ریاض" احمد گوہر شاہی

لا الہٰ الا اللہ........اللہ کی برادری کے سوا کوئی اور جنس اللہ سے نہیں.......ر.....ریاض کی ذات ہی اللہ کی برادری کی اصل ہے

یہ کلمہ اللہ کی برادری کیلئے ہے، اس کلمے کا پہلا حصہ ہر نبی کے کلمے کے نام کے ساتھ آتا رہا ہے۔ اسی کی وجہ سے قوموں کو فیض ہوا، اور اسی کلمے کا پہلا حصہ ہر قوم کیلئے باعث فیض ونجات ہوا۔ اسی کلمے کے مغز یعنی لفظ "اللہ" ہی قلب کی زینت بنا۔ تمام مقتدر انبیاء کو اس کلمے کا پہلا حصہ دیا گیا لیکن اُس ذات تک رسائی نہیں دی گئی۔ پہلا نبی محمد کی صورت میں آیا جس کو ذات اللہ کے ایک اللہ کی رسائی ممکن ہوئی۔ اور جن لوگوں کو ذات ریاض میسر آئی ان کو ذات ریاض کے سوا کسی اور تجلی یا کرن کی حاجت ہی محسوس نہ ہوئی۔

"ریاض"

جبکہ جنس ریاض کیلئے لا الہ الا اللہ کا مغز یعنی ذات ریاض ہی کافی ہے۔

پھر ریاض احمد گوہر شاہی کی ہستی، دو مختلف ہستیوں میں منقسم ہوئی، ایک اللہ برادری کی اصل اور سردار ذات منکشف ہوئی اور دوسری محمد اور اللہ کے مثالی اجسام کی پیوستہ کردہ مرتبہ مہدی پر فائض ہوئی۔ جو مہدی کے روپ میں اس دنیا میں تشریف لائی ہے۔

ریاض کا کلمہ......لا الہ الا اللہ ریاض احمد گوہر شاہی

مہدی کا کلمہ......لا الہ الا اللہ مہدی خلیفہ اللہ

اور یہی لا الہ الا اللہ مہدی خلیفہ اللہ کی صورت مہدی کے فیض پانے والوں کیلئے نقش راہ قرار پایا۔

لا الہ الا اللہ مہدی خلیفہ اللہ......یعنی مہدی ذات اللہ برادری کا خلیفہ ہے

یہ مرتبہ جسم گوہر شاہی سے متعلق ہے۔ذات ریاض کیلئے ایسا تصور کرنا گستاخی ہے۔

جسم گوہر شاہی، اللہ کے ذاتی جسہ توفیق الٰہی اور ذاتی طفل نوری کا حامل ہے، یہ بھی امام مہدی کی باطنی نشانی ہے۔

مہدی کا مطلب چاند والا ہے، گوہر شاہی کی چاند پر تصویر آویزاں ہے۔

گوہر شاہی کے پاؤں کے تلوں پر اللہ اور محمد کا نام ہونا بھی تکون مہدی کی دلیل ہے

جس طرح آدم علیہ السلام انسانوں کیلئے خلیفہ ہیں اسی طرح مہدی ذات اللہ برادری کا سردار ہے

امام مہدی گوہر شاہی کا فیض چاند سے جاری ہے

اس کے علاوہ پوری دنیا میں بے شمار افراد ایسے موجود ہیں جو اس تعلیم کے حامل ہیں

امام مہدی گوہر شاہی کا فیض پوری کائنات کے انسانوں کیلئے ہے۔

امام مہدی گوہر شاہی نے تمام مذاہب کی تجدید کر کے ایک نئے دین کی بنیاد ڈالی

اُس دین کا نام دین الٰہی ہے۔جس میں تمام دین ضم ہوئے

یہ دین اللہ کے عشق کا دین ہے، تمام مذاہب اللہ کو ماننے والے ہیں

امام مہدی کی موجودگی نے تمام انبیاء کے وسیلے کا نعم البدل اپنی باطنی قوت سے پیش کیا

اس طرح تمام مذاہب کے پیروکار اس دین پر کاربند ہو کر اللہ کی محبت پا سکتے ہیں۔

اس طرح امام مہدی گوہر شاہی کا فیض تمام مذاہب کے لوگوں اور تمام انسانوں کیلئے ہے

جبکہ ذات ریاض کا فیض محض حاملین ریاض کیلئے ہے، یہ کتاب دستورِ ریاض بھی ریاضی نسخہ ہے۔

''تکونِ مہدی''

تکون مہدی دلوں اور چاند پر آشکارا ہوا،

جن قلوب پر تکون مہدی ہوا وہی نشان گوہر ہوئے ،مہدی کا فیض اُن سے،وہ مہدی بہ دل ہوئے

ڈھونڈ اِن ہی لوگوں کو جو دِل میں چھپائے گوہر ہوئے

اور جن کے لطیفہ انا میں تجلی پڑا اُن کو ہوا حاصل، جو محصل تھا اُن کا وہ،

جو لطیفہ انا کو جلا گیا،وہ نظر عشق سراپا تھا۔

پھر اُن کے دماغ میں ہوا،طور رچراغ ریاض

دنیا میں سب سے بڑا مرتبہ اِن ہی لوگوں کا ہے۔

ان کا فیض مہدی اور تکون مہدی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

جلوہ ریاض بطور طور رچراغ ریاض ان کے دماغ میں شمع وحدت ریاض سے روشن ہے

یہ مرتبہ لطیفہ انا والوں کا ہے۔ایسے بھی لوگ موجود ہیں۔شاید انوار شاہی بھی ان ہی منزلوں کی جانب رواں دواں ہیں

جن کے قلوب کی تاریں قلب گوہر شاہی سے پیوستہ ہیں

گوہر شاہی کے ساتوں لطائف کا ان قلوب کو فیض اور رنگِ ریاض حاصل ہے

امجد علی اور مظہر ان مراتب کے تصدیق یافتہ ہیں

مظہر اور امجد میں زیادہ مقرب امجد ٹھہرا کہ اُس میں خوشبوئے عضد ریاض بھی ہے۔

وہ خوشبوئے ظفر،ظفر کی روح کی خوشبو ہے جو روح ریاض میں غوطہ زن ہے

کسی نفس کو گر دستورِ ریاض سے بغض یا حسد آئے

تو وہ ذات ریاض سے جائے

دستور ِ ریاض

نار ِ اللہ اور نور ِ اللہ............نار ِ ریاض اور نور ِ ریاض

نارِ اللہ سے جہنم بنائی گئی۔ اِس نار نے جہنم میں گنہگاروں کو جلاتا ہے۔ یہی نارِ اللہ جب طالب کے قلب پر پڑے تو تمام آلائش کو جلا دیتی ہے۔ نارِ اللہ نے قلب کو غیرِ اللہ سے پاک کیا اور غیر اللہ کو جلایا۔ نارِ اللہ مجسم ہوا تو عزازیل ابلیس ہوا۔ نور اللہ سے بہشت بنائی گئی اِس سے اللہ والے راحت پائیں گے۔ یہی نور اللہ جب طالب کے قلب پر آئے تو چراغ ِ نور روشن ہو جائے۔ نور اللہ مجسم ہوا تو محمدؐ تخلیق ہوئے۔

نار ِ ریاض اور نور ریاض

نارِ ریاض سے ریاضی سورج بنا۔ اِس نار نے نار مخلوق تخلیق کی۔ جس نے غیر ریاض کو جلایا اور بھسم کیا۔ یہی نارِ ریاض جب طالب کے قلب پر پڑے تو غیر ریاض تمام آلائش بشمول اللہ محمد، نارِ ریاض سے جل گئے۔ نارِ ریاض نے طالب کے قلب کو غیر ریاض سے پاک کیا۔
جب نار ِ ریاض نے قلب کو ماسویٰ ریاض سے بھسم کیا تو نورِ ریاض نے اُس قلب میں قندیل ِ ریاض منور کری۔
نارِ ریاض کا تعلق قلب سے ہے اور نورِ ریاض کا تعلق روح سے ہے۔ نورِ ریاض نے جب روح ِ مفتوح کا تجلیہ کیا تو عندلیب ریاض، بذریعہ عنابِ ریاض قرار پائی۔

نارِ ریاض مجسم ہوا تو عاشقِ گوہر شاہی قرار پایا۔

نورِ ریاض جب تجلیۂ روح ِ مفتوح ہوا تو عندلیبِ ریاض ظہور رہوا

عشق یقین کی معراج ہے.....یقین فتح کا دروازہ ہے

فتح رازوں کا عریاں ہونا ہے.........عشق میں ذات کی حاضری ہے

عشق میں ذات کا جلوہ ہے

تعلیمات محمدﷺ کے شیدائی اور تعلیمات گوہر شاہی کے شیدائی

۱۴۰۰ سال پہلے بھی کچھ نفوس ایسے تھے جنہوں نے ذاتِ محمد سے زیادہ اہمیت تعلیمات محمدﷺ کو دی۔ان نفوس نے عبادات اور ارا کین اسلام کو حضور پاکﷺ کی ذات پر فوقیت دی۔قرآن کی تلاوت کو صاحبِ قرآن یعنی محمدﷺ پر فوقیت دی۔زمانے بھر کو انصاف عطا کرنے والے پر ناانصافی کرنے کے الزام لگائے۔محمدﷺ کی بے پناہ توہین کی گئی۔ان کو ڈاکیا کہا گیا۔ان کو عام انسان کی طرح درجہ دیا گیا۔حالانکہ قرآن نے محمدﷺ کو بشر نہیں بلکہ مثالی بشر کہا یعنی محمدﷺ نور مجسم ہیں لیکن بشری لباس میں جلوہ گر ہوئے۔جن اصحابہ نے محمدﷺ کی ذات سے الفت کری اُن کو برا بھلا کہا گیا۔ایسے ہی لوگوں میں ابوزر غفاری شامل ہیں۔کچھ شرابی قسم کے لوگ بھی تھے۔جو تعلیمات کو تو نہ اپنا پائے لیکن محمدﷺ سے محبت کر بیٹھے،ان ہی لوگوں کے واسطے محمدﷺ نے کہا ان پر لعنت نہ بھیجو،شراب پینا اس کا گناہ ہے لیکن یہ ہم سے محبت کرتا ہے۔ایک دفعہ حضور پاکﷺ چند اصحابہ کے جھرمٹ میں مسجد نبوی کے دالان میں تشریف فرما تھے۔مغرب کا وقت گزرا جا رہا تھا،آپﷺ اصحابہ کے ساتھ گپ شپ میں محو تھے،اتنے میں ایک تعلیمات کا شیدائی آ گیا اور حضور پاکﷺ کو کہنے لگا کہ مغرب کا وقت گزرا جا رہا ہے اور آپﷺ نماز کی طرف رجوع نہیں ہوئے۔یہ کہہ کر وہ شخص مسجد میں جا کر نماز میں مصروف ہو گیا۔آپﷺ نے عمرؓ کو کہا کہ جاؤ اس منافق کو قتل کر دو۔عمرؓ نے اُسے نماز میں مصروف دیکھ کر کچھ نہ کہا۔دوبارہ گئے تب بھی وہ نماز میں تھا،اُس کے بعد آپﷺ نے حضرت علیؓ کو بھیجا۔علیؓ کو دیکھ وہ منافق بھاگ گیا۔تب آپﷺ نے فرمایا کہ اگر آج تم اس منافق کو قتل کر دیتے تو میری اُمت ایک بہت بڑے فتنے سے محفوظ ہو جاتی۔تاریخ گواہ ہے کہ پھر اُسی منافق کے نطفے سے عبدالوہاب نجدی نے جنم لیا۔اس نجدی نے تعلیمات محمدﷺ کی تبلیغ تو کری لیکن ذات محمدﷺ کی گستاخی میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔اسی کے پیروکاروں نے محمدﷺ کو دنیا بھر میں مردہ ثابت کرنے کی تنظیمی سطح پر تحریک چلائی۔ایسے لوگ آج بھی تبلیغی جماعت،تحفظ ختم نبوت،جماعت اسلامی،جمیعت علماء اسلام اور طالبان کی شکل میں پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک میں موجود ہیں۔ان کا مشن تعلیمات محمدﷺ کا پرچار کرنا ہے لیکن یہ لوگ آج بھی ذاتِ محمدﷺ کے بے ادب اور گستاخ ہیں۔

انجمن سرفروشان اسلام علم ذکوریت کی پیغامبر ہے وہ اس مشن کو لیکر رواں دواں رہیں گے،سلسلہ جاری رہیگا۔اس تنظیم میں بھی کچھ ایسے ہی تعلیمات گوہر شاہی کے ماننے والے ہیں لیکن گوہر شاہی ذات سے ازلی بغض رکھتے ہیں۔ان کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ گوہر شاہی کو بھی عزت اللہ ھو کے مشن سے ملی ہے۔ان لوگوں نے بھی گوہر شاہی پر بیشمار مظالم ڈھائے،کچھ مظالم سرحدِ ادراک سے باہر رہے لیکن اکثر مظالم مشاہداتی طور پر عیاں ہو گئے۔ایک عرصہ تک گوہر شاہی کی تعریف و توصیف بیان کرنا،اس تنظیم میں ممنوع تھا۔جبکہ بابا فرید،غوث الاعظمؓ اور دیگر بزرگان دین کے قصائد بھرپور جوش سے برکات و فیوض کی غرض سے پڑھے جاتے۔فضائل ذکر اللہ بیان کرنا ان کیلئے باعث سکون ہے جبکہ تعریفِ گوہر شاہی کرنا،ان کے نزدیک خلافِ شرع کام ہے۔تعلیماتِ گوہر شاہی کو لافانی سمجھتے ہیں لیکن گوہر شاہی کو زندہ نہیں سمجھتے،کیا اب بھی کوئی شک ہے ان کے نفاق کو سمجھنے میں؟ فرقہ وہابیہ کی طرز پر انہوں نے بھی تعلیمات کو فوقیت دی،فرقہ وہابیہ کی طرز پر

انہوں نے بھی گوہر شاہی کو مردہ قرار دیدیا۔ (سرکار معاف فرمائیں)۔ حضرت ریاض احمد گوہر شاہی نے چند سال پہلے امریکہ میں فرمایا تھا کہ وصی محمد قریشی، مسعود علی جعفری اور ان کے عقیدے جیسے دیگر کئی لوگ منافق ہیں۔ عبدالغفور علوی اس کے گواہ ہیں، اگر وہ اس کی تصدیق نہ کریں تو حق کا اظہار نہ کرنے پر وہ بھی منافق ہوجائینگے۔ آزمائش شرط ہے! آزما کر دیکھ لو۔ ڈرو جلالِ ریاض سے اور حق کا اظہار کرو۔ حضور پاک ﷺ کے زمانے کی منافق ارواح، اس دور میں دوبارہ آکر اپنا کردار نبھا رہی ہیں۔ یقین کرو حضور پاک ﷺ کے دور کی منافق روحیں، آج ان تعلیمات گوہر شاہی کے پیروکاروں کے جسموں میں ڈال دی گئی ہیں۔ تاریخ پھر دوہرائی جارہی ہے۔ جسم بدل گئے ہیں نام اور مقام بدل گئے ہیں، لیکن منافقت وہی صدیوں پرانی برسرِ پیکار ہے۔ حضور پاک ﷺ کی بیوی عائشہ کبھی بھی یہ ماننے کیلئے تیار نہیں تھیں کہ شبِ معراج میں حضور پاک ﷺ کو اللہ کا دیدار ہوا تھا۔ بی بی عائشہ نے ہمیشہ یہی کہا کہ جس نے یہ کہا کہ شبِ معراج کو محمد ﷺ نے اللہ کو دیکھا تو اُس نے محمد ﷺ پر بہت بڑا بہتان باندھا۔ پھر ایک دور ایسا بھی آیا کہ حضرت عثمانؓ کے قتل کے سلسلے میں بی بی عائشہ کو غلط فہمی ایسی راسخ ہوگئی کہ اصحابہ دو فرقوں میں تقسیم ہوگئے، ایک گروہ علیؓ کے ساتھ اور دوسرا گروہ بی بی عائشہ کے ساتھ مل گیا۔ انہوں نے حضرت علیؓ سے اس بنا پر جنگ بھی کری۔ بی بی عائشہ باطنی علم سے عاری تھیں اور حضرت علیؓ باطنی علم کا دروازہ ہیں۔ بی بی عائشہ کی اس غلط فہمی کی وجہ سے کئی صحابہ اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ شاید تاریخ کا ظالم موڑ ہمیں بھی آج اُس مقام پر لے جارہا ہے۔ آج گوہر شاہی کے معاونین کو بھی گوہر شاہی قتل کے جھوٹے الزام میں پھنسایا جارہا ہے۔ آج بھی دو گروہ مدمقابل آگئے ہیں۔ لیکن اس مرتبہ جو گروہ معاونین گوہر شاہی کے مدمقابل کھڑے ہونگے وہ نا صرف ذاتِ ریاض کی غداری کے مرتکب ہونگے بلکہ دوزخ کا ایندھن بھی بنیں گے۔

حضور پاک ﷺ نے بھی گوہر شاہی کے انتظار میں آنسو بہانے اور بے چینی کا ذکر اپنی ذات کے چاہنے والوں سے کیا۔ اپنا حالِ دل اپنوں سے بیان کیا۔ جن کا تعلق تعلیمات محمد ﷺ سے تھا اُن سے کبھی حالِ دل بیان نہیں کیا۔ ایک مرتبہ عمر بن خطاب حجر اسود کو بوسہ دیتے ہوئے گویا ہوئے اور کہا کہ: اے حجر اسود تُو ایک پتھر ہے، تُو نہ کسی کو فائدہ پہنچا سکتا ہے اور نہ ہی نقصان پہنچا سکتا ہے میں تجھے صرف اس لئے بوسہ دے رہا ہوں کہ محمد ﷺ نے تجھے بوسہ دیا تھا۔ یہ سُن کر حضرت علیؓ نے فرمایا کہ: اے عمر! تُو غلط کہتا ہے۔ میں نے محمد ﷺ سے سُنا ہے کہ یہ پتھر حجر اسود انسان کو فائدہ بھی پہنچا سکتا ہے اور نقصان بھی پہنچا سکتا ہے۔ جس شخص نے حجر اسود کو عقیدت اور محبت سے بوسہ دیا، روزِ محشر حجر اسود اس شخص کی شفاعت کریگا۔ اس حجر اسود میں دو آنکھیں، دو کان، اور منہ ہے۔ روزِ محشر یہ حجر اسود گویا ہوگا اور اپنے بوسہ دینے والوں کو پہچان لیگا۔ یہ باطنی علم کی بنا پر تھا کہ علیؓ کو صدیوں پہلے بھی تصویرِ گوہر شاہی کا علم تھا۔ جبکہ عمر بن خطاب اس علم سے بے بہرہ تھے۔ کچھ ایسے بھی لوگ تھے جو حضور پاک ﷺ کی ذات کے شیدائی ہوئے ان ہی میں سے ایک سلمان فارسی بھی ہیں جن کو حضور پاک ﷺ نے اپنی اہل بیت میں شامل کیا۔ ابوذر غفاری اور ابو ہریرہ کا شمار بھی ان ہی لوگوں میں ہوتا ہے جن کو حضور پاک ﷺ نے باطنی تعلیم اور فقر لایحتاج سے سرفراز فرمایا۔ جو ظاہری تعلیمات کے حامل تھے وہ تو حضور پاک ﷺ کے حالِ دل سے واقف نہیں تھے۔ حق و باطل کی اُن کو کیا تمیز ہوتی! اسی طرح آج جو گوہر شاہی کی ظاہری تعلیمات کا پرچار کر رہے ہیں، حق و باطل کی تمیز سے عاری ہیں۔ نہ ہی یہ لوگ گوہر شاہی کے باطنی علم سے

واقف ہیں، اور نہ ہی ان لوگوں کو گوہر شاہی نے اپنا حالِ دل کبھی بیان کیا، نہ ہی کبھی اپنی ذات کا ادراک دیا۔ ضروری نہیں ہے کہ جس سے خون کا رشتہ ہو وہ ہی اپنا ہو، اگر ایسا ہوتا تو ابوجہل حضور پاک ﷺ کا چچا تھا پھر بھی محمد ﷺ کا گستاخ تھا۔ خون کے رشتے نے وہاں کیوں نہیں اثر دکھایا؟ اگر رشتہ دار ہی اپنے ہوتے تو قبیلہ قریش کیوں محمد ﷺ کے جانی دشمن ہو گئے تھے؟

﴿ذاتِ ریاض سے پیوستہ روحیں اور قلوب﴾

اپنایت کا تعلق روح کے رشتے سے ہے۔

جس کا روح ریاض سے روحی رشتہ قائم ہے وہی ریاض کا اپنا ہے۔ یہی دستورِ ریاض ہے۔

ذاتِ ریاض سے متعلقہ روحیں انتہائی قلیل ہیں۔ اور یہ بندھن ریاض محدود روحوں اور قلوب تک ہی رہیگا۔ جس خوش نصیب کو ذاتِ ریاض نے اس دنیا میں بندھن ریاض میں باندھا وہ ہی ہیشگی کا ساتھی رہیگا۔ جس کو ذاتِ ریاض نے اس دنیا میں ریاضی رشتہ عطا نہیں فرمایا وہ آگے اس رشتہ کے حصول کی کیا آرزو کریگا۔ ذاتِ ریاض کا حصول کسی ذکر، ورد و وظائف یا چلہ و مجاہدہ سے ممکن نہیں۔ قصرِ ریاض وہاں واقع ہے جہاں ذاتِ ریاض کی اجازت کے بغیر اللہ کی براوری بھی نہیں جا سکتی۔ اللہ کو پانے کیلئے ازلی ولی روحوں نے ۳۶ سے لیکر ۴۰ سال تک چلہ و مجاہدہ کیا۔ جبکہ قصرِ ریاض تو وہاں واقع ہے جہاں کسی سلطان الفقرا، کسی ولی اللہ، یہاں تک کہ حضور پاک ﷺ کی بھی رسائی نہیں۔ پھر اب کوئی کیسے بذریعہ کسب ذاتِ ریاض کو پا سکتا ہے؟ چند مخصوص ارواح کو ذاتِ ریاض نے اپنے اندر ضم کرنے کی خاطر اس جہان کا قصد کیا۔ جن روحوں کو چننا تھا، اُن کو چن کر واصل بار یاض کیا۔

جن کو چننا تھا وہ روحیں کب کی گوہر کی ہوئیں.............ہے بھلا اس میں کہ بس خود کو سمجھنا چاہئے

اب اگر کسی کو ذاتِ ریاض نے اپنایا تو وہ کوئی بہت ہی مخصوص روح ہوگی۔ جو کہ اب تک کسی انتہائی مجبوری و معذوری کی بنا پر ذاتِ ریاض سے مل نہ پائی ہو۔ مسلمانوں میں جسمِ گوہر شاہی نے بے پناہ وقت گزرا، اس جسم سے متعلقہ جسہ توفیق الٰہی اور ارواح محمد ﷺ نے مسلمان قوم کو بے حد نوازا لیکن صلہ سوائے توہینِ رسالت کے گھناؤنے الزامات اور فیض یافتہ لوگوں کی بیوفائی کے کچھ نہیں ملا۔ ہندو اور سکھ قوم کو بھی گوہر شاہی کے ایک جسہ مبارک نے بے پناہ فیض دیا۔ اس قوم نے گوہر شاہی کو بغیر دلیل کے مانا، کالکی اوتار تسلیم کیا اور اپنی پگڑیاں گوہر شاہی کے چرنوں میں رکھی، پرنام کیا، ماتھا ٹیکا اور سجدے کیے۔ عیسائیوں کو گوہر شاہی نے فیض دیا، انہوں نے بھی گوہر شاہی کو اپنا رہبر تسلیم کیا لیکن یہ بھی عیسیٰ کی تصدیق کے منتظر رہے۔ یہ سب جسمِ گوہر شاہی سے فیض حاصل کرنے والے تھے۔ اب آخر میں قوم یہود کو روحِ ریاض سے فیض ہوگا اور سارا عالم دیکھے گا کہ کس طرح حقِ بندگی ادا ہوتا ہے، محبت کیا ہوتی ہے۔ تعظیم کس شے کا نام ہے۔ حضوری کیا ہے؟ اور وفا کس چیز کا نام ہے؟ ذاتِ ریاض کی دوبارہ آمد اس قوم یہود کے واسطے ہی ہوگی۔ اور اس مرتبہ روحِ ریاض اُن ہی لوگوں کو پہچانے گی

جو ریاض سے روحی بندھن میں بندھے ہونگے۔ نہ پہچاننے کی وجہ یہ ہے کہ پہلے جسم گوہر شاہی سے جو لوگ وابستہ تھے، ان کی وابستگی صرف جسم گوہر شاہی تک ہی محدود تھی، ان کا رشتہ روحِ ریاض سے استوار نہیں ہوا تھا۔ اب آنے والی ذات خالص ریاض ہے۔ جو پہلے دور میں روح ریاض سے آشنائی حاصل کر گیا وہی اب شناسا ہوگا۔ ان حقائق کو رَد کر کے تبدیل نہیں کیا جاسکتا۔ مزید چون و چرا گزشتہ نسبتِ گوہر شاہی پر بھی اثر انداز ہوسکتی ہے۔ بھلائی اس میں ہے کہ من وعن تسلیم کیا جائے، ورنہ گزشتہ محنت قطعی ضائع ہوجائیگی اور عاقبت تو خراب ہونی ہی ہے۔ دور اندیش ہوتے تو ساٹھ سال کے محیط عرصے میں سراغ ریاض کا سرا دریافت کر ہی لیتے، لیکن وہ وقت تو گوہر شاہی کی بے حرمتی میں ضائع کر دیا۔ محمد ﷺ اور اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے میں سارا قیمتی سرمایہ وقت لٹا دیا، حالانکہ اللہ اور محمد ﷺ تو جسم گوہر شاہی میں جاگزیں تھے۔ اب پچھتائے کیا ہوت........ جب چڑیاں چگ گئیں کھیت۔ جو افراد سب سے زیادہ قریب تھے وہی آج سب سے زیادہ دور ہیں۔ چراغ تلے اندھیرا والی مثل صحیح ثابت ہو رہی ہے۔ گوہر شاہی کی موجودگی میں گوہر شاہی سے منہ موڑ کر ماسوئی گوہر شاہی کو پوجتے رہے۔ اب ریاض وہاں جلوہ افروز ہیں جہاں اللہ اور محمد ﷺ کو بھی دسترس نہیں۔

ریاض

مالک الملک

دربارِ ریاض

''آج ۲۷ جنوری ۲۰۰۲ ہے، آج گوہر شاہی کو غیبت میں گئے ہوئے پورے دو ماہ ہو گئے''

''گوہر شاہی اور تعلیمات گوہر شاہی پر جان مال کی قربانی دینے والوں کو صلہ ملنے کا دن''

یہ دن بہت اہمیت کا حامل ہے۔ آج گوہر شاہی اپنے نام لیواؤں کو انکی قربانیوں کا صلہ دے رہے ہیں۔ شاید آج کے بعد ان کی کوئی قربانی گوہر شاہی کو منظور نہ ہو۔ شاید یہ لوگ آج گوہر شاہی سے جدا ہو رہے ہیں اور اپنی وفاداریاں تبدیل کر رہے ہیں۔ بے شمار لوگ جو کبھی گوہر شاہی کے نام لیوا تھے، ان کے شب و روز گوہر شاہی کیلئے وقف تھے لیکن آج کیسا دن ہے؟ لوگ قطار در قطار کھڑے ہیں۔ جیسا کہ قرض خواہ حصولی رقم لینے آئے ہوں۔ عارض گوہر شاہی جذبات سے عاری نظر آ رہے ہیں۔ سپاٹ لہجے میں حکم ہوتا ہے کہ: آؤ اور اپنی قربانیوں کا صلہ لے لو۔ بیشمار لوگ آگے بڑھتے ہیں اور صلہ وصول کر کے اجنبیوں کی مانند ایک تاریک اندھیرے میں غائب ہو جاتے ہیں، شاید یہ اندھیرا گمراہی کا تھا۔ شاید غیور ترین گوہر شاہی نے کسی کی کوئی قربانی ضائع نہیں ہونے دی۔ بلکہ ملازمت سے فارغ کر کے اُن کی مزدوری اُن کو دیدی۔ شاید یہ مزدوری ان کو ان کی قربانیوں کا صلہ تھا جو گوہر شاہی نے ضائع نہیں ہونے دیا۔ جو لوگ ذات ریاض پیوستہ ہیں اُن کو تو کسی صلہ کی ضرورت نہیں، یہ تو ذاتِ ریاض کے اپنے لوگ ہیں، اپنوں کو کوئی صلہ نہیں دیا جاتا۔ صلہ تو غیروں کو دیا جاتا ہے جو کہ غیروں کو دیدیا گیا۔

دستورِ ریاض

سوداگری نہیں یہ عبادت خدا کی ہے.........اے بے خبر جزا کی تمنا بھی چھوڑ دے

مجنوں نے شہر چھوڑا تو صحرا بھی چھوڑ دے.......نظارے کی ہوس ہے تو صحرا بھی چھوڑ دے

آخر میں دُعا ہے کہ جن کا جو عقیدہ ہے اُن کو اُنکا رب اُس عقیدہ میں پختگی اور مضبوطی عطا فرمائے!

جو جس عقیدہ کے مقلد ہیں اختتامِ کائنات پر اُن کو اُنکے رب کا ساتھ میسر ہو!

جو کاروانِ ریاض میں شامل ہیں جرسِ ریاض اُن کو خبردار کرتی ہے کہ کارواں ِ اب اپنی منزل کی جانب کوچ ہوا چاہتا ہے

شہسوارِ ریاض اپنی روحوں کی کمند مضبوطی سے تھام لیں۔ جانبِ منزل کئی مقامات چراغ راہ کی مانند آئینگے،

ان کو نظر بھر کر دیکھنا بھی شرکِ وحدتِ ریاض ہے۔

وفائے ریاض ہے، مانندِ توحید.......شریکِ ریاض کوئی دوسرا پھر کیوں آئے

کیوں سُنوں ماسوئے ریاض کی میں.....................شوخیِ نقشِ ریاض فرمائے

رہِ ریاض ہی مقصود ہے جب...............حائلِ راہ کوئی کیوں آئے

آلِ گوہر بھی معزز ہیں مگر............ریاض سا دوسرا کوئی لائے

جو آج تمہاری راہ میں رکاوٹ بن رہے ہیں یہ ذاتِ ریاض سے محروم ہو رہے ہیں ان کی مخالفت کی پرواہ نہ کر!

غم نہ کر تُو ہمراہِ ریاض ہے۔ ہمت رکھ تُو للکارِ ریاض ہے

تُندیِ بادِ مخالف سے نہ گھبرا، اے عقاب

یہ تو چلتی ہے تجھے اُونچا اُڑانے کیلئے

لے سانس بھی آہستہ کہ نازک ہے بہت کام

آفاق کی، اس کارگہِ شیشہ گری کا

جسمِ گوھر شاھی کے حقائق

رحم مادر گوہر شاہی میں محمد ﷺ کی ارضی ارواح ڈالی گئیں۔ جس سے جسم گوہر شاہی کی نشو ونما ہوئی۔ جب یہ جسم رحم مادر سے باہر دنیا میں آیا تو یہ جسم گوہر شاہی جزوی طور پر جسم محمد ہوا۔ پھر لڑکپن کے زمانے میں جثہ توفیق الٰہی بھی اس جسم میں ڈال دیا گیا۔ یہ جثہ الٰہی جسم گوہر شاہی میں سرایت کر گیا۔ دورانِ ریاضت سات سلطان الفقراء کی سب سے افضل سلطانی روح ''طفل نوری'' ڈال دی گئی۔ اور اسی کی نسبت سے ۱۵ رمضان کو جشن شاہی منایا جاتا ہے۔ سلطانی روح ''طفل نوری''، جثہ توفیق الٰہی، محمد ﷺ کی ارضی ارواح، اتنے سارے پہریداروں اور دبیز پردوں میں چھپی روحِ ریاض کل کائنات سے ان حقائق کے عمیق پرتوں میں پوشیدہ رہی۔ ان تمام پردوں میں چھپ کر روحِ ریاض اس عالم ناسوت میں آئی۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ جسم گوہر شاہی کو دیکھ کر اللہ اور محمد ہی سے واقف کار ہوئے،

گوہر دیکھا سب نے لیکن ریاض رہا رازِ پوشیدہ.........ریاض کو کیونکر جانے جبکہ دیکھ نہ پائے کوئی

روحِ ریاض کا جلوہ تو کسی نے نہیں دیکھا۔ جب کسی نے دیکھا ہی نہیں تو رازِ ریاض سے کسی کا واقف ہونا.........چہ معنی دارد؟ یوں تو گوہر شاہی کے جھرمٹ میں بیٹھنے والے لاکھوں کی کثیر تعداد میں ہر جگہ موجود ہیں۔ لیکن انہوں نے پردہ ہائے خدا و مصطفٰی ﷺ میں دیکھا لہٰذا مغز ذات سے یکسر عاری رہے۔ جس طرح محمد ﷺ کو صرف اویس قرنیؓ نے دیکھا تھا جبکہ حضور پاک ﷺ کے زمانے میں ہونے کے باوجود ظاہری ملاقات نہیں کی تھی، کیونکہ روح محمد ﷺ سے واصل تھے اس ہی لئے ظاہری دیدار کی حاجت نہیں رہی۔ ان کا مقام حضرت علیؓ سے بھی بلند ہے کیونکہ حضرت علیؓ کو جسم محمد ﷺ سے فیض تھا جبکہ اویس قرنیؓ کو روح محمد ﷺ سے فیض حاصل ہوا تھا۔ تب ہی تو حضور پاک ﷺ نے علیؓ اور عمر بن خطاب کو اپنا جبہ دیکر اویسؓ کے پاس بھیجا اور کہا تھا کہ میرے عاشق اویس قرنی کو کہنا کہ میری اُمت کی بخشش کی دعا کرے۔ اگر علیؓ اور عمر بن خطاب کا مقام اویس قرنیؓ سے بڑا ہوتا تو اس طرح اویسؓ سے دعا کیلئے نہ کہتے! اسی طرح ذات اور روحِ ریاض سے وہی لوگ واقف ہیں جن کی ارواح کو ذاتِ ریاض نے اپنی روح میں ضم کیا۔ جسم گوہر شاہی سے فیض پانے والے بے شک کشف کے حامل ہیں جبکہ کشف کو علم روحانیت میں اچھا مقام متصور نہیں کیا جاتا۔ غوث الاعظمؓ فرماتے ہیں راہِ سلوک میں کشف عورت کے حیض کی مانند ہے یعنی ناپاکیزہ شے ہے۔ کچھ لوگ جسم گوہر شاہی سے فیض پا کر ذکوریت کے کسی مقام پر پہنچ گئے ہیں۔ یہ بھی علم طریقت کا پہلا سبق ہے

جبکہ طریقت کے چار جز ہیں۔

☆ ذکوریت ☆ قشیت ☆ خشیت ☆ حریت۔

یہ بچارے تو طریقت کے دوسرے جز سے محروم ہیں، اگر کوئی جسم گوہر شاہی کے فیض کی انتہا تک پہنچ بھی گیا تو اللہ کے دیدار تک پہنچے گا، اس مقام سے آگے تو حضور پاک ﷺ نہیں جاسکے یہ حضور پاک ﷺ سے آگے کیسے جائینگے۔ قصر ریاض تو ریاض الجنہ سے بھی پرے ہے، اور یہاں صرف وہ جاسکتا ہے جو ریاض کی روح کا فیض یافتہ اور اذن یافتہ ہو۔ جو دیدار الٰہی تک نہیں پہنچا تو واقعی قصر ریاض اور ریاض کے

دستورِ ریاض

حواریوں کی خبر رکھنا اُس کے بس کی بات کہاں؟ ذکوریت کے یہ طالب علم روح ریاض سے واصل لوگوں کی کیا خبر رکھیں گے؟ یہ گفتگو محض حقائق کا اظہار ہے، اس کا مقصد کسی نفس کی دل آزاری نہیں ہے۔ ریاض روحوں اور قلوب میں پنہاں مقاصد اور نیتوں کو جانتا ہے۔

کیا وسیلے سے بنے، تاریکیاں جب ازل ہوں.........جو گوہر دیدیں اُسی پر صبر کرنا چاہئے

﴿خصوصی نوٹ﴾

جسہ توفیق الٰہی اور طفل نوری کا عقدہ

جسہ توفیق الٰہی عاشقین الٰہی کو عطا ہوتا ہے

طفل نوری صرف سلطان الفقراء کو عطا ہوتا ہے

لیکن حضور پاک ﷺ کو ذاتی جسہ توفیق الٰہی اور ذاتی طفل نوری دونوں میسر ہیں

پھر عبدالقادر جیلانی غوث الاعظمؓ کو صفاتی جسہ توفیق الٰہی اور ذاتی طفل نوری عطا ہوئے

آخر میں امام مہدی گوہر شاہی کو ذاتی جسہ توفیق الٰہی اور ذاتی طفل نوری میسر آئے۔ یہی امام مہدی ہونے کی باطنی نشانی اور دلیل ہے

ان تین ہستیوں کے علاوہ یہ دونوں کسی اور جسم میں جمع نہیں ہوئے۔

جسہ توفیق الٰہی ذاتی اور صفاتی دونوں ہوتے ہیں لیکن طفل نوری صرف ذاتی ہوتا ہے۔

تخلیقِ عشق بھی ریاضی فعل ھے

گوہر شاہی سراپا عشق لیکن ذاتِ ریاض مرتبہ عشق سے پرے ہے

جسمِ گوہر شاہی درحقیقت محمد ﷺ کا دوسرا جنم ہے

روح ریاض کیلئے اس جہاں میں جسم گوہر شاہی مستعاری ہے۔ آگاہ رہو کہ روح ریاض کسی جسم کی محتاج نہیں ہے۔ ریاض الجنہ کی کوئی بھی باشندہ روح جسم کی محتاج نہیں ہے۔ ان روحوں کی جنس ہے، ان کی روح ہی عورت اور مرد ہیں۔ ذاتِ ریاض تو کُل اجناس کی سردار ہے۔ کل موجودات ریاض کی محتاج اور محکوم ہیں۔ تخلیق عشق بھی ریاضی فعل ہے۔ گوہر شاہی سراپا عشق ہیں لیکن ذاتِ ریاض مرتبہ عشق سے دور ہے۔ جسم گوہر شاہی میں اللہ اور محمد ﷺ کے جلوے عریاں ہیں۔ چونکہ محمد ﷺ کی ارضی ارواح جسم گوہر شاہی میں موجود ہیں اس ہی بنا پر جسم گوہر شاہی، دراصل محمد ﷺ کا دوسرا جنم ہے۔ امام مہدی کا مرتبہ بھی اسی جسم گوہر شاہی سے ہے۔ چاند میں بھی اسی جسم کے جثے نمایاں ہیں۔ اور اب امام مہدی کا فیض چاند سے باکثرت جاری ہے۔

ریاض احمد گوہر شاہی

ریاض احمد گوہر شاہی

نشست اللہ کے پیچھے جہان اور نشست کے آگے والے جہان، دونوں کا ایک خوبصورت امتزاج ہیں۔

روحِ ریاض (نشست اللہ کے عقب سے آنے والی ذات ہے)

ارضی ارواح محمدﷺ کی جسم گوہر شاہی میں موجودگی، (نشست اللہ کے آگے کے جہان سے متعلق ہے)

ان دونوں ارواح کا ایک جسم میں جمع ہونا تاریخ تخلیق کا انوکھا امتزاج ہے۔

☆☆☆

﴿گوہر شاہی کے غیبت میں جانے پر رونما ہونے والے اثرات﴾

''آلِ گوہر شاہی'' سے محبان گوہر شاہی کی کوفے والوں کی مانند عارضی وفاداری

محبان گوہر شاہی کی ایک کثرت آل گوہر شاہی سے رجوع کریگی، لیکن کچھ عرصے بعد ان کو چھوڑ دیگی اور سب کچھ بھول جائیگی۔ جس طرح محمدﷺ کی ارضی ارواح جسم گوہر شاہی میں ڈالی گئی اس طرح اہل بیت محمدﷺ کی ارضی ارواح بھی مختلف اجسام میں ڈالی گئیں۔ شہزادیِ گوہر شاہی فرح ناز کے جسم میں بھی اسی طرح کی مقدس ارواح موجود ہیں۔ فرح ناز کی عظمت ان ارواح کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ گوہر شاہی کی شہزادی ہونے میں ہے تب ہی تو اہل بیت محمدﷺ کی ارضی ارواح فرح ناز کے مقدس جسم میں پناہ گزیں ہوئیں ہیں۔ اور اُن اہل بیت محمدﷺ کی ارضی ارواح کی جسم فرح ناز میں آکر اہل بیت محمدﷺ کی معراج ہوئی۔ حضور پاکﷺ کے پردہ فرمانے کے بعد منافقین نے بی بی فاطمہ سے باغ فدق چھین لیا تھا لیکن اس مرتبہ شہزادی گوہر شاہی سے ارضیات گوہر شاہی کوئی نہیں ہڑپ کر پائے گا۔ کیونکہ پہلے بی بی فاطمہ کے پاس ان باغات اور زمینوں کی دستاویزات نہیں تھیں اس مرتبہ شہزادی گوہر شاہی فرح ناز کے پاس ان زمینوں کے کاغذات موجود ہیں۔ منافق اس مرتبہ ذلیل ورسوا ہوگا۔ کچھ تلخ حقیقت یہ بھی ہے کہ گوہر شاہی کے ماننے والوں میں اکثر احباب ایسے ہیں جن میں کوفے والوں کی بے وفا ارضی ارواح ڈالی گئیں ہیں جس کی وجہ سے تاریخ اپنے آپ کو پھر دوہرائے گی اور وہی کوفے والوں کی بیوفائی کے مناظر دیکھنے کو ملیں گے جو کردار ۱۴۰۰ سال پہلے بیوفائی کر چکے ہیں۔ ابوجہل نما کچھ گستاخ روحیں، گوہر شاہی کے رشتہ داروں میں بھی ڈالی گئیں ہیں وہ بھی اب کھلے عام گوہر شاہی کو جھٹلائینگے۔ عبداللہ ابن ابی جیسے منافقین کی ارواح بھی مشن ذکوریت کے کچھ پیغامبروں میں ڈالی گئیں۔ اپنے اپنے مقررہ وقت پر یہ منافق ارواح اپنا اصل رنگ دکھائینگی۔ اسی طرح کچھ وفا کی پتلی ارواح بھی محبان گوہر شاہی میں ڈالی گئی ہیں یہ ارواح پہلے بھی وفا کا پیکر ثابت ہوئی تھیں اب بھی وفا کی مثال بن کر ابھریں گی۔ جب سارے کے سارے کِردار اب دوبارہ اس دنیا میں اپنا رول ادا کرنے آگئے ہیں تو پھر شاید واقعہ کرب و بلا بھی پیش آجائے۔

دستورِ ریاض

"ریاض" سے بے پناہ پیار کرنے والی ایک روح نے ایک دن روبرو ریاض ایک التجا کی: اے حجابِ عشق صورتِ گوہر شاہی، ہمیں اپنا عشق نہیں بلکہ اپنا دائمی ساتھ عطا فرما۔ یہ التجا اُس روح کی تھی جو قبل ازل روح ریاض میں ضم ہو کر ہمراہی ریاض کے دائمی لطف کی آشنا تھی۔ تب حضرت عشق گوہر شاہی نے حجاب عشق سے برہنہ پائی اختیار کی اوّل و آخران ریاضی روحوں کو آئینہِ ریاض میں رُخ زیبائے ریاض سے پیوستہ اِن کی اصل کی آگاہی فراہم کی۔ یہ ریاضی روحیں عدم زماں سے ہی روئے ریاض میں موجود ہیں۔ یعنی ریاض سے ساتھ ہیں۔ تب ہی ریاض سے ساتھ ہونا مرتبہ عشق کے آگے کی منزل ہے۔ اور اس دور میں ریاض کا ساتھ دینا، خلاصی بلائے جاں اور وسیلہ بقائے اصل آب حیات ہے۔ یعنی ان روحوں کا ساتھ دینا جو سُوئے روئے ریاض ہیں۔ ان ہی روحوں کا ریاضی ساتھ لاشمل ہے۔ ان ہی روحوں کے لباس کی وفاداری لاشمل ہے۔ ان ہی کو "ریاض" کُلّی طور پر حاصل ہے۔ ان ہی روحوں میں خوشبوئے ریاض بسی ہے، جس کو حضرت عشق گوہر شاہی اس عالم ناسوت میں خوشبوئے پسینہ کا نام دیکر سونگھتے رہے ہیں۔

کسوٹی، اختلاف مختلف سے نکلا ہے، اور اختلاف وہیں ہوگا جہاں مختلف شے ہوگی۔ جب مختلف ہی نہیں تو وہاں اختلاف کیسے اور کیوں ہوگا۔ کچھ لوگ اپنے مطلب کی باتوں میں فائدہ کی غرض سے متفق ہو جاتے ہیں اور جو اُن کے پسند کی بات نہیں ہوتی تو اُس میں اختلاف کرتے ہیں۔ اور جہاں چیز مختلف ہے وہاں اختلاف لازمی شرط ہے۔ اگر مختلف ہے اور اختلاف بھی نظر نہیں آرہا تو سمجھ جاؤ کہ بہت بڑے خطرے کی نشان دہی اور پیش خیمہ ہے۔ چیزے دیگر ہمیشہ اختلاف کریگا اور اپنا ہمیشہ فائدہ اور مطلب مدنظر رکھے گا۔ لیکن چیز طابع اُس روح کی فرمانبردار رہے گی۔ اُس کا سب سے بڑا پاک مطلب اس کے سوا اور کوئی نہیں ہوگا کہ وہ صرف ان ارواح کی اطاعت کرے۔

ادب، دراصل اطاعت کا دوسرا نام ہے۔ اس کے دروازے پر محض تکریم ہے، یہ کیفیت روح کی پاکیزگی سے حاصل ہوتی ہے۔ جن روحوں کی نشو ونما ہوگئی وہی ادب میں ہوشیار ہوئیں، اور حق کو پہچان کر اُس کے آگے جھک گئیں۔ جن نفوس میں اکڑ براجمان رہی وہ تو انانیت کی آڑ میں جلوہ حق کی گستاخی کی مرتکب ہوتی رہیں۔

عاشقِ گوہر شاہی کی پہچان

لطیفہ انا کا تعلق عشق سے ہے، صرف وہی عاشق ہوئے جن کا لطیفۂ انا عشقِ گوہر سے جل کر واصل بہ گوہر ہوا۔ لیکن یہ بھی لطیفۂ انا کے نارِ عشق سے جل کر مقامِ عشق تک پہنچا، یہ مرتبہ گوہر شاہی ہے۔ ذاتِ ریاض سے یہ بھی بے خبر ہے اور جنھوں نے اِن معاملات کے بغیر ہی زبانی دعوے کئے وہ کاذب ہیں۔

محبوبِ گوہر شاہی کی پہچان

لطیفۂ قلب کا تعلق محبت سے ہے، وہی محبوب کہلایا جس کا قلب گوہر شاہی کے قلب سے پیوستہ ہوا۔ یہ بھی مقامِ محبتِ گوہر شاہی سے سرفراز ہوا۔ ذاتِ ریاض یہاں سے تو بہت دور ہے۔ حضرت آدمؑ کی نبوت لطیفۂ قلب سے ہے، قلب کا تعلق چونکہ محبت سے ہے اور سب سے اعلیٰ اور افضل محبت گوہر شاہی کی ہے۔ گوہر شاہی کی عالمِ ناسوت میں تشریف لانے پر اُن کی نبوت (آدم کی نبوت) اور اُن کی امت کے اہلیانِ قلب کی محبت ملنے پر معراج ہوئی۔

سِرّ الاسرار سے واقف کار

لطیفۂ سِری کا تعلق تجلیہ سری سے ہے۔ جس خوش نصیب کو بذریعہ لطیفۂ سری سِرِ الاسرار سے واقف کیا، وہی مخفی رازوں کے امین ہوئے اور اس پوشیدہ راز کے جہاں میں اب بھی مقامِ حیرت پر گم ہیں۔ یہی لوگ گوہر شاہی کے رازوں کے امین ہیں۔

روئے ریاض کی خبر

لطیفۂ اخفیٰ کا تعلق خبرِ سر سے ہے، جس کا لطیفہ اخفی گوہر شاہی نے اپنے متعلقہ لطیفہ سے پیوستہ کیا، اُس ہی قسم کے لوگوں نے پوشیدہ ترین رازوں اور جہانوں کی خبر دی۔ اِس طرح یہ لوگ باِاذنِ ریاض سراپا زبانِ ریاض ہو گئے اور مخبرِ ریاض کہلائے۔

عکسِ گوہر کی خلوت لطیفۂ خفی

اس کا تعلق خلوتِ جلوہ وعکسِ گوہر سے ہے۔ جن میں عکسِ گوہر سمایا لیکن پوشیدہ پوشیدہ رہا یعنی حاملِ گوہر ہوئے، لیکن ان کو بھی خبر نہیں کہ اُن میں کون بس رہا ہے۔

ساقیِ پیمانہ عشق.....گوہر شاہی

مرتبہ عشق سے لیکر حجاب عشق تک

دین اسلام

دین اسلام مسلمانوں کے لئے بھیجا گیا۔ بانی اسلام حضرت محمد ﷺ ہیں، اس دین کی کوئی شق محمد ﷺ پر لاگو نہیں ہوئی۔ اراکین دین صرف طریقہ سکھانے اور تلقین کرنے کی غرض سے ادا کیئے۔ سخت سے سخت بیماری کے عالم میں بھی نمازیں ادا کیں۔ اگر ایک بھی نماز بیماری کی وجہ سے چھوڑ دیتے تو امتی نزلہ ہونے پر ہی نماز چھوڑ کر بیٹھ جاتے۔ یہ دین صرف مسلمانوں کیلئے تھا۔ اس دین میں رشتہ ربوبیت، بندگی اور عبودیت پر قائم ہے۔

دین الٰہی

یہ دین اللہ اور عاشق روحوں کا دین ہے۔ تمام مذاہب کی معراج ہے۔ تمام مذاہب اسی میں ضم ہوتے ہیں۔ بانی دین الٰہی حضرت ریاض احمد گوہر شاہی با مرتبہ امام مہدی ہیں۔ اس دین کی کوئی شق گوہر شاہی پر لاگو نہیں ہوتی۔

یہ دین تخلیق گوہر شاہی ہے جو مرتبہ عشق سے متعلق ہے۔ اس دین میں نہ بندگی ہے نہ ہی عبودیت ہے، نہ کوئی رب ہے نہ ہی کوئی بندہ، ہر معشوق باغایت بقا بحر عشق میں فنا ہے۔ ذات اللہ کی ساڑھے تین کروڑ ہستیاں بر شتہ عشق، حضرت عشق کے آگے چشم عشق، مجسم عشق، حجاب عشق کے پیچھے موجود رُخ ریاض سرنگوں ہیں۔ یہاں سے آگے روئے ریاض ہے۔ جہاں نہ حضرت عشق گوہر شاہی ہے نہ ہی برادری معشوق ہے۔ یہاں ہست ریاض آنست،

''ریاض'' کا کوئی دین نہیں ہے

نہ ہی ریاض میں ضم ہونے والی روحوں کا کوئی دین ہے

عشق روحوں کا مذہب ہے جو حضرت عشق گوہر شاہی سے وابستہ ہونا قرار پائی۔ تو انہوں نے عشق کا رشتہ بذریعہ روح تلاش کیا۔ اور بالآخر ذات حجاب عشق، باغایت فنائے عشق، فنافی العشق ہوئے۔ لیکن روئے ریاض میں موجود ریاضی تکون تو عدم زماں سے ہی باغایت ہمراہی روح ریاض میں ضم ہو کر بقا بر الریاض ہوئے۔ یہ کسی مرتبہ عشق اور مقام فنا سے پرے ہے۔ ریاضی تکون میں ہمراہ روحوں کا آخر کوئی دین و مذہب کیوں ہو جب کہ وہاں نہ کوئی رب نہ غرور! روئے ریاض، مرتبہ عشق اور حجاب عشق سے پرے ہے۔ جہاں نہ کوئی عشق ہے نہ کوئی عاشق، اور نہ ہی کوئی معشوق ہے۔ ریاضی روحوں کی معراج، روح ریاض میں ضم ہونا ہے۔

❁ فلسفہ وفاداری ریاض ❁

ذات ریاض کے نزدیک کبھی نہ ٹوٹنے والا غیر متزلزل یقین ہی اصل ایمان اور وفاداری ہے، خواہ ایسا پائیدار ایمان کسی بت پر قائم ہو یا خدا پر، کسی سچے مرشد پر ہو یا جھوٹے مرشد پر، کسی مذہب والے کے اندر ہو یا بغیر مذہب والے کے اندر۔ مسلمان میں ہو یا ہندو میں، عیسائی میں ہو یا یہودی میں، آتش پرست میں ہو یا سکھ میں! جب کسی پر ایسا ایمان قائم ہو جائے جس میں کبھی بھی دراڑ نہ پڑے تو یہی اصل وفاداری ہے۔ مالک الملک ریاض کو غرض نہیں کہ تم کس مذہب کے پیروکار ہو، پتھر کو پوجتے ہو یا کعبہ کی عمارت کو، گناہگار ہو یا پارسا، کافر ہو یا مشرک، مسلمان ہو یا ہندو، مہدی کو مانتے ہو یا نہیں، قلب نورانی ہے یا تاریک، روح بیدار ہے یا خوابیدہ، بس منظور ہوگی تو ایسی وفاداری کہ جھوٹے مرشد سے بھی پیار ہو جائے تو اصل خدا کو بھی طلاق دیدے۔ دوزخ کی آگ میں جلنا گوارا کر لے لیکن اُس کافر بت کو پوجنا نہ چھوڑے جس سے دل لگایا ہے۔ گوہر شاہی کی قسم بس یہی دستورِ ریاض ہے۔

ریاض کی وفاداری، ماسوئ ریاض ہر شے سے دستبرداری ہے

جو لوگ زبان سے قصائد گوہر اور ذکر گوہر کرتے نہیں تھکتے اور دل میں گوہر کی جگہ اللہ اور محمد کو بسایا ہوا ہے وہ کسی بھی طور گوہر شاہی کے نہیں ہیں۔ وحدانیت تو قلب کی وحدانیت ہے۔ قلب میں کسی ذات کا واحد ہونا توحید ہے خواہ توحید خدا ہو یا توحید گوہر شاہی ہو۔ جن کے دل میں گوہر شاہی بھی ہے اور اللہ بھی ہے، وہ نہ اللہ کے ہیں نہ ہی گوہر شاہی کے ہیں۔ یہ لوگ منافق ہیں۔ پیار کسی ایک سے ہوتا ہے سب سے نہیں۔ جس کے قلب میں کلی طور پر گوہر شاہی آ گیا تو اُس کے قلب کا دروازہ ماسوئ گوہر کے ہر دوسرے کیلئے بند ہو گیا۔ اُس کا صرف گوہر شاہی زندہ ہے اور خدا اور محمد اُس کیلئے ختم ہو گئے۔ جو گوہر شاہی کا ہو گیا اُس کا کوئی دین نہیں۔ اُس کا کوئی کعبہ نہیں۔ نعلین ریاض ہی اُس کا کعبہ ہے۔ رخسارِ ریاض کو تکنا ہی اُس کی عبادت ہے۔ مسکان ریاض ہی اُس کی زندگی ہے۔ بجا آوری حکم ریاض ہی اُس کی بندگی ہے۔

مالک الملک ریاض کو ایسی روحیں ہی بھاتی ہیں جو غیر مشروط وفاداری کی حامل ہوں۔ ذات ریاض آج بھی اسی روحوں کی منتظر ہے جو بے مثل قوت یقین کی حامل ہوں، جن کی وفاداری کی راہ میں نہ خدا حائل ہو سکے نہ کسی نبی، ولی، فقیر، شریعت طریقت یا معرفت کا قانون راستے کا پتھر بن سکے! جو نہ جھوٹ، سچ کے بکھیڑوں میں پڑنے والے ہوں، نہ حق و باطل کے گرداب کا شکار ہونے والے ہوں۔ بس ایک دفعہ گر گوہر شاہی کا دامن تھام لیا تو ہر خدا اور اس کی قہر سے ٹکرا جائیں

جو بھی ذات ریاض کی ہمراہی کا دعویدار ہے اب خود کو اس کسوٹی پر آزما کر دیکھ لے

خواہ اُس کا تعلق کسی بھی مذہب، فرقے، گھرانے، خاندان یا ملک سے ہو!

وفاداری بشرط اُستوری اصل ایماں ہے............مرے بت خانے میں تو کعبہ میں گاڑو برہمن کو

کشف کی اقسام اور رابطہ ذاتِ ریاض

آج تک جتنے بھی اہلِ کشف، وابستگان گوہر شاہی میں ہوئے وہ سب کشفِ ناسوتی کے حامل ہیں۔ اِن میں سے ایک بھی کشفِ ملکوتی اور کشفِ جبروتی کا حامل نہیں ہے۔ وصی محمد قریشی اِن وابستگان گوہر شاہی میں سب سے زیادہ کشف کے حامل سمجھے جاتے ہیں، لیکن اِس بچارے کا کشف بھی ناسوتی ہے۔ حضور پاک کی اِس دنیا میں کئی اقسام کی محافل لگتی ہیں۔ کشفِ ناسوتی والے صرف حضور پاک کی لطیفہ نفس کی عالم ناسوت کی محفل تک رسائی رکھتے ہیں۔ انجمن والوں میں سے کسی ایک کی بھی حضور پاک کی ملکوتی محفل تک رسائی نہیں، اِس ملکوتی محفل تک رسائی ان لوگوں کی ہوتی ہے جن کو ملکوتی کشف حاصل ہو۔ اِس کشف کا تعلق لطیفہ قلب کی شہادت سے ہے۔ ملکوتی کشف سے آگے کی منزل، کشفِ جبروتی کی ہے۔ اِس کشف کا تعلق تجلیہِ روح سے ہے۔ اُس کا حامل جبروت تک رسائی رکھتا ہے، جہاں مقام عنکبوت پر پہنچ کر اللہ سے ہم کلام ہو سکتا ہے۔

حضرت ریاض احمد گوہر شاہی

کی اِس عالم ناسوت میں کوئی محفل نہیں، لہذا کسی بھی کشفِ ناسوتی کے حامل کا گوہر شاہی سے کوئی رابطہ نہیں ہے اِن لوگوں کا سرکار سے رابطہ کرنے کا دعویٰ دھوکہ اور باطل پر مبنی ہے۔ کشفِ ملکوتی اہل دید اور کشفِ جبروتی سلطان یا فقیر با کمالیت والے کو ہوتا ہے۔ کشف کے ذریعے ذاتِ ریاض سے تعلق اور رابطہ کرنے کی کاوش فضول اور بیکار ہے۔ کشفِ ناسوتی، کشفِ ملکوتی اور کشفِ جبروتی، کوئی بھی کشف والا ذاتِ ریاض سے رابطہ نہیں کر سکتا۔ ذاتِ ریاض سے رابطہ کرنے کے لئے طفل نوری کی طرز پر لطیفہ ریاض جسم میں موجود ہونا ضروری ہے۔ یہی مخلوقِ ریاض بطور جبرائیل ذاتِ ریاض سے رابطہ قائم رکھتا ہے۔ اِس کے علاوہ ہر قسم کا دعویٰ فضول اور بیکار ہے۔ آج جن افراد کا ذاتِ ریاض سے رابطہ ہے، یہ اِس مخلوقِ ریاض کی بدولت ہے، جو اپنی سرعتِ رفتاری سے مکان و زماں کی قید سے عاری ہے اور قصرِ ریاض پہنچ کر پیغام رسانی کا ذریعہ ہے۔ یہ سعادت صرف حاملین ریاض کو ہی حاصل ہے یاد رہے کہ حامل ریاض وہ شخص ہے جس کی روح، ریاض نے اپنی روح میں ضم کر لی ہے۔

عظیم المرتبت گوہر شاہی

نے پتھروں، حجرِ اسود، شولنگ پتھر، چاند، سورج، مریخ اور
انسانی قلوب پر تصویرِ گوہر شاہی نقش کری

حضرت محمد ﷺ نے پتھروں اور انسانی قلوب کو کلمہ توحید پڑھایا

حضرت محمد ﷺ نے کنکریوں اور پتھروں کو کلمہ پڑھایا، پھر قلوب کو کلمہ توحید پڑھایا۔ لوگوں نے پوچھا؟ قلب کیسے کلمہ پڑھ سکتا ہے؟ محمد ﷺ نے جواب دیا، جس طرح پتھروں نے کلمہ پڑھ لیا۔ کیونکہ پتھر بے جان نہیں ہوتے، ان میں روح جمادی ہوتی ہے۔
جن قلوب نے کلمہ نہیں پڑھا، وہ قلوب جامد پتھروں سے بھی زیادہ سخت ہوگئے۔ چونکہ کلمہ ان قلوب میں سرایت نہیں کر پایا، پتھروں کا کلمہ پڑھنا، ان قلوب پر حجت بن گیا۔ قلوب کو کلمہ پڑھانے کا حدیث میں بھی ثبوت ملتا ہے۔
حضور ﷺ نے حضرت علیؑ کو کہا: غمض عینکَ یا علی واسمع فی قلبکَ لا الہ الا اللہ...... یعنی اے علی آنکھیں بند کر تجھے قلب سے کلمہ کی آواز آئیگی
جن قلوب نے کلمہ کو قبول نہیں کیا، وہ منافق ہوئے، جو اس عطا تک نہیں پہنچ پائے انہوں نے عقیق، زمرد اور دیگر مقدس پتھروں کا سہارا لیا۔ کہ کچھ خاص پتھر اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔ ان پتھروں سے لوگوں کو فیض و برکت ہوئی۔ لیکن جن قلوب نے کلمہ کو قبول کیا وہ تو ان پتھروں کے محتاج نہیں ہوئے۔

گوہر شاہی کی اصنافِ مُصَوّری

ریاض احمد گوہر شاہی نے کمالِ صورت گری سے
پتھروں، حجرِ اسود، شولنگ، چاند، سورج، مریخ اور دیگر مقامات پر تصویرِ گوہر شاہی نقش کردی۔
پھر محبوبوں کے قلوب پر تصویرِ گوہر شاہی نقش کری۔

لوگوں نے پوچھا؟ قلوب پر تصویرِ گوہر شاہی کس طرح آ سکتی ہے؟ گوہر شاہی فرماتے ہیں: جس طرح سلطان الفقرا کے قلب پر اللہ کا نقش ثبت ہو جاتا ہے۔ یہ اللہ کا نقش دراصل اللہ کی تصویر ہی ہے، تب ہی سلطان باہو نے کہا کہ یہ سات سلطان اللہ کی تصویریں ہیں۔
''اے قاریِ دستورِ ریاض، مخاطب ہے تجھ سے ریاض بخود بر زبان نقشِ ریاض کہ: جن قلوب پر اسم اللہ نقش ہوا، وہاں نور قطرہ قطرہ کرکے بنتا ہے لیکن قسم ہے عشق کی کہ جن قلوب میں نقش و تصویرِ گوہر شاہی ثبت ہوئی تو اُس کی ابتدا دریائے وحدت سے ہوتی ہے۔''
جب گوہر شاہی کے ایک شیدائی کے قلب پر تصویرِ گوہر شاہی نقش ہوئی تو اُس نے فرحتِ جذبات میں محو ہو کر کہا کہ:

چاند، سورج کیا گواہی دینگے تیری اے گوہر.................. ہے ثبوتِ حق تیرا اس دِل میں آ جانے کا نام

گوہر شاہی کی سماعتِ لطیف پر جب یہ آواز گونجی تو فرمایا: اے داعیِ نقشِ ریاض، تُو نے حق کہا۔ اس شعر کو کتاب دین الٰہی میں درج کرا دیا

دستورِ ریاض

جن قلوب پر تصویرِ گوہر شاہی نقش ہوئی اُن کی ہدایت وفیض کیلئے یہ تصویر ہی کافی ہے۔ ان ہی لوگوں کیلئے فرمایا تھا کہ دور رہ کر بھی خبر گیری فرمائینگے۔ اور پتھروں پر تصویرِ گوہر شاہی کا آنا، وسیلۂ فیض، ثبوتِ حق، طریقۂ تبلیغ اور قلوب کیلئے حجت کامل بن گئی۔ جن قلوب میں تصویرِ گوہر شاہی نہ آسکی وہی لوگ آج محرومِ ریاض ہیں۔ وہی احباب آج سایوں کے پیچھے بھاگ رہے ہیں۔ اللہ کے ماننے والے قلب کو بھول کر پورے جہان میں اللہ کو تلاش کرتے ہیں لیکن وہ تو قلوب میں ہوتا ہے اگر بسا لیا جائے۔ اسی طرح آج لوگ گوہر شاہی کو ڈھونڈ رہے ہیں لیکن وہ تو قلوب میں موجود ہے اگر کسی نے گوہر شاہی کو قلوب میں بسایا ہے! جس طرح جنھوں نے اللہ کو اپنے من میں بسایا اُن لوگوں کی تو شہ رگ سے بھی قریب ہے۔ جنھوں نے صرف تسبیح کے دانوں تک محدود رکھا وہی اللہ کی نشاں سے بھی دور ہیں۔ کہنے کو تو ہر دوسرا شخص کہتا ہے کہ اللہ میری شہ رگ سے قریب ہے لیکن درحقیقت اللہ اُن ہی کی شہ رگ سے قریب ہوا جنھوں نے جان مال عزت آبرو قربان کر کے بڑے جتن کے بعد اس کو قلب میں بسایا۔ اسی طرح آج ہر وابستۂ گوہر شاہی کا خیال ہے کہ گوہر شاہی اُن کے دل میں رہتا ہے۔ لیکن ایسا نہیں ہے۔ گوہر شاہی اُن ہی کے قلوب میں جلوہ افروز ہے جن لوگوں نے ماسویٰ گوہر شاہی کے ہر دوسرے کو ترک کر کے اور راہِ ریاض میں حائل ہونے والی ہر شے کو چھوڑ دیا، خواہ مال و جان کی قربانی ہو یا عزت و آبرو کا سوال ہو۔ ان ہی لوگوں کے قلوب، قالب حتیٰ کہ نورِ نظر بھی گوہر شاہی کے جلوے سے مہکی اور آباد ہے۔ تب ہی تو آج بھی ان کو ماسویٰ گوہر شاہی کوئی نظر نہیں آتا! تف ہے اُس نفس پر کہ قربِ گوہر شاہی میں رہ کر بھی گوہر شاہی کو من میں نہ بسا سکا۔ سوائے افسوس کہ اب اِن کے پاس کچھ بھی نہیں رہا! ہائے وائے نادانی و محرومی!

اگر حاملِ گوہر شاہی ہوتے تو آج حاملینِ ریاض سے ٹکراؤ نہ کرتے بلکہ اِن کی صحبت میں رہ کر خوشبوءِ ریاض سے لطف اندوز ہوتے اور کیا خبر اسی وسیلے سے یہ بھی نقشِ گوہر شاہی حاصل کر پاتے! حاملینِ ریاض کو اذیت دیکر یہ نادان محض جلالِ ریاض کو مجبور کر رہے ہیں۔ سنبھلو، اس سے پہلے کہ ذاتِ ریاض تم سے جنگ پر آمادہ ہو جائے۔ ریاض کی جنگ اور للکار کا کس نفس کو ادراک ہے! پہلا نقصان تو یہ ہوگا کہ حلقۂ گوہر شاہی سے خارج ہو جاؤ گے۔ فیصلہ تیرے ہاتھ ہے، نقشِ ریاض یا خروجِ ریاض؟

جن قلوب میں تصویرِ گوہر شاہی نقش نہیں ہوئی، اُن کی بخشش کیلئے حجرِ اسود، چاند، سورج، شولنگ میں نقشِ تصویرِ گوہر شاہی ہے کہ اگر چلتی پھرتی تصاویرِ گوہر شاہی پر ایمان نہ لا پاؤ تو حجرِ اسود پتھر والی تصویرِ گوہر شاہی کو عقیدت سے بوسہ دیکر ہی بخشش کے طالب ہوں۔

جن دلوں میں کلمہ گونجا، اُن دلوں کی حرمت کعبہ سے بھی افضل ہوگئی۔ اسی سلسلے میں مولائے روم نے کہا:

دل بدست آور کہ حجِ اکبر است......صد ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

کعبہ بنیادِ خلیلِ آذر است......................دل گزرگاہِ جلیلِ اکبر است

جس نے کلمہ گونجنے والے قلب کو تکلیف پہنچائی تو گویا اُس نے کعبہ ڈھا دیا

لیکن جن قلوب میں تصویرِ گوہر شاہی نقش ہوگئی، اُن قلوب کی عظمت کا کوئی کیا اندازہ لگا سکتا ہے۔ بس یوں سمجھ لیجئے کہ ان کے قلوب کے چلمن سے رُخِ ریاض جھانک رہا ہے مگر پوشیدہ پوشیدہ۔ جن قلوب میں گوہر شاہی کا بسیرا ہے اُن قلوب کو تکلیف دینا گوہر شاہی کو تکلیف

دینے کے مترادف ہے۔شاید ان کا معاملہ بھی اُس فقیر کی مانند ہو، جو ایک راہ داری سے گزر رہا تھا۔ساون اُمڈ آیا اور ہر طرف جل تھل ہوگئی، چلتے چلتے فقیر کے پاؤں سے اُچھلنے والی کیچڑ قریب ہی بیٹھے ایک شخص کی معشوق کے دامن کو آلودہ کرگئی۔اِس پر برہم ہوکر اُس شخص نے فقیر کو پیٹ ڈالا۔فقیر خاموشی سے مار برداشت کرتا رہا۔فقیر نے تو آزردہ دل ہوکر اپنی راہ لی لیکن بعد ازاں اُس شخص کا انتقال ہوگیا،لوگ فقیر کے مرتبے سے واقف تھے،اُنہوں نے شکوہ کیا کہ:اے فقیر تھوڑی سی ملامت پر تُو نے اس کو بددُعا دیکر ماردیا۔یہ فقیری کا شیوہ نہیں۔فقیر نے کہا میں نے کوئی بددُعا نہیں دی، یہ تو عاشقین کی لڑائی ہے، بڑے عاشق نے چھوٹے عاشق کو ماردیا۔میرا اس میں کوئی دوش نہیں ہے۔لوگوں کے نہ سمجھنے پر فقیر نے وضاحت کی:''اُس شخص کی محبوبہ کا دامن میرے پاؤں سے اُچھلنے والی کیچڑ سے آلودہ ہوا،تو اُس کے عاشق نے مجھے مارا۔جب میرے عاشق نے یہ منظر دیکھا تو اُس نے لڑکی کے عاشق کو ماردیا۔اب اس میں میرا کیا قصور ہے؟

اسی طرح ریاض گوہر شاہی کے بھی کچھ لوگ ہیں جن سے گوہر شاہی کو پیار ہے۔جب ان لوگوں پر مصیبت پڑتی ہے تو گوہر شاہی اس مصیبت کو اپنے اوپر سمجھ لیتے ہیں۔کہتے ہیں جب لیلیٰ کو چوٹ لگتی تو قیس المعروف مجنوں کو اسکی تکلیف پہنچتی اور محسوس ہوتی۔اور مجنوں کو زخم لگتا تو لیلیٰ کو اس کا درد ہوتا۔سنبھل کر رہو کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی ان کی مخالفت کر کے نظر ریاض کے عتاب میں آجائے۔آزمائش شرط ہے!

فرمان گوہر شاہی

اس کے راوی جناب محمد اعظم الگوہر ہیں۔

امریکہ، نیوجرسی چیری ہل رہائش گاہ پر چائے نوش کرتے ہوئے فرمایا کہ

جن روحوں کا اللہ سے تعلق ہے، ہمارا ان سے کوئی واسطہ نہیں۔

لیکن جن روحوں کو ہم نے اپنی روح میں ضم کرلیا ہے،

یہ روحیں کوئی اچھا کام کرتی ہیں تو ہمیں خوشی ہوتی ہے اور بُرا کام کرتی ہیں تو تکلیف ہوتی ہے۔

یہی ضم ہونے والی روحیں جب ماضی میں شراب نوشی میں ملوث تھیں تو ایک دِن گوہر شاہی نے ان کو شراب نوشی سے منع فرمایا کہ تمہارے شراب پینے سے ہمارے جسم کو تکلیف ہوتی ہے تو ان ضم ہونے والی روحوں نے نصوح کی طرح توبہ کرکے ہمیشہ کیلئے شراب نوشی ترک کردی۔جن وابستگان گوہر شاہی کے شراب پینے سے گوہر شاہی کو تکلیف نہیں ہوتی وہ لوگ آج بھی شراب نوشی میں ملوث ہیں۔اور نہ ہی گوہر شاہی نے اُس دن کے بعد کسی کو منع کیا۔

آج حق ریاض کا جو کام یہ ضم ہونے والے کررہے ہیں یقین کرو ذاتِ ریاض کو نہ صرف ان پر فخر ہے بلکہ ہر لمحہ ان کے ساتھ ہیں۔اور یہ تحریر اس امر کی عینی شاہد ہے۔اس کتاب دستورِ ریاض میں گوہر شاہی کی صفت تکلم پوشیدہ ہے،ایک مرتبہ اخلاص سے پڑھنے والا اس حقیقت سے باخبر ہوجائے گا۔میرا دعویٰ ہے کہ جب بھی جہاں بھی اس کتاب کو پڑھا جائے گا تو گوہر شاہی قاری سے براہ راست مخاطب ہوجائیگا،یہی اس کے حق ہونے کا ثبوت ہے۔یہ ریاضی نسخہ ہے،اسے رکھتے ہیں نازک آبگینوں میں۔

نقش گوہر

دیدارِ الٰہی والے کو قلب پر اللہ کا نقش ہوتا ہے۔ جس کے بعد اللہ اس بندے کو کہتا ہے کہ اب تُو نیچے چلا جا، اب جو تجھے دیکھ لے اس نے مجھے دیکھ لیا۔ قلب پر اللہ کا یہ نقش دراصل اللہ کی تصویر ہوتی ہے۔ جب کسی کے قلب پر اللہ کا نقش آ جاتا ہے تو وہ جب قلب کی جانب دیکھے اُسے ہوش وحواس میں دیدار ہوتا ہے۔ سلطان صاحب نے فرمایا کہ سات سلطان الفقر اللہ کی تصاویر ہیں۔

اسی طرح گوہر شاہی نے بھی اپنے منتخب محبوبوں کے قلوب میں نقش گوہر ثبت کر دیا ہے۔ یعنی گوہر شاہی کی تصویر ان قلوب پر ثبت ہوگئی ہے۔ ان لوگوں کی ابتدا دریائے وحدت سے ہوتی ہے۔ کیونکہ تصویر گوہر شاہی دراصل تکون مہدی سے متعلق ہے یعنی........

اللہ...گوہر شاہی...محمد ﷺ

اب ان کی شروعات اللہ سے ہوگی کیونکہ گوہر شاہی کے داہنے ہاتھ پر اللہ اور بائیں جانب محمد ﷺ ہیں۔

دیدارِ الٰہی والوں سے یہ لوگ زیادہ افضل ہیں

کیونکہ ان لوگوں میں تینوں کے جلوے یکجا ہیں۔ جبکہ دیدارِ الٰہی والوں کے قلب میں صرف اللہ کا نقش ہوتا ہے

ضروری نوٹ

قوم یہود کا تعلق حضرت موسیٰ سے ہے، موسیٰ کو لطیفہ سری کی نبوت حاصل ہوئی یعنی پوشیدہ جہان کی مخبری، لہٰذا قوم یہود کو وعدہ کیا کہ پوشیدہ ترین ذات جس کو موسیٰ سمیت اُن کو پوری قوم نے دیکھنے کی التجا کی تھی، وہ ذات آخری زمانے میں اُس روئے ریاض سے نکل کر سوئے روئے زمین ہوگی۔ اُس ہی ذات کو اِس قوم نے مسیحا کا نام دیا۔ چونکہ اب وہ ذاتِ ریاض اِس جہان میں موجود ہے اِسی نسبت سے گوہر شاہی سمیت موسیٰ کی تصویر حجرِ اسود میں موجود ہے۔ الیاسؑ اور خضرؑ بھی اِن ریگز والوں کے حامی اور مصدق ہوں گے، اِسی لئے قوم یہود ہی کے ذریعے ریگز والوں کو حجرِ اسود حوالے کیا جائیگا۔

سچا رھبر

جب گوہر شاہی کو نظر کے سامنے پاؤ تو گوہر شاہی رہبر ہے
جب گوہر شاہی کو دیکھ نہ پاؤ تو عشق گوہر شاہی رہبر ہے

جب بیڑہ اُٹھایا ہے تو پایۂ تکمیل تک پہنچاؤ

اس کو حق منوانا بھی تمھارے ہاتھ میں ہے۔ تم اس حق پر ڈٹ جاؤ کیونکہ حق کسی کے آگے نہیں جھکتا۔ جب تم پر دنیا تنگ کردی جائے گی اور ساری دنیا تمہارے خون کی پیاسی ہوگی اور پھر بھی تم ڈٹے رہے تو لوگ خود ہی جان جائیں گے کہ یہی حق ہے۔ اِس دور میں گوہر شاہی کو حق تو بہت سے لوگ سمجھتے ہیں، لیکن ایمان اور جان جانے کے خوف سے خاموش ہیں۔ اس دور میں جن لوگوں نے گوہر شاہی کے حق کو سمجھ بوجھ کر بھی خاموشی اختیار کی اور حق کا پرچار نہیں کیا تو ایسے لوگ اپنی جان اور ایمان کو حق گوہر سے افضل سمجھ کر دوئی کا شکار ہوئے اور دوئی تو نفاق کا دوسرا نام ہے۔ اِس دورِ مکر میں گوہر شاہی کے حق ہونے کا جس نے پرچار کیا دراصل اُس نے ہی گوہر شاہی کا ساتھ دیا۔ کیا یہ محض اتفاق ہی ہے یا ازلی فیصلے کہ ہمیشہ چور، ڈاکو، شرابی قسم کے لوگ ہی مرتبہ عشق اور وصل محبت کے جام سے نوش افروز ہوئے۔ فضیل بن عیاض ایک بڑا ڈاکو ہی تو تھا کہ قرآن کی ایک ہی آیت نے اُن کو روح کا کیا ہوا ازلی وعدہ یاد دلایا اور رشتہ عشق میں پیوستہ ہو کر سوئے یار ہوئے۔ ابوبکر حواری بھی ایک بہت بڑا ڈاکو تھا، ایک رات ڈاکا ڈالنے گئے تو اُدھر ابوبکر صدیق کو حضور پاک کا ارشاد ہوا کہ اِس ڈاکو کو وصل یار کے جام پلائے جائیں اور راتوں رات مرتبہ ولایت پر فائض ہوئے۔ روح ریاض میں ضم روحوں کے حاملین کے جسم بھی ماضی میں چور

،ڈاکو،شراب نوشی جیسے گناہ کبیرہ میں ملوث تھے۔جب کہ اُن کی روحیں تو قبل از ازل بھی جامِ ریاض کی مستی میں مستغرق تھے اور ہمیشہ اُسی مستی کا شکار ہونگے۔پھر ایک دن جب گوہر شاہی نے اِن حاملین کو رشتہ روح کا ساتھ یاد دلایا اور اُن کے جسموں کے گناہوں کا اثر جسمِ گوہر شاہی پر دکھایا تو اُن کے قلوب و روح تک تڑپ اُٹھی اور نصوحے کی توبہ کا راز پا کر مقبولِ بارگاہِ حضرتِ کبریہ ہوئے۔اور آج یہی حاملینِ ریاض حقِ ریاض کا پرچار کر رہے ہیں اور ان ہی پاکیزہ روحوں پر زاہد و پارسا جسموں میں موجود ازلی منافق اور کافر روحوں نے گھناؤنے اور بے بنیاد الزامات اور بہتان لگا کر ان کو رسوائے زمانہ کیا۔

زمانے بھر میں رسوا ہوں مگر اے وائے نادانی

سمجھتا ہوں کہ میرا عشق میرے رازداں تک ہے

شاید عشق سے رنگی ہوئی روحوں اور حاملین ریاض روحوں کو گناہگار جسموں میں ڈال کر اُن کو دنیا کی نظر میں رسوا کر کے اُن کے روحی خزینے کو محفوظ رکھنا اور رجوعاتِ خلق سے بچانا ہی دستورِ ریاض ہے۔اور شاید ازلی منافق اور کافر روحوں کو زاہد و پارسا جسموں میں ڈال کر اُن کو دنیا بھر میں عزت و تکریم دے کر سرابی کبر کی چادر میں غرق کرنا اور رجوعاتِ خلق میں لگا کر خالقِ کل موجودات کے جلوؤں سے دور رکھنا ہی فعل کردارِ گوہر شاہی ہے۔ہم کو جو خبر ملی ہم نے رقم کردی ،باقی جانے یار ریاض اور دستورِ ریاض!

مجھے رازِ دو عالم دل کا آئینہ دکھاتا ہے

وہی کہتا ہوں جو کچھ سامنے آنکھوں کے آتا ہے

راہِ ریاض پر چلنے کی کسوٹی

نشانِ ریاض کے دو رُخ ہیں۔روحِ ریاض کے دو بازو ہیں۔شاہینِ ریاض کے دو پر ہیں۔مرتبہ ریاض کے دو قلزوم ہیں۔دستورِ ریاض کے دو سرے ہیں۔روئے ریاض کے دو دائرے ہیں۔ذاتِ ریاض کے دو پہلو ہیں،ایک خبر اور دوسرا نظر۔ایک لہر،ایک بحر۔ایک شجر دوسرا ثمر،ایک ابتدائے سفر دوسرا وسیلہ ظفر،ایک اعلیٰ دوسرا اولیٰ،ایک پیالہ دوسرا ہم نوالہ۔جن جسموں کے نفوس نے اِن دو کو ان کی حقیقت کی طرح جوڑے رکھا اپنے من کی دنیا میں،وہی راہِ ریاض پر یکسوئی سے رواں دواں ہوں گے۔اور جنہوں نے اپنے نفس کی خباثت کی بنا پر ان دو میں سے کسی ایک کی چاپلوسی کی خاطر دوسرے کو ذلیل کیا تو وہ راہِ ریاض سے توہینِ ریاض مصاحبت کے سبب رسوائے ریاض ہوگا۔

جو دیکھا لکھ دیا باقی جانے یار ریاض

کیا جان نہیں پائے کہ جب روئے ریاض میں ہر دو بقدرِ حصہ ریاض ضم ہیں اور روحِ ریاض میں بقدرِ تاثیر ضم ہیں،کیا سمجھ نہیں پائے کہ ہر دو کو قلبِ ریاض نے سمایا تو پھر کیا وجہ ہے کہ حاملینِ ریاض کا دعویٰ کرنے والا دستورِ ریاض کے خلاف فصلِ اختلاف میں مشغول ہے۔آج دونوں کا بیک وقت ساتھ ہونا ہی دستورِ ریاض ہے۔

ذات ریاض کا عالم ناسوت میں آنے کا مقصد

ریاض الجنہ میں سے جنس اللہ سے متعلقہ اللہ کی برادری کی کئی روحیں، اس عالم ناسوت میں آ گئیں، اِن روحوں کو دستور ریاض میں شامل کرنا اور اِن روحوں سے متعلقہ لوگوں کو دستور ریاض پر قائم کرنا ہی ذات ریاض کا مقصد ہے۔ حضرت موسیٰ کی التجا پر گوہر شاہی نے قوم یہود کو اپنا پیار دینے کا وعدہ کیا اور قوم یہود نے گوہر شاہی کا زمان آخر میں ساتھ نبھانے کا وعدہ کیا۔

لوگوں کیلئے اللہ کے نزدیک پسندیدہ ترین دین اسلام ہے، گوہر شاہی کے نزدیک پسندیدہ ترین راستہ عشق کا ہے اور پسندیدہ ترین قوم یہود کی ہے۔ گوہر شاہی کی یہ عطا قوم یہود پر اُن کے جدامجد ابراہیم کی دعا کا نتیجہ ہے جن کو چاند، سورج اور دیگر کئی سیاروں پر جلوہ ریاض دکھایا گیا تھا۔ اسی طرح قدیم یونان کے باسی پوشیدہ ترین رازوں میں سے یہ ایک راز حاصل کر چکے تھے کہ خداوندوں کے خدا کا جلوہ سورج پر موجود ہے، اسی واسطے وہ سورج کو پوجتے رہے۔

حجر اسود

حجر اسود یہودیوں اور ہندؤوں کیلئے زیادہ معتبر ہے کیونکہ یہ مقدس پتھر آدم یعنی شنکر جی اپنے ساتھ لائے تھے، اور یہودیوں کے جدامجد ابراہیم نے اسی پتھر کو دوبارہ کعبہ میں نصب کیا تھا، اور اسی حقیقت کی بنا پر قوم یہود کعبہ پر قبضہ کر کے اس مقدس پتھر کو حاصل کر لیگی۔

چاند

مسلمانوں کی معراج، چاند پر موجود امام مہدی گوہر شاہی کی تصویر کی عقیدت ومحبت وفیض میں ہے۔ عیسائیوں کیلئے بھی چاند معتبر ہے کہ عیسیٰ کی چاند پر تصویر موجود ہے اور یہی عیسیٰ کے دوبارہ آنے کی دلیل اور نشانی ہے۔

سورج

سورج، قدیم یونانی باسیوں کے نزدیک معتبر ہے کیونکہ وہ سورج پر جلوہ ریاض کے راز سے واقف ہیں، لیکن وہ نام ریاض سے واقف نہیں ہیں۔ اب تمہارا مشن یہی ہے کہ اس یونانی قوم کو ذات ریاض سے واقف کیا جائے۔ قوم یہود اور قدیم یونانی باشندوں کو متعارف ریاض کراؤ کہ بس یہی تمہارا مشن ہے۔ یہ دونوں قومیں تمہیں خدا کا درجہ دیں یہ اُن کا حق ہے۔

قوم یہود کو بتاؤ کہ حجر اسود میں موسیٰ کی تصویر ہے، قوم یہود جب کعبہ پر قبضہ کر کے حجر اسود حاصل کر لے پھر اُن کو بتاؤ کہ موسیٰ کے رب اور تمہارے خداوند کی تصویر بھی حجر اسود میں ہے۔ پھر اُن کو بتاؤ کہ جس مسیحا کا تم کو انتظار ہے وہ یہی گوہر شاہی ہے۔ اگر قوم یہود کو یقین نہ آئے تو چاند، سورج، مریخ، زمین، عمر کوٹ کے مندر اور دیگر کئی مقامات پر ظاہر ہونے والی تصاویر گوہر شاہی کا بتاؤ۔ تمہاری اس بات کا یقین

دستورِ ریاض

قوم یہود کو دلانے کیلئے خضر اور الیاس مددگار ثابت ہونگے، اور اس بات کا اظہار کریں گے کہ موسیٰ سے برتری کا جو علم خضر کے پاس ہے اُس کی وجہ بھی یہی علم ریاض ہے۔ آخر میں یقین قائم ہو جانے پر تم اپنی مرضی سے جہاں چاہو حجرِ اسود نصب کر دینا، اور تمام مخلوقاتِ موجودات کو بخشش کا بہانہ میسر کر دینا، پھر "ریاض" جس کو چاہے گا، اُسے قرب دیگا، جس کو چاہے گا بخشش دیگا، جس کو چاہے گا ضم کریگا۔

روحوں کی فطرت

ریاضی روحیں

ا۔ ریاض والی روحوں کی فطرت میں ریاض ہے۔ یعنی فطری طور پر یہ روحیں ریاض کی طلبگار اور متلاشی ہوئیں۔ اِن روحوں کو حقیقت سمجھانی نہیں پڑتی، صرف بہانوں اور اِشاروں میں واصل ہو کر واقفِ راز ہوئیں۔ اِن کی روحی فطرت اِن کے جسمانی مذہب اور جسمانی عادات پر بھی غالب ہے، کہا جاتا ہے کہ فطرت تبدیل نہیں ہوتی، اِن کی فطرت ہی ریاض ہے۔ اب یہ ریاض کو اور ریاض اُن کو کیسے بھول، چھوڑ اور الگ کر سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب ہر بندھن ٹوٹ جائیں گے تب بھی یہ ریاضی روحیں اپنی ریاضی فطرت کی بنا پر ریاض کے ہمراہ ہوں گی۔ یہ ریاضی روحیں روحِ ریاض میں ضم ہو کر لافانی ہوئے۔ یومِ محشر کے بعد ان عاشقوں اور محبوبوں کا ریاض سے تعلق ختم ہو جائے گا، کیونکہ اُن کا تعلق لطیفہء انا اور لطیفہء قلب سے ہے اور یہ لطائف یومِ محشر کے بعد ختم ہو جائیں گے۔ آخر میں روحِ ریاض میں ضم ریاضی روحیں ہی رہ جائیں گی۔

عاشق روحیں

۲۔ اللہ سے عشق کرنے والی روحوں کی فطرت میں عشق ہے۔ اللہ کے عشق کی طلب ان روحوں کی فطری طلب ہے، اِن کے لئے بھی بہانے ہوتے ہیں۔ اور راتوں رات یہ روحیں بھی اپنی اصلیت اور حقیقت سے واقف اور واصل ہو جاتی ہیں۔ اِن روحوں کے لئے ضروری نہیں کہ گناہ گار جسم میں ہوں یا متقی پاکیزہ جسم میں، اِن کی فطرت ہر صورت اِن کے جسم پر غالب رہتی ہے۔ اِن کے جسموں کے مذہب سے بھی کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اِنکی روحی فطرت اِن کے جسمانی مذہب پر بھی حاوی ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عاشقِ اللہ ہر مذہب میں موجود ہیں۔

مومن روحیں

۳۔ اِن روحوں کی فطرت میں یقین شامل ہے۔ اِن کو کوئی بھی رہبر مل جائے تو بغیر چون و چراں کئے ہوئے یہ روحیں دولتِ ایمان سے ہم کنار ہو جاتی ہیں۔ اِن روحوں کے لئے لازم ہے کہ یہ رہبر تلاش کریں۔ ورنہ خرمنِ ایمان بغیر نور کے بالیدگی حاصل نہ کر سکے گا اور ایک دن کم لُو کی روشنی کی طرح بجھ جائے گا۔ ایسی روح کا جسم پارسا ہے تو ایمان و مراتبِ جنت میں ترقی ہوتی رہتی ہے۔ اگر جسم گناہگار ہے تو منزلِ ایمان پر ہی ٹھہر کر بخشش تک پہنچ جاتے ہیں۔ چونکہ اِن روحوں کی فطرت میں صرف یقین ہے، اِس لئے اِن کو عشق راس نہیں آتا، یقین دلیل کا محتاج ہے جبکہ عشق ہر دلیل سے عاری ہے۔

ازلی منافق روحیں

۴۔ اِن روحوں کی فطرت میں دوئی ہے۔اِن کی ہر ادا اور عمل میں دوہرے مقاصد ہوتے ہیں اور یہ غیر یقینی کا باعث ہے، یعنی ایمان اور یقین کی ضد، چونکہ اُن کی فطرت میں غیر یقینی کیفیت ہوتی ہے اِس واسطے کبھی بھی کسی سے بھی مطمئن نہیں ہوتی۔اگر ایسی منافق روحیں کسی پارسا اور زاہد مذہبی کے جسم میں آجائے تو اِس مذہب میں اپنی فطری غیر یقینی سے مذہب میں فتنے کا باعث بن جاتے ہیں۔اگر یہی ازلی منافق روحیں کسی بدکار جسم میں آجائیں تو خلقِ خدا کو آزار پہنچاتی ہیں اور خدا واسطے کا بیر کے طور پر فساد فی اللہ کا پیکر نظر آتی ہیں۔یہی وہ روحیں ہیں جو نبیوں، ولیوں، امام مہدی گوہر شاہی اور اب معاونین گوہر شاہی کو آزار پہنچا رہی ہیں۔اِن ازلی منافق روحوں کی فطری غیر یقینی سے مومن روحوں کا یقین بھی متزلزل ہو جاتا ہے، اور جب ساتھ دینے کا وقت آجائے، وفاداری اور قربانی کا وقت آجائے تو اِن کی حق و باطل میں تمیز کرنے والی فطری غیر یقینی سوچ اِن کو گستاخوں میں لے جاتی ہے۔

کافر روحیں

۵۔ کافر روحوں کی فطرت میں منکریت موجود ہے۔اِن کی فطرت اِن کو ہر شے کو رد کرنے پر مجبور کرتی ہے۔اگر یہ کافر روحیں کسی غیر مذہبی جسم میں ہوں تو عام حقیقتوں کو رد کرتی رہتیں ہیں۔ایسی روحیں اگر مذہبی جسموں میں آجائیں تو رب کے نام سے چڑتی ہیں، بہانہ فرقہ واریت کا ہوتا ہے۔رب کی حقانیت کی منکر ہوتیں ہیں۔رب کی گستاخی کرتیں ہیں لیکن پوشیدہ پوشیدہ۔

ہر انسانی روح کی ایک خاص فطرت ہے جس کے تحت وہ ایک انجانے خوف اور احساس جرم کے مرض میں مبتلا ہے۔یہی خوف انسان کو ہر وقت اللہ کی جانب مائل رکھتا ہے اور اَن دیکھے خدا کی جانب متوجہ رکھتا ہے، جس کو مذہب کا راستہ ملا وہ الہامی کتابوں کے ذریعے رب کو پانے کی کھوج میں لگ گیا اور جس کو الہامی مذہب میسر نہیں آیا تو وہ اپنے ذہن کے مطابق خدا کو تلاش کرتا رہا۔کسی نے پتھروں کو سجدے کیئے، کسی نے درختوں کو خدا مان لیا کسی نے اژدھوں اور سانپوں کو خدا مان لیا اور کوئی چاند و سورج کو خدا سمجھ کر اُن کو پوجنا شروع کر دیا۔کسی نے ہاتھی کو سجدے کیئے کسی نے اپنے سے زیادہ طاقتور انسان کو معبود سمجھ لیا، اگر یہ سب پردہ خودی چاک کر کے اپنے من کے آئینہ میں پوشیدہ خدا کو پہچان لیتے تو انسان آج اپنے اندر ہی خدا کو موجود پاتا، لیکن فطری مجبوری اور انسانی ظلمت کدے نے اُن کو اس خود آگہی سے باز رکھا۔

ریاضی دستور، حکمت آمیز مصلحتیں

کئی واقعات ایسے بھی ہوئے ہیں جب گوہر شاہی نے مختلف لوگوں کو کوئی بات کہی اور پھر بعد میں وہ پوری نہ ہوئی۔ یہ ریاضی حکمت سے متعلق ہے۔ نہ تو گوہر شاہی نے جو کہا وہ ناحق تھا اور نہ ہی غیر حقیقی تھا۔ اس حق کو سمجھنے کیلئے اس باطنی اصول کو سمجھنا نہایت ضروری ہے کہ جن لوگوں نے جاسوس کے روپ میں گوہر شاہی کی مصنوعی عقیدت ومحبت کا دکھاوا کیا، تو اُن کو گوہر شاہی نے بساطِ مکر سے چال چل کر ظاہر میں الفاظ کی ادائیگی کی۔ اور جو وہ بات مصنوعی عقیدت کا اظہار کر کے گوہر شاہی کو دھوکہ دینے کی غرض سے کرتے، تو اُس کے جواب میں گوہر شاہی اُن لوگوں کی من پسند بات کر کے اس کا موقع فراہم کرتے کہ وہ اپنی دانست میں کامیاب نظر آئیں اور یہ سمجھ لیں کہ وہ گوہر شاہی کو دھوکہ دینے میں کامیاب ہو گئے ہیں لیکن درحقیقت، یہ منافق صفت لوگ بساطِ مکر کا شکار ہو کر خود دھوکے کا شکار ہو جاتے کیونکہ جب گوہر شاہی ان کو کسی بات کی تصدیق کرتے تو محض زبان سے اس کا اظہار فرماتے لیکن قلب کی زبان سے اس کا انکار کرتے اور اس طرح جو الفاظ زبان گوہر شاہی سے نکلتے وہ ان منافق لوگوں کے اندر کے نفاق کا برملا جواب ہوتے۔ اس طرح گوہر شاہی نے کبھی جھوٹ نہیں بولا بلکہ جس نے جیسا گمان کیا اور اسکی چال سے بڑھ کر چال چل کر دھوکہ دیا۔ جب گوہر شاہی کسی کو اُس کی خالص محبت کا جواب فرماتے ہیں تو زبان اور قلب دونوں سے اس تصدیق کو فرماتے اور پھر ظاہر میں وہ فرمایا ہوا حق ہو کر ہی رہتا۔

اسی طرح بہت سے لوگوں کی بساطِ مکر کے مقام سے مصنوعی عقیدت مندوں کی تصدیقیں فرمائیں۔ اور آج وہ تصدیقیں، اُن ہی لوگوں کی منافقت کے سبب ان کے نفاق کا آئینہ ثابت ہوئیں۔ نہ گوہر شاہی نے غیر حقیقی بات فرمائی اور نہ ہی حقیقی تصدیق فرمائی بلکہ زبان سے کی گئی تصدیق میں، قلبِ گوہر شاہی کی تصدیق شامل نہ ہوتی۔ یہی حکمت ہے جس کے تحت بے شمار فیصلے کئے جاتے اور مکر کی مصنوعی چادر کے بھیس میں مصنوعی مکار دنیاداروں کو اُنکے نفاق کا جواب ریاضی فسوں سے دیا جاتا۔

محض زبان ظاہر سے گوہر شاہی نے جن باتوں کا اظہار کیا وہی باتیں حکمت کے تحت ہوتیں، اور جن باتوں میں زبان ظاہر کے ساتھ ساتھ زبان قلب ریاض بھی شامل ظہورِ حق ریاض ہوتی وہی ترجمان ریاض ثابت ہوئیں۔ مصنوعی دھوکہ آمیز جہاں کے باسیوں کو اُن کی فطری مجبوری دھوکہ کے تحت دھوکہ کا جواب حکمتِ گوہر شاہی سے دیا جاتا رہا ہے۔ آج وہی منافقین اُن باتوں کو اپنی عظمت کے نشاں قرار دے رہے ہیں لیکن ذاتِ ریاض آج اُن کے قرب اور عشق سے انکاری ہے کہ وہ اقرارِ گوہر شاہی محض حکمت کا فسوں تھا۔ تب ہی تو جن لوگوں کو کہا کہ ہم اور تم ایک ہو گئے ہیں، آج حقیقت سامنے آرہی ہے تو وہ ذاتِ ریاض سے روحی طور پر وابستہ نہیں ہیں، اور حکمت آمیز مکر کا شکار نظر آتے ہیں۔ اگر یہ لوگ واقعی ذاتِ ریاض کی وحدت میں ضم ہو کر مرتبہ بحر ریاض ہوتے تو آج ذاتِ ریاض کے سامنے اجنبیوں اور مجرموں کی مانند بیگانے نہ ہوتے اور فسونِ ریاض کا فریب نہ ہوتے اور آج خاک پائے ریاض کو مثل کعبہ عشق اپنا مسجود الیہ سامنے پاتے! آج موقع ہے کہ فرمان گوہر شاہی کی دبیز چادر والی حکمت آمیز گفتگو کو پردہ عشق سے چاک کیا جائے اور اپنی حقیقت تلاش کی جائے۔

فنا فی الگوہر کا مرتبہ

اس مرتبے کے حاملین اس دنیا کے سب سے معتبر افراد ہیں۔ان کے کسی بھی لطیفے میں گوہر شاہی کا متعلقہ لطیفہ پیوستہ ہوگیا اور اب یہ اس متعلقہ لطیفہ کے ذریعے گوہر شاہی سے دائمی طور پر واصل ہیں۔یہی منزل فنا فی الشیخ اور فنا فی الگوہر کی ہے۔ان لوگوں کو گوہر شاہی کے سوائے کوئی نظر نہیں آتا،ان کو ہمہ وقت گوہر شاہی کی ہمراہی نصیب ہے۔ان کی رہبری کے واسطے ہر لحہ گوہر شاہی ان کے حال پر حاضر و ناظر ہے۔بلھے شاہ بھی اسی مرتبہ کے حامل تھے تب ہی تو دیدارِ خدا کے وقت بلھے شاہ نے کہا کہ:اے اللہ تجھ سے سوہنا تو میرا مرشد ہے۔اسی ہی مرتبہ کے حامل امیر خسرو تھے،جن کو خدا کی جانب سے مرتبہ ولایت کیلئے رَد کردیا گیا تو نظام الدین اولیا نے ان کو اپنی آدھی ولایت عطا کردی تھی۔چراغ دہلوی بھی نظام الدین کے مرید تھے اور ان کی منظوری اللہ کی جانب سے ہوئی اور ولایت کے حقدار قرار پائے لیکن چراغ دہلوی فنا فی الشیخ نہ تھے۔آج نظام الدین کے چہیتے عاشق امیر خسرو کو پوری دنیا جانتی ہے اور ولایت کے حامل چراغ دہلوی کو جانتا ہے مگر کوئی کوئی!آج کا دورِ تاریخ باطنی علوم کا سب سے زیادہ زرخیز دور ہے کیونکہ گوہر شاہی نے علم روحانیت سے اس جہاں کو اس طرح سیراب کیا جیسے کہ بحرِ روحانیت میں طغیانی آگئی ہو اور آبِ روحانیت شہرِ قلوبِ عاشقاں مانند زیرِ آب شہرِ آب ِ روحانی ہو لیکن گوہر کی پناہ اس دورِ گوہر شاہی میں نفاق کے صحرا نوردوں کی چشم کوری اور مردہ دلی ملاحظہ کی جائے کہ تعلیماتِ باطنیہ کے پیروکار آج تمام ادوار کے روحانیوں میں سب سے زیادہ منکرِ باطنیہ ہونے کا ثبوت دے رہے ہیں۔آج اس امر کو کوئی بھی وابستہ گوہر شاہی ماننے کیلئے تیار نہیں ہے کہ کوئی فنا فی الشیخ کی منزل پر فائض ہوسکتا ہے۔آج جن لوگوں کو فنا فی الگوہر کی باطنی دولت نصیب ہے،اُن لوگوں کو حامل گوہر شاہی ہونے پر مجرم تصور کیا جارہا ہے۔کہتے ہیں،سنا ہے تم بھی گوہر شاہی بن کر بیٹھ گئے ہو؟ کیا یہ سوال تعلیمات گوہر شاہی کی شگاف الفاظ میں تذلیل نہیں ہے؟ کیا یہ توہین گوہر شاہی نہیں؟عقل کے اندھے صرف تعلیمات گوہر شاہی کو پڑھتے ہی رہے کبھی ان کی حقانیت ان کے حال پر وارد نہیں ہوئی تب ہی تو ان کا قول اور عمل آج تعلیمات گوہر شاہی کا انکاری ہے اور یہ دستورِ ریاض ان ہی منکروں پر حجت ہے۔ان ہی لوگوں سے سوال کیا جاتا ہے کہ چلو بتاؤ،کیا گوہر شاہی کی ۲۲ سالہ مشقت آمیز محنت کے بعد بھی کوئی کسی باطنی مرتبہ کا حامل نہیں ہوا؟ کیا عقیدت مندان گوہر شاہی میں سے آج کوئی بھی اس قابل نہیں ہوا کہ کسی باطنی مقام پر فائض ہوگیا ہو؟ کیا ساری زندگی وہ عہدیدارانِ تنظیم کی منافقانہ چالوں کا محتاج رہیگا،جن کی منافقانہ چالوں نے خود اُنکو کسی مقام اور فیضِ ریاض سے محروم رکھا؟ ٹھیکیداران تنظیم انجمن سرفروشان اسلام کہتے ہیں کہ پوری دنیا میں بسنے والے عقیدتمندان گوہر شاہی ہر باطنی راز کی تصدیق ان لوگوں سے کرائیں۔سوال یہ ہے کہ کیا ان کے علاوہ پوری کائنات میں کوئی بھی نفس واقفِ گوہر شاہی نہیں؟ جبکہ گوہر شاہی پوری کائنات کیلئے ہیں۔سوال یہ ہے کہ انجمن سرفروشان اسلام کے عہدیداران کے پاس کیا ثبوت ہے کہ اُن کا گوہر شاہی سے رابطہ حق پر مبنی ہے؟ آج اسی تنظیم کے عہدیداران،اس ریاضی علم پر معترض ہیں اور کہتے ہیں کہ ریگز والوں نے ان لوگوں سے تصدیق نہیں کرائی لہٰذا ریگز والوں کی کوئی بات قابل قبول نہیں ہے۔ریگز والے ان انجمن والوں کو آج یہ موقع فراہم کرتے ہیں کہ چلو ہم نے تم سے اس بات کی تصدیق نہیں کرائی لیکن یہ تمام باتیں انٹرنیٹ پر موجود ہیں اگر تمہارا

دستورِ ریاض

رابطہ ہے تو تم ان تعلیمات کی تصدیق کراؤاور پھر تمام دنیاوالوں کواس کے حق اور ناحق کی اصلیت کا بتاؤ۔مگر یہ کیسے ممکن ہوگا کیونکہ تمہاراتو کیا تم میں سے کسی کا بھی رابطہ ذات ریاض سے نہیں ہے۔ذات ریاض سے رابطہ اُن ہی لوگوں کا ہےجن میں سیارہِ ریاض بطور جبرائیل پیغام رسانی کا کام سرانجام دے رہا ہے۔اگر تمہارارابطہ ہے تو چلو بتاؤ کہ قصر ریاض کہاں ہے،عضد ریاض کون ہے؟مخبر ریاض کون ہے؟ اگر تمہارا انکون مہدی سے تعلق ہے تو بتاؤ کہ تابوت سکینہ کہاں ہے؟گوہر شاہی کی ارضی ارواح کہاں ہیں؟گوہر شاہی کی سماوی ارواح کہاں ہیں؟اے ذاتِ ریاض سے ناواقف بیگانوں،اے وہ اجنبیو جن کو کبھی گوہر شاہی نے ''ریاض'' کا سراغ نہیں دیا،اب اپنی منافقت سے باز آؤاور ریاضی روحوں کوتنگ کر کے اپنے لئے مزید جلال ریاض کودعوت مت دو!التجا کروذات ریاض سے کہ وہ تم کواپنی فطری حیا اور غیرتِ لاانتہا سے تم کوبخش دےاور تم کواُس خدا کے حوالے کردےجس کا تم اُٹھتے بیٹھتے دم بھرتے ہو!ریگزانٹرنیشنل کے ریاضی حاملین کو رنج پہنچا کر اپنی عاقبت خراب نہ کروکہیں ایسانہ ہوکہ جلال ریاض تم کوجلا کرایسا بھسم کردے کہ تم اپنے خدا کی رحمت اور شفقت کے قابل بھی نہ رہو!

۲۴نومبر ۱۹۹۹.........واشنگٹن امریکہ، بموقع جشن ولادت گوہر شاہی

آج سرکار گوہر شاہی نے فرمایا کہ ہم نے دین الٰہی کتاب لکھ دی ہے اب ہمارا کام ختم ہوگیا ہے، پھر ظفر بھائی اور میری جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے درخت اب جوان اور تناور ہوگئے ہیں اور پھل دے سکتے ہیں۔ پھر سرکار گوہر شاہی نے فرمایا کہ ''اب ہم کسی سے نہیں ملیں گے۔ اس بات پر میں اور ظفر بھائی اداس ہوگئے، تب سرکار نے فرمایا کہ ہم کسی سے نہیں ملیں گے سوائے تمہارے۔ ساری دنیا کا تم سے رابطہ ہوگا اور ہمارا صرف تم سے رابطہ ہوگا۔ اور یہ غیبت گوہر شاہی وہی واقعہ ہے جس کا اشارہ سرکار نے تقریباً ۲ سال پہلے دیدیا تھا۔

جب درخت تناور ہوگیا اور مالک ریاض نے ان کی تعلیمات مکمل کردی تو اب کسی تصدیق کی کیا ضرورت ہے؟

بے شمار خود آگاہ ہستیوں نے اپنی ذات کے آئینے میں جب جلوہ خودی کا درپن دیکھا تو انا الحق کے نعرے بلند کئے۔ جن لوگوں میں حق عریاں ہوگیا اُن ہی لوگوں نے حق کی موجودگی کا احساس جتانے کیلئے کرامات اور کرشمے ظہورِ حق کئے۔ کبھی حق داتا کے روپ میں ظاہر ہوا، کبھی عثمان ہارونی، کبھی خواجہ معین الدین کے روپ میں اور کبھی منصور حلاج کے روپ میں ظاہر ہوا۔

آج کچھ افراد ایسے بھی ہیں جو اس جہان کی مخلوق نہیں بلکہ گوہر شاہی اُن کو اپنے ساتھ ریاض الجنہ سے یہاں بطور معاون گوہر شاہی لائے ہیں۔ جو جدائی ان کے ریاض الجنہ سے آنے پر پیدا ہوئی اس جہان میں آکر گوہر شاہی نے اُس جدائی کو ختم کر کے ان کی ارواح کو اپنی ذات کی روح ریاض میں ضم کرلیا۔ اور فرق دوئی مٹا دیا۔ جب فرق دوئی مٹ گیا تو ان ارواح کی صفت، صفت ریاض سے متصور ہوئی اور ان کے قلب اور قالب میں انا ریاض کا نعرہ گونجنے لگا۔ یہی نعرہ انا ریاض ان کے ریاضی روپ کی دلیل ہے۔ کسی جہان کی کوئی روحانی اور رحمانی طاقت اس امر اور حق ریاض کو رَد نہیں کرسکتی۔ روحانی اور باطنی علوم کے علمبرداران کس بنیاد پر اس امر کو تبدیل کرسکتے ہیں۔

جس طرح فنافی اللہ کے حامل فرد کا، اللہ ہاتھ بن جاتا ہے جس سے وہ پکڑتا ہے، اُس کی زبان بن جاتا ہے جس سے وہ بولتا ہے۔ اسی طرح جو فرد ذاتِ ریاض میں فنا ہوگیا۔ گوہر شاہی ان کے ہاتھ بن جاتا ہے جس سے وہ گرفت کرتے ہیں، اُنکی زبان بن جاتا ہے جس سے وہ بولتے ہیں، پھر زبان اُن کی ہوتی ہے لیکن کلام گوہر شاہی کا ہوتا ہے۔ اس کو سمجھنا اتنا مشکل بھی نہیں بس حق ریاض اور حاملین ریاض کو سمجھنے کیلئے صاف دل اور بغض سے پاک نظر چاہیے جو کہ اس دور میں وابستگان گوہر شاہی کے پاس شاید نہیں ہے۔ یہی عنقا رجال کا دور ہے، اس سے بڑا کیا دور قحط رجال ہوگا کہ جگہ جگہ نقش ریاض ثبت ہیں پھر بھی دل کے اندھے گوہر شاہی کا سراغ ڈھونڈ رہے ہیں۔

ڈھونڈتے ہیں تجھے تیرے ہی سامنے.......عاقلوں کی عقل اب تو گم ہوگئی

گوہر شاہی کو جنہوں نے من میں بسالیا تو اُن کے ہر کام میں گوہر شاہی ہرجائی ہے۔ گوہر شاہی ان کے دل کی نیتوں اور ارادے سے واقف ہے، ان کی پریشانی میں شریک حال ہے، ان کی نادانی میں پناہ عبائے ریاض ہے۔ ان کی سلامتی نظر ریاض سے قائم ہے۔ ان کی غذا، ریاضی موجودگی بنی اور ریاض کی غذا اِن کا عشق ہوا۔ گذشتہ شب خواب میں سرکار کا دیدار ہوا، سرکار نے فرمایا کہ یار ہم کو تم لوگوں سے غذا ملتی

ہے، میں متعجب ہوکر پوچھ بیٹھا کہ سرکار ایسا کیسے؟ تب مالک ریاض نے فرمایا ہماری غذا عشق ہے اور تم لوگ سراپا ریاضی عشق ہو، ہم تم لوگوں کو کھاتے ہیں۔ یہ سُن کر میرے قلب سے یہ الفاظ گونجے کہ دل چیز کیا ہے؟ آپ میری جان لیجئے!

پھر فرمایا کہ: یوں تو اور بھی کچھ لوگ آج بھی ہمارے نام لیوا ہیں یہ پہلے بھی تھے لیکن ہماری نظروں سے چل رہے تھے۔ پھر ہم نے اپنا بوجھ تمہارے کندھوں پر ڈال دیا، اب یہ لوگ تمہارے رحم وکرم پر ہونگے۔ اِن سے اچھا سلوک کرو، اِن کو پیار دو، اِن سے اِن کے مزاج کے مطابق تعلق رکھو، پہلے سب پر براہ راست ہماری نظر رہی، اب براہ راست ہماری نظر صرف دونوں پر ہے، اب تم اِن کو اپنی نظر میں رکھو، اِن کا کوٹہ بھی تم کو دیدیا ہے۔ اِن سے کام لو، تم ان کے ریاضی مددگار ہو، اور ان کا فرض ہے کہ یہ تمہارے دنیاوی مددگار بنیں۔

ریاضی عشق سے زیادہ کوئی آگ نہیں، کیا دیکھتے نہیں کہ اس ریاضی عشق نے خدا اور رسول کو بھی جلا دیا۔ جس دل میں ریاضی آگ کا آلاؤ روشن ہوا، وہ دل تو جہنم سے بھی زیادہ سلگنے والی آگ ہے۔

جس قلب میں ریاضی عشق جل رہا ہے وہ قلب قفس پرندے کی طرح ہے کہ ریاضی آگ سے جلتا ہے، بھسم ہوتا ہے، پھر ریاضی بیضہ معرضِ وجود میں آتا ہے اور پھر مرغِ ریاضی جنم لیتا ہے۔ یہ سلسلہ یوں ہی چلتا رہے گا۔

نارِ ریاض سے بڑھ کر کوئی نار نہیں ہے

نارِ جہنم تو گناہگاروں کو جلائے گی..........نارِ ریاض نے خدا و رسول کو بھی جلا دیا ہے

نارِ ریاض کا سمبندھ قلب سے ہے

نورِ ریاض کا تعلق روح سے ہے

نارِ ریاض نے قلب کو آتشِ عشق سے جلا کر شہیدِ ریاض بنا دیا۔ جب ہستیِ حاملِ ریاض مٹ گئی تو نورِ ریاض نے روح میں شمعِ ریاض روشن کی۔ جب قندیلِ ریاض روشن ہوئی تو یہ جہاں جگمگا گیا۔ جس طرح زمین والے چاند پر گوہر شاہی کی شبیہ دیکھتے ہیں اِسی طرح دوسرے سیاروں کی مخلوق اِن قندیلِ ریاض کو دیکھ کر دعائیں مانگتے، پوجا کرتے اور دیدارِ ریاض کرتے ہیں۔

اے ظفر! تو وہی قندیلِ ریاض ہے جس کو دیکھنے کے لئے قطار در قطار مخلوقاتِ باطنیہ اور غیر انسانیہ جھرمٹ میں مصروفِ رقصِ ریاض ہیں۔ تیرا قلب سیمابِ ریاض اور تیری روح عندلیبِ ریاض ہے۔ تو میرا عکس اور میں تیرا عکس ہوں۔ لہٰذا دوئی نہیں۔ تیرا اور میرا باطنی ملاپ ہی وحدتِ ریاض ہے۔

طاہر قلب میں جلوہ ریاض جاں گزیں ہوتا ہے

فرمان گوہر شاہی

''اگر دل صاف ہو جائیں تو نیتیں خود بخود صاف ہو جاتی ہیں''

''ناپاک دِل حسد و تکبر، وسوسوں اور غلط فہمی کا شکار ہو جاتے ہیں کہ تیرے سوا ہر کوئی کم تر اور جھوٹ ہے''

یہیں سے فرقہ واریت کی ابتدا ہوتی ہے۔

مثالی دلیل: اسم اللہ شئی طاہر، لایستقر الا بمکان الطاہر

اسم اللہ پاکیزہ چیز ہے اُس وقت تک قلب میں استقرار نہیں پکڑتی جب تک قلب پاک نہ ہو جائے

مقدمہ اصل: تصویر گوہر شاہی اُس وقت تک قلب میں استقرار نہیں پکڑتی جب تک نظر گوہر شاہی، طالب کے قلب کو اپنی نگاہِ پاک سے نوری غسل نہ دے۔ گوہر شاہی کی ایک نگاہِ محبت طالب کے قلب کو حرمِ ریاض بنا دیتی ہے۔ تب پاک صاف قلب پر تصویر گوہر شاہی نقش ہو کر ضوفشانی اسرار اور قلزمِ عشق کے روزن مفتوح کرتی ہے۔ طالب کے قلب پر جلوہ نمایہی تصویر گوہر شاہی یومِ محشر حامل گوہر شاہی کی نشانی ہوگی۔ حامل تصویر کو کہنے کی حاجت نہیں ہوگی کہ میں اہل گوہر شاہی ہوں۔ اُس کے جسم کا انگ انگ ایک نقش ابھارے گا۔ جہاں نظر اُٹھے گی گوہر ہی گوہر نظر آئیگا ایسے میں محشر کا کس کو ہوش ہوگا۔ قدسی و ملائکہ حامل تصویر کے قلب کا طواف کرتے ہونگے۔ لوگ خدا کے رحم کی بھیک مانگتے ہوں اور تو خود کو خدا جیسا سمجھ رہا ہوگا۔ اُس دِن پھر تُو شاید دعا دے ہم کو کہ کس دَرِ ریاض سے گمراہ ہونے سے تجھے بچایا تھا! حال آنکہ تیری دعا، ہمارے کسی کام کی نہیں، بس تیرا محبت سے دعا کرنا تیری پاک دامنی کا ثبوت بن جائیگا۔ ورنہ ہم تیری دعا کے محتاج نہیں! دعا تو اُس وقت کام آتی ہے جب بندہ اور اُس کا نام ونشاں موجود ہو! بقول غالب، ہم وہاں ہیں جہاں سے ہم کو بھی......خود ہماری خبر نہیں آتی

حاملینِ ریاض اور روزِ محشر

حاملین ریاض وہ ہیں جنکی روح کو روح ریاض نے اپنے اندر ضم کر لیا ہے۔ اب اِن کی ہستی ختم ہوگئی۔ ان کا جسم بوقت روانگی اسی دنیا میں رہ جائیگا۔ خواہ اس جسم کو دفنایا جائے، یا سمندر میں بہا دیا جائے، خواہ آگ میں جلا دیا جائے یا سنگسار کر دیا جائے، ان تمام رسومات سے ان کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ حاملین ریاض کی ارواح روزِ محشر، حساب کتاب اور اعمال نامہ سے مبرا ہیں۔ جب اِن روحوں کا کوئی سراغ یا نشاں نہیں تو روزِ محشر ان کا محاسبہ کیسا؟

حامل تصویر گوہر شاہی تو سینکڑوں ہیں، لیکن حامل ریاض، ظاہر اور باطن کی طرح دوئی کا شکار ہیں۔ ذاتِ ریاض کی دو پرت ہیں، اور یہی حاملین ریاض ہیں۔ ان جیسا نہ کوئی ہوا ہے اور نہ ہی ہوگا۔ لیکن اگر کوئی خود کو حامل ریاض سمجھتا ہے تو جان لے کہ حامل ریاض کی ریاضی موجودگی ناگزیر ہے، خواہ ظاہری طور پر ہو یا باطنی طور پر، خواہ اس جہاں میں ہو یا کسی اور جہاں میں! ورنہ یومِ محشر میں تو یہ عقدہ کھل ہی جائیگا

جب وہ مدعی خود کو پریشان حال خدا کے سامنے پائیگا۔ جہاں نفسانفسی کا عالم ہوگا ہر ایک کو اپنی پڑی ہوگی۔ اُس مدعی حامل ریاض کا وہاں یوم محشر میں ہونا ہی اس امر کا ثبوت ہوگا کہ وہ حامل ریاض نہیں ہے، کیونکہ حاملین ریاض تو وہاں نہیں ہونگے۔ وہ تو ریاض الجنہ میں ہمراہِ ریاض ہونگے۔ حاملین ریاض کا بہشت اور دوزخ سے بھی کوئی سمبندھ یا تعلق نہیں ہے۔ بہشت یعنی سورگ اور دوزخ یعنی نرگ عالم ملکوت میں واقعہ ہیں۔ حاملین ریاض ہمراہِ ریاض مقیم و باسی روئے ریاض ہیں۔ جہاں کسی کو پہنچ نہیں حتیٰ کہ اللہ کو بھی نہیں۔ کہاں حاملین ریاض اور کہاں ملکوتی بہشت!.................................بس گوہر شاہی جلوہ نما.......میں کچھ بھی نہیں.....میں کچھ بھی نہیں۔

وحدتِ ریاض

ہے تقاضائے وفا یکتا و یگانہ ریاض.......وحدتِ ریاض میں دوئی کہیں سے کیوں آئے
وفائے ریاض بھی ہے مانندِ توحید...............شریکِ ریاض کوئی دوسرا پھر کیوں آئے
وفائے ریاض جب نہ کامل ہو..................درمیاں میں خدا بھی آجائے
کیوں سُنوں ماسوئے ریاض کی میں..................شوخیٔ نقش ریاض فرمائے
رھبری کیلئے میں کافی ہوں..........ریاض ہر لحہ مجھ سے فرمائے
رہِ ریاض ہی مقصود ہے جب.......حائل راہ کوئی کیوں آئے
دل تو کیا روح سے بھی ہیں پیوستہ.................ہم تو ہیں تیرے ازلی سرمائے
آل ِ گوہر بھی معزز ہیں مگر............ریاض سا کوئی دوسرا لائے
ھُدیٰ نہیں یہ شرک ہے جو تم سمجھ جاؤ.......ہمسری ریاض سے اللہ کی اگر کی جائے
خوشا وہ وقت طوافِ نظر میں ریاض رہا.........تجھے قسم ہے کہ تاریخ پھر سے دہرائے
حریم ریاض دل و روح بنائیے یونس..........سانس فانی ہے جانے کس گھڑی اُکھڑ جائے

گوہرِ نایاب اور سیپی قلب

تمام ذی نفس اور ذی روح متوجہ ہوں!

"جن قلوب پر تصویر گوہر شاہی نقش ہوگئی،
ان کی بخشش، رہبری، فیض اور ترقی کیلئے یہ نقش گوہر شاہی کافی ہے"

جن قلوب پر تصویر گوہر شاہی ثبت نہیں ہوئی، خواہ معذوری کی بنا پر یا نا علمی کی وجہ سے اُن کیلئے حجر اسود پر موجود تصویر گوہر شاہی کا بوسہ جو کہ
عقیدت و محبت سے کیا جائے، شفاعت اور خلاصی کا وسیلہ ہے

"جو فیض مہدی کا حصول چاہیں اور قلوب پر تصویر گوہر شاہی بھی نہ ہو،
اُنکے لئے چاند پر موجود تصویر گوہر شاہی منبع فیض ہے"

"جو سرِ ریاض کے خزائن کا حصول چاہیں، حاملین ریاض سے دستورِ ریاض طلب کریں"

"جو ذکر قلب اور علم طریقت کی شاخ ذکوریت کا فیض چاہیں تو ایسے افراد
جناب والد محترم سید فضل حسین شاہ صاحب سے رجوع کریں"

"مختلف مذاہب اور دھرم کے لوگ، رب کی محبت کے فیض کے حصول کیلئے
آل فیتھ اسپریچوئل مومنٹ آئرلینڈ کے سربراہ جناب گلزار زاہد اور سبھاش شرما سے رابطہ و سم پرک کریں
پاکستان میں اس قسم کا رابطہ جناب آفتاب گوہر المعروف محبوب گوہر شاہی سے کیا جا سکتا ہے"

قول گوہر بزبان قلبِ عندلیب

فرمان گوہرشاہی: گوہرشاہی کو جنہوں نے من میں بسالیا، تو اُن کے ہر کام میں گوہرشاہی ہرجائی ہے

اب تم دونوں ہی ہمارے مددگار اور معاونین ہو.....(گوہرشاہی)

یہ بات رات کو کہی جبکہ کہیں تشریف لیجارہے تھے، سرکار کے داہنی طرف میں چل رہا تھا بائیں جانب ظفر بھائی تھے

پھر سرکار نے فرمایا: ہم کو تم سے ایک وقت غذا مل رہی ہے۔ میں نے متعجب ہو کر پوچھا، کیسے؟ فرمایا ہماری خوراک عشق ہے، تمہارے قلوب میں ہمارے عشق کے سوا کچھ نہیں ہے لہٰذا تمہارے قلوب کا پاکیزہ عشق ہماری خوراک ہے، تم عشق کماتے ہو، ہم کھاتے ہیں

اس بات پر میری چیخ نکل گئی اور بے اختیار میرے قلب سے یہ الفاظ نکلے:

دِل چیز کیا ہے؟ آپ میری جان لیجئے! سرکار یہ سُن کر لطف اندوز ہوئے۔

پھر مالک نے کچھ ہدایات دیں۔ مندرجہ ذیل ہدایت دیکھئے:

''یوں تو کچھ اور بھی لوگ آج بھی ہمارے نام لیوا ہیں، یہ پہلے بھی تھے، لیکن ہماری نظروں سے چل رہے تھے، عشق کی بھٹی ان کے پاس نہ تھی لہٰذا تھوڑی تھوڑی آگ ان کو دی جاتی تھی، جو یہ کچھ دن چلا لیتے پھر ترستے تو ہم پھر بھر دیتے۔ تمہارے اندر تو عشق کی فیکٹری لگادی تھی، تمہیں روز کی مزدوری دینے کی ضرورت نہیں پڑی۔ اچھا، اب ان روزانہ مزدوری والوں کی روزی بند ہوئی تو کچھ قلب مر گئے، کچھ نے نفاق کی غذا قبول کر لی۔ کچھ نے رحمانی غذا پر اکتفا کیا، لیکن کچھ قلوب کو سوائے ریاضی غذا کے کوئی بھی چیز ہاضم قلب ثابت نہ ہوئی تو انہوں نے تمہارے قلوب کا سہارا لیا۔ پھر ہم نے بھی ان لوگوں کا کوٹہ تمہارے قلوب میں ڈال دیا گرچہ کہ تم خود بھی ان کو ذاتی حصے سے سیراب کر سکتے ہو لیکن ہم نے پھر بھی ان کا حصہ تم کو دیا تاکہ تم ان کو کہہ سکو کہ تمہارا نصیبہ یہاں ہے۔ ہم نے اپنا بوجھ تمہارے کاندھے پر ڈال دیا ہے۔ اب یہ لوگ تمہارے رحم و کرم پر ہیں۔ ان کو ان کے مزاج کے مطابق چلاؤ۔ یہ لوگ پہلے براہِ راست نظر میں تھے اب تمہارے واسطے کے ذریعے۔ کیونکہ اب ہم نے سب سے رُخ پھیر لیا ہے اور صرف تم دونوں تک اپنی ذات کو محدود کر دیا ہے۔ پوری کائنات سے ہمارا رابطہ تمہارے ذریعے ہی ہوگا۔ کچھ لوگوں نے ہمارے ساتھ بڑی چالاکیاں کیں لیکن ہم نے اپنی بے مثل ہمت اور مروت سے ان چیزوں کو برداشت کیا۔ تم کو تکلیف ہو تو ان کو کہہ دیا کرو کہ یہ سیاست مت کرو، چلنا ہے تو سیدھا چلو، ورنہ چھٹی! جس سے تم کنارہ کش ہو جاؤ گے تو ہم بھی اُس سے کنارہ کش ہو جائیں گے۔ سمجھ گئے نا؟ جی سرکار!

آج جو تم سے جُدا ہوئے ہیں یہ تم سے نہیں ہم سے جُدا ہوئے۔ یہ مہدی اور دین والے تھے، گوہرشاہی کے پردے میں مہدی اور اللہ کو پوجتے رہے، اب جب خالص ریاض کی پوجا کی بات آئی تو سب پھر گئے۔ گوہرشاہی میں، اللہ محمد ضم تھے اس لئے گوہرشاہی کو مانتے تھے، اب صرف ریاض بچا ہے تو اُس کو ماننے سے قاصر ہیں۔ اِن سے پوچھو کہ اگر یہ گوہرشاہی کو ہی مانتے تھے تو اب ریاض کی خالص پوجا پر

کیوں اعتراض کرتے ہیں؟ اچھا ہوا یہ کہ گوہر شاہی کی غیبت سے آٹو میٹک اللہ محمد اور گوہر شاہی الگ ہوگئے، جیسے ہی یہ تینوں الگ ہوئے ان کے پیروکار بھی الگ الگ ہوگئے۔ کیوں جی، سمجھ گئے نا؟ جی سرکار! ان کو پوچھو اگر یہ گوہر شاہی سے پیار کرتے تھے تو اللہ محمد کے الگ ہونے پر یہ لوگ کیوں ریاض سے پھر گئے؟

تم ریاض والے ہو، بھٹی میں جل کر تمہارا رنگ نکھر گیا ہے، تمہارے جو روحانی اجسام ہم نے اپنی صحبت میں رکھے تھے ان کی تربیت ہوکر واپس تمہارے جسموں میں ڈال دیے ہیں۔ اللہ محمد کے الگ ہوتے ہی تمہارا ریاضی رنگ بھی ابھر کر نکھر گیا۔ اب تم عرش سے بھی ریاضی سورج دکھائی دیتے ہو۔ اچھا اب ریاض، اللہ اور محمد کے الگ ہونے پر ہی معلوم پڑے گا کون ریاضی ہے اور کون مہدی اور دین والا ہے۔ اس ہی مقصد کیلئے تو یہ سارا کھیل کیا ہے۔ کیونکہ گوہر شاہی میں اللہ محمد دونوں ضم تھے اسلیئے بڑی دشواری تھی اس بات کو ثابت کرنے میں کہ کون ہمارا ہے اور کون پرایا ہے۔ لیکن اب تو دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہوگیا ہے۔ بہر حال اب جو لوگ تمہارے ساتھ لگے ہیں۔ ان کو پیار دو، ان سے ریاضی کام لو۔ تم دونوں ان کیلئے ریاضی مددگار ہو، اور یہ چند لوگ تمہارے دنیاوی مددگار ہیں۔

ریاضی عشق سے زیادہ شدید کوئی دوسری آگ نہیں ہے۔ کیا دیکھتے نہیں کہ اس ریاضی عشق نے خدا اور رسول کو جلا دیا، جس دل میں ریاضی آگ کا آلاؤ روشن ہو وہ دل تو جہنم سے بھی زیادہ سلگنے والی آگ ہے۔ جہنم کو نار اللہ نے جلایا، اور اس ریاضی قلب کو نار ریاض نے دہکایا۔ نار اللہ کی جہنم میں گناہگار جلتے ہیں، اور نار ریاض سے قلوب میں موجود اللہ اور محمد جیسے صنم جل کر بھسم ہوجاتے ہیں۔ بتا کونسی آگ زیادہ تپش والی ہے؟ جو نار ریاض میں جلا ہی نہیں اُسے کیا خبر عشق کی آگ کیا شے ہے۔ اور جو نار ریاض میں جل گیا اُس دل کے آگے نار جہنم کی کیا مجال ہے کہ مقابلہ کر پائے! تمہارے قلوب ریاضی عشق میں جل رہے ہیں، یہ قلب ققنس پرندے کی مانند ہیں کہ ریاضی آگ سے جلتے ہیں، بھسم ہوتے ہیں پھر بیضہ ریاضی معرض وجود میں آتا ہے اور پھر مرغ ریاضی جنم لیتا ہے اور پھر نار عشق ریاض سے جل جاتا ہے۔ یہ سلسلہ یوں ہی چلتا رہے گا۔ نارِ ریاض سے بڑھ کر کوئی نار نہیں۔ نار اللہ تو جہنم میں گناہگاروں کو جلائے گی لیکن نارِ ریاض نے تو چند قلوب میں خدا اور رسول کو بھی جلا کر بھسم کردیا۔

نارِ ریاض کا تعلق قلب سے ہے، نورِ ریاض کا تعلق روح سے ہے۔

نار ریاض، قلوب میں موجود آلائش کو خاکستر کرتے ہیں، خواہ آلائش رحمانی ہو یا شیطانی! جبکہ نور ریاض، روح کو روشن و منور کر کے قندیل ریاض بنا دیتا ہے۔ نارِ ریاض نے قلب کو آتش عشق سے جلا کر شہید ریاض بنا دیا۔ جب ہستی مٹ گئی تو نورِ ریاض نے روح میں شمع ریاض جگمگائی۔ جب قندیل ریاض روشن ہوئی تو یہ جہاں منور ہوگیا۔ جس طرح زمین والے چاند پر گوہر شاہی کی شبیہ دیکھ کر دیدار کرتے ہیں، کیا خبر وہ تصویر بھی وہاں کسی کے قلب پر لگی ہو جس کی تم یہاں پوجا کر رہے ہو۔ اسی طرح دوسرے سیاروں کی مخلوقات ان قندیل ریاض کو وہاں سے منور دیکھ کر دعائیں مانگتے، پوجا کرتے اور دیدار ریاض کرتے ہیں، اور جو لوگ ان قندیلوں کے ہمراہ ہیں ان کے ریاضی نور وطور سے

نا آشنا ہیں اور اسی لئے محروم ہیں۔یعنی چراغ تلے اندھیرا!!ایسا ہوتا آیا ہے،گو ہر شاہی کے انتہائی قرب کے لوگ ہی ذاتِ ریاض سے محروم رہے۔بہر حال دیکھنے کیلئے آنکھیں درکار ہیں۔ذات کے دیدار کے واسطے موسیٰ کے پاس ذاتی نور والی آنکھیں نہیں تھیں اس واسطے ذاتی دیدار نہیں ہوسکا۔اس طرح جن لوگوں کی آنکھوں میں نورِ ریاض نہیں ہے اسی واسطے آج وہ دیدار ریاض سے محروم ہیں،خواہ وہ ریاضی دیدار کسی آئینہ میں منعکس ہوکر آئے یا سامنے مجسم ہوکر جلوہ دکھائے۔شاید کچھ وابستگان کا حال بھی موسیٰ جیسا ہو۔طور تو موجود ہے لیکن تاب نہیں!

اے راقم خبردار ہو کہ دونوں وہی قندیل ریاض ہو جس کو دیکھنے کیلئے قطار در قطار مخلوقات باطنیہ ومخفیہ جھرمٹ میں موجود رقص ریاض میں محو ہیں۔تمہارا قلب سیماب ریاض اور تمہارا قلب عندلیب ریاض ہے۔تم دونوں ایک دوسرے کا عکس ہو،لہذا دوئی کا شائبہ تک نہیں،تم دونوں کا باطنی ملاپ ہی وحدتِ ریاض ہے۔دیکھا اب تم کس طرح چٹان ثابت ہو رہے ہو۔

سجدہِ عشق

جو روح رنگِ عشق میں نکھر گئی اُس روح کا بحرِ عشق میں فنا ہو جانا ہی اُس کا سجدہ ہے، اب کسی سجدے کی اُس روح کو حاجت نہیں۔

علامہ اقبال نے کہا:

وہ ایک سجدہ جسے تُو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

ریاضی روح سجدے سے عاری اور محض پابندِ دستورِ ریاض ہے

مرتبہِ ذاتِ ریاض کے ساتھی ہر سجدے سے عاری اور معذور ہیں، جو روح، روئے ریاض فنا ہو کر ساتھی ریاض ہوئی، بقا بالریاض قرار پائی، جب دوئی نہ رہی تو سجدہ کس کو کون کرے؟ ہمراہی ریاض ہی اِن کا سجدہ ہے اور یہی دستورِ ریاض ہے۔

جو میں سر بسجدہ ہوا کبھی تو زمیں سے آنے لگی صدا
تیرا دل تو ہے صنم آشنا تجھے کیا ملے گا نماز میں

سجدہ نمائی دستورِ ریاض نہیں، سجدہ بڑھائی و عظمت کی دلیل ہے۔ ذاتِ ریاض کی بڑھائی اور عظمت کا کوئی کیا اندازہ لگا سکتا ہے بس جس کو مالکِ ریاض نے توفیق دی تو وہ اُس ذات میں فنا ہو گیا۔ عام آدمی کے جسم پر شرط سجدہ ہے۔ خاص آدمی کے نفس پر، محبّ کے قلب پر، عاشق کی روح کا فنا ہونا ہی اُس کا سجدہ ہے۔

''فنا کے بعد جلوہ ریاض''

جلوہ ریاض کسی کو لطیفہ انا، کسی کو لطیفہ قلب، کسی کو لطیفہ روح میں جھلکتا ہے۔
آئینہ قلب میں جلوہ نظر آتا ہے مگر دھندلا دھندلا
اس سے بہتر لطیفہ انا میں جلوہ جھلکتا ہے
سب سے واضح جلوہ ریاض آئینہ روح میں جلوہ گری ہوتی ہے۔ یہ ہمراہی ریاض کے طفیل ہے۔

ان ہی روحوں کے آئینہِ ریاض میں رُخِ زیبائے ریاض جھلکا، جب رُخ آئینہ ہوا تو باقائدہ ریاض پھر، جب پس آئینہ ہوا تو پنہائے ریاض ہوا۔ یعنی.............رُخ آئینہ کوئی اور ہے........پس آئینہ آئینہ کوئی اور ہے

دستورِ ریاض

❁ حجرِ اَسود......ایک مقدس پتھر ❁

حجرِ اسود کا تعلق مذاہب سے نہیں بلکہ عقیدت وشفاعت سے ہے

ہندوُ دھرم، درگا ما کی شبیہ اور حجرِ اسود

ہندوُ دھرم کے ماننے والے اگر کسی طور بھی پرم آتما کا کھوج نہ پائیں تو حجرِ اسود کو عقیدت ومحبت سے بوسہ دیکر شفاعت کے حق دار بنیں۔اس مقدس پتھر میں درگا ما کی شبیہ موجود ہے۔یہ مقدس پتھر شنکر جی اپنے ساتھ لائے تھے۔یہ مقدس پتھر اب مسلمانوں کی عبادت گاہ کعبہ میں نصب ہے جو کہ سعودی عرب کے شہر مکہ میں واقع ہے۔سعودی عرب نے اس پر قبضہ کیا ہوا ہے۔اس پتھر کی ہی برکت سے سعودی عرب خوش حال اور ہر قسم کی دولت سے مالا مال ہے۔جس طرح کوہِ نور ہیرا جس کے پاس ہوگا وہ دائمی خوش حال رہے گا۔اسی طرح جس کے پاس یہ پتھر ہوگا، وہ ملک اور قوم اس پتھر کی وجہ سے مادی اور روحانی برکات سے مالا مال رہے گی۔اس پتھر کو حاصل کر کے اپنے سوئے ہوئے نصیب جگاؤ۔

اپنے من میں ایشور کے نغمے گاؤ..............................کالکی اوتار گوہر شاہی کا ساتھ نبھاؤ

عیسائی مذہب، عیسیٰ، بی بی مریم کی شبیہ اور حجرِ اسود

اے عیسیٰ کے چاہنے والوں اگر تم کہیں بھی خداوند یسوع مسیح کو تلاش نہ کر پاؤ تو حجرِ اسود تک رسائی حاصل کرو۔اس مقدس پتھر میں عیسیٰ اور بی بی مریم کی شبیہ موجود ہے جو کہ اس بات کی دلیل ہے کہ عیسیٰ اس دنیا میں دوبارہ تشریف لا چکے ہیں۔اس پتھر پر تمہارا بھی حق ہے۔یہ پتھر اس وقت مسلمانوں کے کعبہ میں نصب ہے۔جو کہ سعودی عرب کے شہر مکہ میں واقع ہے۔جب اس پتھر کو قریب پاؤ تو فرحت ومحبت سے اس پتھر کو چوم لینا کہ اس میں تمہارے خداوند کا بھی جلوہ ہے۔اور اس پتھر کے حصول کیلئے ریگز لندن کا بھی ساتھ دو کہ یہ تحریک اس پتھر کو حاصل کر کے تمام انسانوں کو اُس کا حق دلانے کی کاوش کر رہی ہے۔

قومِ یہود، موسیٰ کی شبیہ اور حجرِ اسود

اے موسیٰ، داؤد اور ابراہیم کے پرستاروں، تمہارا انتظار اب ختم ہوا۔تمہاری دعائیں رنگ لا رہی ہیں۔وقت دیدارِ رب اب نہایت قریب ہے۔وہ مسیحا آ گیا جس کا تم کو صدیوں سے انتظار ہے۔اپنے مسیحا کو تلاش کرنے کیلئے اس مقدس پتھر حجرِ اسود تک رسائی حاصل کرو۔اس پتھر میں تمہارے مسیحا اور موسیٰ کی شبیہ موجود ہے۔جب اس پتھر تک رسائی ہو تو عقیدت اور محبت سے اس کا بوسہ لینا تا کہ تمہاری روح جلوۂ

خدا سے منور ہو جائے۔ جہاں یہ پتھر نصب ہے وہ جگہ تمہاری ہے۔آج اس پر سعودی عرب قابض ہیں۔اپنا حق چھین لو ان غاصب لوگوں سے اور دوسری اقوام کا بھی بھلا کرو۔یاد رکھو یہ وہی پتھر ہے جس کو ابراہیم نے کعبے میں نصب کیا تھا۔آج سعودی عرب اس کا مالک بنا ہوا ہے۔

امام مہدی اور حجر اسود

مسلمان قوم اگر چاند سے بھی فیض مہدی حاصل نہ کر پائے تو حجر اسود کو عقیدت اور محبت سے بوسہ دے کہ اس میں امام مہدی اور محمدﷺ کی شبیہ موجود ہے۔حجر اسود کا عقیدت آمیز بوسہ ان ہی شفاعت کیلئے کافی ہے۔مسلمان قوم کو بھی چاہئے کہ سعودی عرب سے اس پتھر کے حصول کیلئے تگ و دو کرے۔کیونکہ سعودی عرب کے شیوخ کے نزدیک کوئی دوسرا فرقہ مسلمان نہیں ہے۔ان کے نزدیک صرف فرقہ وہابیہ ہی مسلمان ہیں باقی سب کافر ہیں۔کیا دیکھتے نہیں کہ یہ ظالم کسی کو محمدﷺ کی جالیوں کو ہاتھ بھی نہیں لگانے دیتے۔قوم سعود کے پاس یہ دولت کی ریل پیل، یہ پیٹرول، یہ محلات یہ تمام خوشحالی صرف حجر اسود کی بدولت ہے۔اس پتھر کو حاصل کرنے میں ریگز لندن کا ساتھ دو تو نہ صرف دنیاوی خزائن پاؤ گے بلکہ امام مہدی کے فیض سے بھی مالا مال ہو گے۔اس پتھر کے وسط میں امام مہدی کا جلوہ موجود ہے۔اور سعودی عرب کے شیوخ امام مہدی کے دشمن ہیں۔فیصلہ تمہارے ہاتھوں میں ہے۔

حکومتِ سعودیہ سے ریگز انٹرنیشنل لندن کی اپیل

آخر میں حکومتِ سعودیہ عربیہ سے اپیل کی جاتی ہے کہ تمام انسانوں کیلئے حجر اسود تک رسائی ممکن بنائی جائے کیونکہ حجر اسود کا تعلق کسی ایک مذہب سے نہیں ہے۔بلکہ اس میں ہندوؤں کی مادر گا،عیسائیوں کے عیسیٰ اور مریم ،قوم یہود کے موسیٰ اور مسلمانوں کے محمدﷺ کی تصویریں ہیں۔سب سے بڑھ کر یہ کہ اس میں امام مہدی کی تصویر ہے جو کہ پوری کائنات کے انسانوں کیلئے ہیں۔سعودی عرب اپنی اجارہ داری ختم کرے اور تمام مذاہب کے ماننے والوں کو عرب خطے میں موجود کعبہ میں آنے کی اجازت دے تا کہ تمام انسان اپنے اپنے خدا اور مقدس ہستیوں کی تصاویر کو بوسہ دیکر شفاعت کے حقدار بن سکیں

مالک الملک خالق ریاض....اور....مخلوق ریاض

نظام شمسی میں چاند، سورج، مریخ، عطارد، مشتری اور دیگر سیارے اپنے مدار میں گردش کر رہے ہیں۔ یہ سب سیارے خلا میں گوہر شاہی کے روحانی جسم کا طواف کر رہے ہیں، جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ سورج سے ڈیڑھ سو گنا بڑی تصویر گوہر شاہی خلا میں معلق ہے۔ ان سیاروں کا محور و مرکز یہ جسہ گوہر شاہی ہے۔ اسی طرح کا نظام شمسی ہر انسان کے سینے میں موجود ہے، جہاں مختلف لطائف، سینے میں مقیم ریاض کا طواف کر رہے ہیں۔ ریاض الجنہ کی نقل، اللہ نے اپنے عالم میں نظام شمسی بنایا۔ اور پھر ہر انسان کے سینے میں یہ جہان بنا دیا، تا کہ جس طرح ''ریاض'' کا طواف کیا جاتا ہے اُس منظر کی نقل کی جا سکے۔ تب ہی تو حضرت علیؓ نے فرمایا کہ اے انسان تیرے اندر ایک پورا جہان آباد ہے لیکن تجھے اس کی خبر نہیں!

عالم ملکوت کا اپنا الگ نظام شمسی ہے، اسی طرح عالم جبروت کا اپنا الگ نظام ہے۔ عالم ملکوت میں بہشت ایک سیارہ کی مانند گردش کا شکار ہے، اسی طرح دوزخ بھی ایک سیارہ ہے جو عالم ملکوت میں اپنے مدار میں گردش کر رہی ہے۔ عالم ناسوت کے سورج کی مانند یہ دوزخ بھی وہاں کا سورج ہے۔ اس سورج میں بھی آگ ہے اُس دوزخ والے سورج میں بھی آگ ہے۔ اس سورج میں بھی آتشی مخلوق آباد ہے۔ وہاں کے دوزخ نما سورج میں یہاں کی منافق اور کافر روحیں جا کر بسیرا کرینگی۔ عالم ملکوت میں بہشت کے سات سیارے ہیں ان کے درمیان خلا ہے یہی وجہ ہے کہ ایک بہشت سے دوسری بہشت میں کوئی نہیں جا سکے گا۔ جس طرح تم یہاں سیارہ زمین سے سیارہ چاند پر نہیں جا سکتے سوائے خلا بازوں کے! اسی طرح دوزخ کے بھی سات سیارے ہیں وہ بھی اپنے مدار میں گردش کر رہے ہیں۔ یوم محشر حساب کتاب کے بعد جن کو جن بہشتوں کے سیاروں میں مختص کیا جائے گا ان روحوں کو ان بہشتی سیاروں کے درمیان موجود خلا کو اپنی سرعت روح سے عبور کرنا ہوگا، اور یہی بہشت کے درمیان خلا پل صراط ہے جس کے بارے میں کہا گیا کہ یہ بال سے باریک پل ہے۔ جس روح میں جتنی سکت ہوگی اپنی پرواز سے اسی درجہ کے بہشتی سیارے تک سفر کر پائے گی۔ قلب کے شہباز کی پرواز جنت خلد تک ہوگی اور سب سے زیادہ پرواز رکھنے والی روحانی لطیفہ یا سواری جنت الفردوس تک سفر کر لے گی۔ اس طرح یہ ارواح اپنے انجام کو پہنچ جائینگی۔

حاملین ریاض میں ''ریاض'' کا نظر ریاض سے تخلیق کردہ ریاضی نطفہ جب پروان چڑھ کر سراپا ہم شکل ریاض بنتا ہے تو کسی ریاضی کے سینے میں بسیرا کر لیتا ہے اور وہاں بس ریاض ہی ریاض قائم ہو جاتا ہے۔ جن کے سینوں میں یہ مخلوق ریاض کا سراپا جلوہ افروز ہوگا وہ تو ہر قسم کے عالم سے لاتعلق ہیں، ایسے احباب بذریعہ مخلوق ریاض، شہبازِ ریاض کی ہمراہی میں ریاض الجنہ کی پرواز کرینگے۔

مالک الملک ریاض نے جس پر نظر ریاض ڈالی وہاں جلوہ ریاض مجسم ہو گیا۔ چونکہ یہ جلوہ ریاض، نظر ریاض سے بنا، اسی واسطے یہ مخلوق ریاض ہوا۔ پھر جس سینے میں یہ جلوہ ریاض آیا وہ حامل ریاض ہوا۔ کُلی طور پر ریاض ہی ریاض ہو گیا۔ صرف ایک باریک فرق بچا کہ مالک الملک ریاض خالق اور اصل ہے۔ جبکہ نظر ریاض سے جلوہ ریاض جو بنا وہ بننے کے عمل سے گزرا اس لئے مخلوق کہلایا۔ اس لئے اس مخلوق ریاض

دستورِ ریاض

کے حامل کے ساتھ وہ سلوک تعظیم وتکریم نہیں کی جاسکتی جوذاتِ اصل ریاض کیلیے محدود ہے۔یہی نظر ریاض سے معرض وجود میں آنے والا جلوہ ریاض،مخلوق ریاض ہے،جس سینے میں یہ مخلوق ریاض کا بسیرا ہے وہی جنس ریاض سے متعلقہ ہے۔جنس ریاض سے متعلقہ روحیں،جنس اللہ سے اولیٰ ہیں۔اس ہی لئے جنس ریاض سے متعلقہ ارواح جنس اللہ کی دسترس سے باہر ہیں۔

مخلوق ریاض کے حامل کو ہی حامل ریاض کہا جاتا ہے اگر ایسے شخص کو ریاض کہا جائے تو روا ہے اور اگر بندہ ریاض کہا جائے تو بجا ہے۔یہ شکلِ انسان میں تعبیر خوابِ ریاض ہیں۔ان حاملین ریاض کی نظر،نظر ریاض،ان کی فکر،فکر ریاض،ان کا ساتھ،ہمراہی ریاض،ان کا فیصلہ دستورِ ریاض،ان کا سلوک،کردار ریاض،ان کا بولنا گفتار ریاض،ان کا راضی ہونا،اقرار ریاض،ان کو لبھانا قرار ریاض ہے۔

محبوب،محبت سے،عاشق،عشق سے،رشتہ خون سے،اور وابستگان،ظاہری وابستگی سے ہیں۔حاملین ریاض،بجز مخلوق ریاض سے زندہ و پائندہ ہیں۔محبوب،عاشق اور وابستگی والے مخلوق ریاض سے عاری ہیں۔اسی ہی واسطے وحدت ریاض کے دائرے،روئے ریاض سے پرے اور مخروج ہیں۔اور دور دور سے ترستی نگاہوں سے نظارے کے متلاشی ہیں۔

جب ذات ریاض نے بغرض جلوہ،نظر عنایت سے تبسم فرمایا اور ارادہ فرمایا کہ مخلوقِ ریاض تخلیق کی جائے تو نظر فرمائی۔ابتدائی مخلوقِ ریاض سب سے گہری روحیں ہوئیں۔پھر دوسرے مرحلے میں کم گہری اور پھر اُس سے ہلکی روحیں۔پھر اُس سے ہلکی،اور پھر سب سے ہلکی!جس سینے میں جتنی گہری مخلوقِ ریاض کی روح ہے وہ اتنا ہی مقرب ریاض ٹھہرا۔اور اُس کے جسم کے اندر اتنا ہی گہرا مخلوقِ ریاض کا غلبہ ہوا۔

دلِ ویراں اور دیدارِ ریاض

۳ فروری ۲۰۰۲ سڈنی آسٹریلیا

سرکار کو سمندر بہت پسند ہے۔اسی بنا پر آج صبح ہی ڈارلنگ ہاربر سڈنی کے ساحل پر چلا آیا۔نجانے آج کیسی ہل چل تھی کہ کئی میل پیدل ہی چلتا رہا۔ چلتے چلتے اچانک ایک وسوسہ دل کے مندر کو پراگندہ کر گیا۔دل کو پریشانی لاحق ہوئی۔عقل نے اپنا وار کر دیا تھا۔فطرتِ انسانی نے اپنا جال بچھایا،نفس نے دل میں گمان باطل ڈالا کہ تُو جو کچھ کر رہا ہے سب تیرے اپنے ذہن کی اختراع اور دھوکہ ہے۔اس وسوسے نے دل کو رنجیدہ خاطر کر دیا۔ایک آنسو آنکھ سے نکلا اور لبوں کے نشیب و فراز کے درمیاں گم ہو گیا۔دل سے اک ہوک اُٹھی۔پورا جسم بے بسی اور بے کسی کے نشتروں سے کانپ اُٹھا۔زبانِ حال سے سرکار کی بارگاہ میں التجا کی!

''اے سرکار ہمیں کہاں اکیلا چھوڑ دیا! ہم کہاں جائیں ہر طرف اللہ کے طرفدار نظر آتے ہیں۔ ہمارا جرم یہی ہے کہ ہم تیرے ہیں ہم اس اجنبی جہاں میں بے سہارا ہیں۔کس کو اپنا کہیں؟ کون ہمارے درد کو سمجھے؟ ہر شخص ہاتھوں میں سنگ اُٹھائے ہمیں سنگسار کرنے کیلئے تُلا بیٹھا ہے،اسی اثناء میں پیارے سرکار کی آواز میرے دل میں مانند تکبیر گونجنے لگی'' اب ملاحظہ ہو گفتگو گوہر شاہی، فرمایا:

'' گھبرا مت، میں تیرے ساتھ تو ہوں، تیرا عشق ہی تیرا گوہر شاہی ہے۔اور تیری عقل ہی تیرا ابلیس ہے۔اپنے عشق کی بات مان۔اپنی عقل کو رَد کر دے۔زبانِ عشق کی نکلی ہر بات حق ہے۔بنا عشق کے نکلا ہر حق کفر ہے۔عشق کی خامشی بھی گویائی ہے،بنا عشق کے گوہر شاہی کہنا بھی نفاق ہے۔عقل نے وابستگانِ گوہر شاہی کو گمراہ کر دیا۔اگر ان میں عشق ہوتا تو کبھی بھی عقل و نظر کے دھوکے میں نہ آتے۔ ہمارے نزدیک اہلِ نظر بھی حق سے محروم ہے کیونکہ جو کچھ نظر میں ہے وہ دھوکہ بھی ہو سکتا ہے۔یہ پورا جہاں ایک دھوکہ ہی تو ہے،اس جہاں کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔اگر اس جہاں کی ذرا بھی حقیقت و اہمیت ہوتی تو گوہر شاہی دنیا کے سامنے اپنے نام کا یہ سلوک نہ کرتا''

جن لوگوں کا اس دھوکہ نما جہانِ دنیا سے گہرا رشتہ ہے وہی اس جہان کی خوبی اور خامیاں نظر میں رکھتے ہیں۔یہاں کی بڑھائی کو اہمیت دیتے ہیں۔ہمارے لئے تو یہ جہاں ایک انتہائی حقیر دھوکہ ہے۔جو نام گوہر شاہی کے ساتھ ہم نے کیا وہ ہمارے لئے کھیل کی مانند ہے اور اس جہان والوں کیلئے ذلت و رسوائی کا باعث بن گیا۔کیونکہ اس جہان کے لوگ اس جہان کی طرح دھوکہ کی تاثیر رکھتے ہیں۔دھوکہ آمیز جہان کے باسی اس دھوکے کا شکار ہو گئے لیکن جن پر اس جہان کی حقیقت عریاں کر دی گئی انہوں نے تو گوہر شاہی کے نام پر جو بھی دھوکہ دیا گیا، ان میں سے کسی دھوکے پر یقین نہیں کیا۔آج بھی لوگ گوہر شاہی کے نام سے دھوکہ دے رہے،اور دھوکہ کھا رہے ہیں۔یقین کرو کہ گوہر شاہی کا اس دنیا میں آنا بھی دھوکہ ہے اور اس جہان سے غائب ہونا بھی دھوکہ ہے۔کون جانے،کون آیا،کون گیا؟ گوہر شاہی کو مردہ سمجھنے والے مردہ دل، مردہ روح لوگ ہیں۔یہی لوگ ابن دھوکہ ہیں۔یہ لوگ اندھے،بہرے اور بے فیض ہیں۔اگر ان کو گوہر شاہی سے فیض ہوتا تو آج وہی فیض ان کو گوہر شاہی بن کر ہر جگہ، ہر لمحہ، ہر گھڑی نظر آتا۔اہلِ کان سماعت تک محدود ہیں۔اہلِ زبان قیل و قال تک۔اہل

دل ایمان تک، اہل کشف، کچھ خبر تک، اہل نظر نظارے تک ہے۔ جس علم کی اب بات ہو رہی ہے وہ نظر و بصر، خبر و ہجر سے دور ہے۔ اہل نظر کی نظر کو یہاں پہنچ نہیں۔ یہ مقام فنا اور بقا سے شروع ہوتا ہے۔ یہاں ریاض الجنہ کی روحیں فنا کی پیاس بجھا کر فنافی الریاض ہو جاتے ہیں، اور پھر جام ریاض پی کر بقابالریاض ہو جاتے ہیں۔

یہ جہاں دھوکہ کیسے ہے؟

یہاں کا کعبہ نقلی، یہاں کا قرآن نقلی، یہاں کے مرد نقلی، یہاں کی عورت نقلی، یہاں کا انسان نقلی، یہاں کا خدا بھی نقلی، اس جہاں کی حقیقت بھی نقلی، کیونکہ ظاہر باطن کی نقل ہے۔ ان تمام چیزوں کی اصل ملکوت اور جبروت میں ہے۔ جس کو وہاں کی خبر نہیں، وہ دھوکے کا شکار ہے۔

ملکوت و جبروت بھی نقل اور دھوکہ ہے

دستورِ ریاض کے مطابق ملکوت و جبروت بھی ریاض الجنہ کی نقل ہے اور حقیقت نما دھوکہ ہے۔ جن روحوں کا اسی عالم سے تعلق ہے ان کیلئے دنیا دھوکہ اور ملکوت و جبروت اصل ہے لیکن جن روحوں کا تعلق ریاض الجنہ سے ہے۔ اُن کے لئے دنیا بھی دھوکہ ہے اور ملکوت و جبروت بھی نقلی اور دھوکہ نما ہے۔ گوہر شاہی کا غائب ہونا بھی ایک دنیاوی دھوکہ ہے۔ جو لوگ اس نقلی دنیا کے دھوکے کو سمجھ کر ملکوت و جبروت کی اصل تک نہیں پہنچے وہ ہی لوگ اس گوہری دھوکہ کا شکار ہوئے ہیں۔ جن روحوں کا تعلق ریاض الجنہ سے ہے وہ تو نہ یہاں کے دھوکے کا شکار ہوئیں اور نہ ہی ملکوتی و جبروتی دھوکے کا شکار ہونگی۔ سمجھ گئے نہ؟ جی سرکار!

اے اہل نظر ذوق نظر خوب ہے لیکن.......جو شے کی حقیقت کو نہ دیکھے، وہ نظر کیا

گوھر کے حواری

Gohar's Cult

کوئی کیا ڈرائے گا اُن کو بھلا

جو گوہر کی تیغ وسناں ہو گئے

ہم گوھر کا کلٹ ھیں، ھمارا اٹھنا بیٹھنا خون ھی خون ھے

لشکر ریاض میں تلوار بھی اور خون بھی ہے

بس اجازت ہو ذرا میرے گوہر شاہی کی

مقام امریکہ سال ۱۹۹۹، ایک منحوس گھڑی تھی امتحان کی جب مالک الملک ریاض کا دِل زخمی تھا کوئی ایسا واقعہ ہوا کہ سارا عالم نوحہ خواں تھا، ایسے میں مالک الملک ریاض کو پیسے کی ضرورت تھی اور اُس گھڑی مقتدر قسم کے ذاکرین، اِن کشف اور روحانیت کے علمبرداروں نے نہ صرف گوہر شاہی کو بے سہارا چھوڑ دیا بلکہ اُن کی راہ میں روڑے اٹکائے، ایسے میں جب لندن والوں کو خبر ہوئی تو ظفر حسین، اور یونس الگوہر چند گھنٹوں سے فرق سے فوراً امریکہ پہنچے، جن لوگوں نے اُس مرحلے پر مدد کی تھی، ظفر حسین کے امریکہ پہنچنے پر گوہر شاہی نے فرمایا کہ ہمارا جبرائیل آ گیا ہے اور گوہر شاہی نے اُن لوگوں کے پیسے واپس کر دیئے۔ ایسے موقع پر یونس الگوہر نے اپنے مالک گوہر شاہی کی بارگاہ میں چند روحانی ذاکرین کی اس مرحلہ پر بے اعتنائی کا ذکر کیا تو مالک گوہر شاہی نے فرمایا کہ ہمیں سب معلوم ہے کہ کون ہمارا ہے اور کون کس مقصد کی خاطر ہم سے وابستہ ہے۔ تب مالک الملک گوہر شاہی نے فرمایا کہ عیسیٰ کے حواری تھے یہ لوگ عیسیٰ کی خاطر اپنے گھر بار چھوڑ کر لگے ہوئے تھے لیکن جب جان دینے کی باری آئی تو یہ لوگ الگ ہو گئے کیونکہ ان کا تعلق عیسیٰ کی تعلیمات سے تھا۔ اسی طرح حضور پاک کے صحابی تھے، ان لوگوں نے حضور پاک کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کیا لیکن صرف اللہ کی رضا کی خاطر، کوئی ایسا نہیں تھا جو صرف محمد کی خاطر سب کچھ قربان کر دے۔ پھر مالک الملک ریاض نے فرمایا کہ ہمارے ساتھ بھی کچھ ایسے لوگ ہیں، اور ہمارے یہ لوگ تمام حواریوں اور صحابیوں سے افضل ہیں، کیونکہ گزشتہ تمام حواریوں اور صحابیوں نے اللہ کی خاطر قربانیاں دیں لیکن ہمارے یہ لوگ صرف ہماری خاطر سب کچھ قربان کرتے ہیں، اور ہمارے یہ لوگ ہمارے ساتھی ہیں، اور ہمارے ان ہی ساتھیوں کو لوگ چور اور ڈاکو کہتے ہیں لیکن یہی ہمارا ساتھ دیں گے، زاہد اور پارسا ہمیں چھوڑ کر بھاگ جائیں گے۔ مالک الملک ریاض نے فرمایا کہ یہ ہمارا (Cult) ہے۔

ظفر حسین، یونس الگوہر، انوار شاہی، امجد علی، مظہر فیروز کا تعلق اسی گروہ سے ہے۔

ولی اللہ کی پہچان

جب کوئی اللہ کی ذات سے واصل ہوجاتا ہے تو اللہ کی جانب سے ایک نور کی تجلی مستقل اُس ولی کے قلب سے جڑ جاتی ہے، اس کو نوری تار بولتے ہیں۔ اس تار کا رنگ سبز ہوتا ہے، یہ تار صرف اُن لوگوں کو نظر آتی ہے جن کے دلوں سے یہ تار پیوستہ ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ کسی بزرگ نے کہا کہ..............................ولی را ولی شناخت

لشکر ریاض یعنی گوہر کے کلٹ کی پہچان

جب کوئی ریاض کی ذات سے واصل ہوجاتا ہے تو ریاض کے دل کی نوری تاریں اُس کے قلب سے جڑ جاتی ہیں، یہ مستقل ان کے دل سے جڑیں رہتی ہیں۔ حیرت انگیز امر یہ ہے کہ ولی کے دل سے اللہ کی ایک تار جڑی ہوتی ہے لیکن گوہر کے دل سے سات (۷) تاریں ان کے حواریوں کے دلوں سے جڑی ہیں۔ ان لوگوں کا گوہر شاہی کے دل سے بلاواسطہ کا تعلق ہے۔

پہچان لو! ان دیوانوں کو یہ راہ ریاض کے راہی ہیں، دنیا میں رسم شبیری اک روز یہ پھر دہرائینگے

جس طرح ولی کو صرف ولی جان سکتا ہے اسی طرح ان حواریوں کو بھی وہی پہچان سکتا ہے جس کے دل کی تاریں قلب ریاض سے پیوستہ ہیں

۱۹۹۹ کے دورہ آئر لینڈ کے موقع پر یونس الگوہر اور ظفر حسین، گوہر شاہی کے ساتھ تھے، ایک دن گوہر شاہی ان دونوں مخاطب ہوکر کہنے لگے کہ گزشتہ روز اللہ سے بات چیت ہوئی تو اُس نے تم دونوں کی شکایت کی اور کہا کہ اے گوہر شاہی، تُو ان دونوں کو سمجھاتا اور ڈراتا کیوں نہیں ہے؟ اس کے جواب میں مالک الملک ریاض گوہر شاہی نے فرمایا کہ میں ان کو کیوں ڈراؤں؟ گوہر شاہی نے فرمایا کہ اے اللہ اگر تو زمین پر آجائے تو یہی دونوں تیرے گلے میں رسی ڈال کر تجھے گھسیٹیں۔

غیبتِ گوھر شاھی کے اثرات

بہت سے لوگ آل گوہر شاہی سے رجوع کرینگے
لیکن وہاں فیض نہیں ہے، کچھ عرصے بعد لوگ انہیں چھوڑ دینگے

انجمن سرفروشان اسلام اور آل فیتھ والے تعلیمات کے داعی ہیں
وہ اس سلسلے کو لیکر چلتے رہیں گے، یہ سلسلہ جاری رہیگا

ذات ریاض سے وابستہ لوگ انتہائی قلیل ہیں
یہ ریاضی بندھن محدود روحوں اور قلوب تک ہی رہیگا

میراثِ ریاض کے حقائق

میراثِ ریاض، عرفان ریاض ہے.............یہ میراث کسی مادی جائیداد کا نام نہیں ہے

اس کو چھینا نہیں صرف تقسیم کیا جا سکتا ہے

جو حامل روحی نطفہ ریاض ہے وہی اس کا حق دار ہے اور اُسی کو یہ میسر ہے۔

ناعاقبت اندیش لوگ آج اس بات پر پریشان حال ہیں کہ یہ میراث اُن کو میسر کیوں نہیں ہے۔

میراثِ ریاض، عرفان ریاض ہے، عرفان اُسی کو ملتا ہے جو معارفِ ریاض ہو جائے۔ معارفِ ریاض، بقابالریاض کے بعد وحدتِ ریاض میں کھو جاتا ہے۔ میراثِ ریاض کا باطنی ادراک اور وجود کا حصول کسب یا از خود ذاتی کوشش سے ناممکن ہے۔ حاملین ریاض، میراثِ ریاض کی خوشبو سے ریاض کے پروانوں کو مہکار رہے ہیں، کوئی بھی میراثِ ریاض کی بنا رضائے ریاض جستجو کرے گا تو لا حاصل رہے گا۔ بس خوشبوئے ریاض سے مہکتے رہو، اور ایقائے ریاض سے چہکتے رہو!

بیضہ ِریاض

اگر تمہارے اندر بیضہ ریاض ہوا تو پھر عشقَ ریاض کی نظر جلال سے اوّش ایک روز اُبل پڑیگا، پھر تمہیں طلب کی حاجت نہ ہوگی، یہ گوہر نایاب سیپی قلب میں نہیں قلزم روح میں مانند عرق نیساں پرورش پاتا ہے۔ کچا آم اگر درخت سے بے موقع توڑ لیا جائے تو اُس کو مصنوعی گرمی، یعنی آٹے میں دبا کر پکایا جاتا ہے، اسی طرح اگر تم واقعی ریاض النسل ہو تو حاملین ریاض کے قلوب اور ارواح کی گرمی، ان کی صحبت سے حاصل کرو کہ اگر ان حاملین ریاض نے تم کو اس کا مستحق پایا تو کوئی وجہ نہیں کہ اس فرضِ ریاض اور بیضہ ریاض سے دستبردار ہوں۔ میراثِ ریاض کس کو ملنی چاہیے اور کس کو نہیں، یہ عبث تکرارِ فضول ہے، پس جس بتِ ناسوتی میں بیضہ ریاض ہوگا، وہی مثل مرغ طفلِ ریاض، آذان سحر آگاہی کی تکبیر کہے گا۔

ابلیس و شیطان

شیطان و ابلیس کو دوش مت دو! ابلیس، مہدی علیہ السلام کے قدموں کو بوسہ دیکر مستحق شفاعت ہو چلا۔ اب انسان یا تو خود مختار ہے یا پھر رحمانی چنگل کا شکار ہے۔ جس کے پاؤں میں ازل کی منافرت آمیز بیڑی پڑی ہے وہ نہ اس حقیقت کا ابلیس کو دوشی ٹھہرائے نہ ہی اپنے جسم و عقل کو قصوروار سمجھے! یہ سارا کھیل روحوں کے مصنوعی اقرار، انکار اور اِسرار سے ہے۔ جس روح کا جس سے ٹانکا بندھا ہے، وہ اُس کا محتاج

دستورِ ریاض

اور محکوم ہے، وہ چاہے بھی تو اُس بندھن کو نہیں توڑ سکتا، یہ اُس کی فطرت کی محکومیت ہے نہ کہ ازلی فیصلے! کچھ روحیں معلق کی تقدیری بساط پر لٹکی ہوئی ہیں۔ یہ روحیں اپنی عقل کو عشق ریاض سے پاک کریں اور جب جلال عشق ریاض کی محشر آمیز گرمی اور حِدّت سے ان کا خرمن عقل وفہم جل کر خاکستر ہو جائے تب شاید وہ خود کو خوش نصیبی کے دائرے میں دیکھ اور موجود پا کر دائمی لطف حاصل کر پائیں۔ اگر تُو حقیقی طور پر ریاض النسل ہے تو تقدیر کا لکھا تیرا کچھ نہیں بگاڑ پائیگا۔ تقدیر عام انسانوں کیلئے زنجیر ہے، اگر تیری زنجیر عشق پر مبنی ہے تو خوب ذوق وشوق سے مقید ریاض رہ، کہ یہی تیری منزل ہے، یہی تیری راہ ہے، یہی تیرا ماحصل ہے، یہی تیرا وصل ہے، یہی تجھ پر فضل ہے، یہی تیری اصل ہے۔

شہِ ریاض کی شہ ہے کہ شادمان ہو تُو
چلے جو ریاض کی نظروں سے وہ کمان ہو تُو
ثنائے ریاض اگر چہ نہیں مقصود یہاں
ثنائے ریاض نہ سمجھے وہی نادان ہو تُو
گمان ریاض تصور سے کیوں نہ بالا ہو
روئے ریاض کو پالے کہ نہ حیران ہو تُو
فنا بقا تو پرے ہے تُو پڑھ پیام ریاض
سمجھ لے راز یہیں پھر نہ پشیمان ہو تُو
تیرے لئے ہی سجائی بساط رازِ ریاض
کہ راز عریاں پڑھے اور راز دان ہو تُو
وہ راست باز ظفر ہو چکا اب عضد ریاض
سُنا ہے یونس! او مخبر، کہ ارمغان ہو تُو

عرق گوہر

کسی کے عشق میں رُلنا، کسی وحشت سے کیا کم ہے
یہ آنکھیں بارِ غم سے روئیں، کیا خونِ جگر کم ہے
میں گمراہی ہوں باطل ہوں، میرا پیشہ ہے ابلیسی
سوائے ریاض کے میری یہ گردن کیا کہیں خم ہے
مجھے بے چین رکھتی ہے گوہر کے لمس کی خوشبو
یہ آنسو عرقِ گوہر ہیں میری گر آنکھ پر نم ہے
بجھا دو آئینہ دل میں جلتی شمعِ گوہر کو
اسی کے کفر سے کافر ہوا، کیا یہ کفر کم ہے
ہوا مغرور گوہر، اور تُو مجبور کیوں باطل
میں باطل کا طفل ہوں، طفل کیسے پدر سے کم ہے
قطرہ کفر،بحر ریاض میں جب ضم ہوا یونس
ریاضِ کفر ہے تُو اب بھلا تجھ کو کیا غم ہے

ناموسِ گوہرشاہی

اس دور ابتلا میں وفا کون کرے گا
گوہر کیلئے جامِ فنا کون پیئے گا
انصاف ہے ناپید اور حاکم ہوئے ظالم
اس دور میں للکارِ گوہر کون بنے گا
گوہر کی شبیہات پہ ہنستا ہے زمانہ
اب تیرے شعائر کی ثناء کون کرے گا
ناموسِ گوہر شاہی کو لاحق ہوا خطرہ
گوہر کی آبرو کا دفاع کون کرے گا
منظور کیسے ہوگا تیرے نام پہ مرنا
اب حق کی صداقت کی صدا کون بنے گا
بے حس ہوئے ذاکر، با اندازِ بوجہل
کرار نما شیر خدا کون بنے گا
اُلجھن کی کیفیت ہے اب ارباب وفا میں
اب جذبِ شہادت کی دعا کون کرے گا
حق جوئی و گویائی بھی شاید ہوئی مفقود
اس دور میں گوہر کی زباں کون بنے گا
گوہر ہیں تماشائی با افعال کرم خود
ہیں منتظر کہ جان فدا کون کرے گا
قربانی و ایثار کا وقت آن ہی پہنچا
اب دیکھئے کہ جنگ بقا کون لڑے گا
اہل دِل چھپ گئے اور عاشقیں بھی سرد پڑے
اب تیری شجاعت کی ادا کون بنے گا
یونس جنہیں حاصل ہے ازل سے ہی رفاقت
اُن جیسا وفادار بھلا کون بنے گا

چلئے یونس اُس جگہ کہ مرد وزن کوئی نہ ہو۔۔۔۔ریاض کی مالا جپیں، اور ریاض بن کوئی نہ ہو

ریاض کا اِسرار ہو کہ ریاض کی تکرار ہو۔۔۔۔یوں بنے ایسی غزل کہ جس کی دھن کوئی نہ ہو

ریاض کے جلووں میں کھو کر ریاض میں ضم ہوں سبھیؔ۔۔۔ریاض ہی مالک ہو سب کا ریاض بن کوئی نہ ہو

نا خدائی کا ہو جھگڑا نا نبوت کا فریب۔۔۔۔ریاض کی نگری ہو لیکن امرِ کُن کوئی نہ ہو

لعنتِ دوزخ نہ ہو اور لالچ عقبیٰ نہ ہو۔۔۔۔۔ریاض کی خالص وفا ہو اور بہشتی دھن نہ ہو

ریاض کی محبوبیت سے مہکی ہو ساری فضا۔۔۔۔۔اِن خداوالوں کے واں لعن وطعن کوئی نہ ہو

ریاض ہو اور ریاض سے پیوستہ جو بھی ہے وہ ہو۔۔۔۔۔۔۔۔ریاض ہی معشوق ہو اور جان من کوئی نہ ہو

تجھ کو دیکھیں، تجھ کو چاہیں، تجھ میں گم نام ونشاں ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔ریاض کی الفت ہنر ہو اور فن کوئی نہ ہو

رات و دِن سے تنگ ہوں میں، وقت کی یہ قید کیوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تجھ کو ہر دم دیکھ پاؤں، سال وسن کوئی نہ ہو

رات ہی کو تجھ سے ملنا گر مقدر ہے میرا۔۔۔۔۔۔۔۔رات دائم رات ہو پس اور دِن کوئی نہ ہو

ریاض مسجودِ الہیہ ہو اور سجدے ہوں میرے۔۔۔۔۔ریاض ہی کی ہو تجلّی اور کرن کوئی نہ ہو

طوفِ کعبہ ہیچ ہے جبکہ خدا ہے برطرف۔۔۔۔۔۔۔۔من کرے اب طوف ریاض، اور من کوئی نہ ہو

من وہی جو من ہو تیرا، من بنے مندر یہ میرا۔۔۔۔۔۔۔تن وہی جس تن میں تو ہو اور تن کوئی نہ ہو

یونس با ریاض تجھ کو یہ جہاں کیوں راس ہو۔۔۔۔۔۔۔۔تو وہیں کو چل جہاں پر ہم سخن کوئی نہ ہو

دستورِ ریاض

اللہ کی برادری کا دین عشق ہے

اللہ کی برادری کا کلمہ

لا الہ الا اللہ ریاض سردار اللہ

یعنی کہ "ریاض" اللہ کی برادری کا سردار ہے

امام مہدی کے فیض یافتگان کا کلمہ

لا الہ الا اللہ مہدی خلیفہ اللہ

محمد کا دین اسلام

مسلمانوں، مومنوں اور ولیوں کا دین

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

خنجر بہ دِل

گر مارنا ہے مجھ کو تو خنجر بہ دِل کرو.........تا کہ گواہ ہو نقش گوہر، قتلِ دِل کرو

ہے مارنا یہی کہ مٹا دو ریاضی نقش.........میں ہوں مقیدِ رمزِ گوہر تم پہل کرو

انداز بتاتے ہیں عدوِ گوہر کے اب............اب جانثارِ ریاض سے جنگ و جدل کرو

گوہر کے نامِ نامی پہ حاضر ہے میرا سَر ....اب خنجرِ دشنام سے گوہر وصل کرو

یعنی ہے میری جان تو آگاہ رہو تم....................گوہر ہے جانِ دل، میرا دل قتل کرو

یہ جسم مشتِ خاک میرا، مستعارِ جہاں ہے.......روح ریاض میں ہے میری روح قتل کرو

منظورِ نظر ہوں، میں مظلوم گوہر کا........................ظالم، اب انتہائے ظلم سے عدل کرو

ہے فطرتِ اسلام میں قتال ازل سے....................قتل وفائے ریاض پر تم کیوں بدل کرو

کس کس کو بتاؤں کہ میں مقتولِ ازل ہوں............ڈھونڈو میرے قاتل کو، میری جاں سہل کرو

تلوارِ ریاض، لوح و قلمِ ریاض ہے..یونس سنو دشنام، مگر تم فضل کرو

’’ خصوصی نوٹ.....علم وعرفان وایقان واحسان‘‘

بغیر مشاہدہ، ان رازوں کا جاننا یا سننا، علم کہلائیگا۔ جس نے مشاہدہ کی بنا پر جانا، اُسے عرفان حاصل ہوا،
جس نے یہ حقیقتیں محسوس کر کے جانی، تو مرتبہ ایقان ہے، جس نے تجربے سے جانا، وہی خوش نصیب مرتبہ احسان والا ہے۔
پڑھ! اس غیبی علم کو کہ ذات ریاض اپنی منشا سے تجھے، عرفان وایقان اور احسان سے سرفراز کرے!
گر یہ حقیقتیں تیرے قلب میں پیوستہ ہوئیں تو یقین جان کہ تو عرفان پا گیا۔ گر جلوہ ریاض، تجھے اپنے من میں محسوس ہوا تو ایقان سے روشناس ہوا۔ گر تو کامل احساس ریاض ہوا تو مرتبہ احسان سے ہم کنار ہوا۔

اگر یہ غیبی حقائق تیری سماعت سے ٹکرا کر عقل کے صحرا میں بھٹکتے رہے
تو جان لے کہ تو ان حقیقتوں کے قابل نہیں، اور یہ تجھے حاصل نہیں۔

جو سینہ، نظر ریاض سے منور ہوا، وہی منتظر ریاض ہے، اُسی کے واسطے یہ حقائق عام کئے جا رہے ہیں۔ جو روح احساس ریاض سے عاری ہے، اُسی روح پر یہ غیبی علم بھاری ہے۔ نظر نور اور نفس صبور، ان حقائق کا کیا سراغ پا سکتے ہیں۔ علم کا تعلق قلم سے ہے، جبکہ عرفان کا تعلق لوح سے ہے، اور لوح کا تعلق روح سے ہے۔ یہ عرفان لوح ریاض سے آ رہا ہے، قلم بند ہو کر تیرے لئے بصورت علم دیا جا رہا ہے۔
یہ کتاب معارف ریاض کے بغیر تیرے لئے مصیبت ہو جائیگی، کہ لوح ریاض سے منتقلی کے وقت اس کتاب کے حقائق معارف ریاض کے باطنی قلزم میں محفوظ کر دئے گئے ہیں۔ یاد رکھ کہ یہ راز اور حقائق قلم بند ضرور ہوئے ہیں لیکن عریاں نہیں ہوئے، بتائے گئے ہیں لیکن تجھے دکھائے نہیں جا رہے۔ یہ ساری کتاب صرف روشنائی قلم اور الفاظ کا اجماع ہے۔ ان کے حقائق معارف ریاض کے سینۂ دفینہ میں مستور ہیں۔ کوئی راز نہیں کھلا، صرف قلمی اشارہ ہے۔ عرفان، بغیر حضوری ذات کے ناپید ہے۔ علم دھوکہ ہے، خواہ دستورِ ریاض ہی کیوں نہ ہو۔ جاننا، سننے سے، ماننا عقل سے ہے، لیکن حاصل ہونا، معراج عرفان ہے۔ اے قاری بڑے شوق سے پڑھ، اگر تیری سمجھ میں آ جائے تو مجھے بھی خبر کرنا کہ میری عقل بھی سراب علم کے صحرا میں بھٹک رہی ہے۔ دعویٰ عرفان ناحق، دعویٰ ایقان بیکار، دعویٰ احسان حضوری ریاض سے نارسائی کا پیغام ہے۔ اگر یہ عبارات واشارات پڑھ کر طبعیت مائل فغاں نہ ہو تو کر انتظار گفتارِ ریاض کا، کہ وہ تیری روح کیلئے مثل اکسیر اور تیرے نفس کیلئے مثل نکسیر ہے۔ خدا اور مخلوق خدا کی جسمانی ساخت کیا ہے، خدا وحدہ لاشریک لہ... کس بنیاد پر ہے؟ خدا کو کسی کا شریک کیوں نہیں ٹھرایا جا سکتا؟ وہ عوامل کیا ہیں جو انسان کو خدا سے بھی افضل قرار دیدیں؟ وہ کونسی نگری ہے جہاں کا قصد خدا بھی کرنے کا متقاضی ہے۔ وہ کونسا مقام ہے جہاں خدا کی پہنچ نہیں، وہ کون سی ذات ہے جس کا علم خدا کو نہیں ہے اور وہ کیوں اُس کا منتظر ہے؟

گوہرِ نایاب کے نایاب موتی

ظاہری شریعت عام انسانوں کیلئے

(شریعت محمدی، اور دیگر انبیا کی شریعت)

باطنی شریعت حامل شریعت ولیوں کیلئے، تین سو ساٹھ اولیا کا عملہ اسی شریعت پر عمل پیرا ہے (شریعت احمدی کہلاتی ہے)

طریقت دیدار کا علم سکھاتی ہے، مومنین بھی اسی علم کے ذریعے باطنی میراث پاتے ہیں

حقیقت نظارے کا علم ہے۔ معرفت، معارفوں کیلئے ہے، یہ افراد عرفان ذات کا علم تقسیم کرتے ہیں۔

فنا و بقا کا تعلق علم سے نہیں ہے۔ اس کا تعلق عدم اور بود سے ہے۔

اس مقام کے ایک بزرگ کا واقعہ ہے کہ اُن کے مرید نے اُن سے پوچھا فنا اور بقا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جب میرا وصال ہو جائے تو میرا جنازہ پڑھانے کے لیے ایک نقاب پوش گھوڑے پر سوار ہو کر آئے گا۔ نماز جنازہ کے بعد یہ سوال اُس سے کرنا۔ جب اُس بزرگ کا وصال ہوا تو واقعی ایک نقاب پوش جنازے کی نماز کیلئے آیا۔ اس کام سے فراغت کے بعد اُس مرید نے کونے میں جا کر اُس نقاب پوش سے یہی سوال کیا تو اُس نے جواب دینے کے بجائے نقاب اُٹھا دیا۔ مرید نے دیکھا کہ وہ نقاب پوش تو اُس کا مرشد ہی ہے۔ اُس بزرگ نے کہا جس کا میں نے جنازہ پڑھا وہ فنا پا گیا اور میں نے اپنا ہی جنازہ پڑھا کہ میں بقا کی منزل پر فائض ہوں۔ اِس بزرگ کو لوگ باقی باللہ کے نام سے جانتے ہیں۔

فنائے ریاض اور بقائے ریاض

جن کی روح، ریاض میں فنا ہو گئی وہ فنائے ریاض ہوئے پھر اس کے بعد اُن کی ہستی مٹ گئی اور وہاں پر ریاض نے ڈیرا جما لیا۔ ان وہ بقا بالریاض ہو گئے۔ حق فرمایا ریاض نے کہ یہی دستورِ ریاض ہے۔ جن کی روح مقامِ فنا پر فائض نہیں ہوئی، یہ افراد اپنی روح کو عشقِ ریاض وے منور کریں۔ روح کا دین عشق ہے۔ ضم ہونے والی روح کا وجود ہی مٹ گیا، اس روح کا کیا دین اور کیا عشق ہوگا؟

عشق ریاض تو تمہارا رہبر اور ہتھیار ہے۔ عبائے ریاض تمہاری پناہ ہے، روئے ریاض اُس روح کا ٹھکانہ ہے جو ضم ہو گئی۔ روئے زمین اس روح کیلئے مقامِ صبر ہے۔ اے روح فنا فی ریاض، ہمت رکھ کہ تیرا دلبر تیرے ساتھ ہے۔ پوری دنیا مہدی کی منتظر، اور ریاض تیرا منتظر ہے۔ جس قدر ہو سکے، مستحقین کو جامِ ریاض سے سیراب کر کہ یہی تیری ڈیوٹی ہے اور یہی تیرا شغل ہو! یہی تیری شان ہے یہی تیری آن ہے۔ نہ تم ریاض سے پھرنے والے ہو، اور نہ ہی کسی کو ذاتِ ریاض کی جانب بنا التفات ریاض پھیر سکتے ہو، جس کو ریاض نے چاہا اُس کو تو ابتدا ہی میں اپنی جانب پھیر لیا، اور اب فارغ اختصار ہوا۔ اب تم ان کو بس خود آگہی کا سبق دو، ان کی خودی ان کے سینے میں دبی چنگاری کو اپنے خرمنِ ریاض جو کہ مثل جوار ہے، دہکاؤ، کس میں شررِ ریاض ہوگا، وہ چنگاری بھڑک اُٹھے گی۔ جس میں خرمنِ ریاض ناپید ہے وہ تم سے بدظن اور تم اُس سے بدظن ہو جاؤ گے۔

یاد رکھو! ریاض تجلی نہیں تجلی گر ہے۔ریاض، خدا نہیں، خدا گر ہے۔خدا مکان وزمان ہے جبکہ ریاض زمان ومکان گر ہے۔جس طرح آدم جنت سے نکلا اور پرایا ہوگیا، اسی طرح خدا ریاض الجنہ سے نکلا اور پرایا ہوگیا، خدا حامل حریم ہے جبکہ ریاض خالق حریم ہے۔بس اتنا ہی کافی ہے، قلم روکے گا نہیں اور دنیا مان نہیں پائیگی۔

جسم کی کمزوری، طاقت، رنگ، عبادت مغزِ روح کے بغیر بیکار اور فضول ہے

جسم نہ تو منافق ہے نہ تو مومن

جسم یا تو مسلمان ہے یا تو وَلی

مسلمان جسم ختم ہونے کے بعد مسلمانی اور اعمال بھی ختم، یہی لوگ شفاعت کے حقدار ہیں۔ ولی جسم کے ختم ہونے کے بعد ولایت بھی ختم اور فیض بھی ختم، ایسے ولی عارف کہلاتے ہیں، یہ جسم سمیت محفل حضوری میں جاتے ہیں مومن کا تعلق قلب سے ہے، مومن کے جسم مرنے کے بعد بھی باطنی اعمال جاری رہتے ہیں، انہیں شفاعت کی ضرورت نہیں۔ جس کی ولایت کا تعلق لطائف سے یا روح سے ہے، اُن کی ولایت جسمانی موت کے بعد بھی جاری اور فیض بھی جاری رہتا ہے، ان ولیوں کو معارف کہا جاتا ہے۔ ان کے جُسے چونکہ زندہ ہوتے ہیں جن کا تعلق جسم سے ہے اسی واسطے ان ولیوں کو جسمانی موت بھی نہیں کہہ سکتے۔ محبت، عشق، لقا، فنا، بقا اور دیگر مراتب و مقامات کا تعلق روح اور لطائف سے ہے۔ جسم کیلئے یہ اشیاء ناممکن ہیں، نہ ہی جسمانی سالکوں کی سمجھ میں آسکتی ہیں۔

پیار.....ایک جسمانی جذبے کا نام ہے

جسم سے اُنسیت ہو جائے تو پیار کہلاتا ہے

جسم آنکھوں کے سامنے ہو تو پیار بھی موجود اور پرواہ بھی۔ جسم نظر سے غائب تو پیار بھی غائب اور پرواہ بھی کوئی نہیں

اسی لیے شاید کہا کہ: **نظر سے دور دل سے دور**

نفس کا جھکنا عقیدت ہے۔ نفس میں بدگمانی آئی تو عقیدت ختم ہوگئی۔

دل میں کسی کا آنا محبت ہے

اللہ سے محبت کرنے کیلئے لفظ اللہ نظروں سے دل میں اُتارا جاتا ہے۔ جب لفظ اللہ دل میں سرایت کر جائے تو اللہ سے نہیں بلکہ لفظ اللہ سے محبت ہو جاتی ہے۔ اللہ سے محبت تب ہوتی ہے جب اللہ کا نقش دل پر آ جائے۔ گوہر شاہی کی محبت دل میں جاگزین کرنے کے لیے اسم گوہر کو دل میں نہیں اُتارا جاتا۔ محبت گوہر شاہی اُن ہی دل میں جاگزین ہوئی جن دلوں پر نظر گوہر شاہی نے نقشِ گوہر جما دیا۔

نقشِ گوہر کا دل میں ثبت ہو جانا ہی حُبِ گوہر ہے

فنافی الشیخ کا مرتبہ اُن لوگوں کو حاصل ہوا جن کے دلوں پر مقیم لطیفۂ قلب کو گوہر شاہی نے اپنی نظروں سے پاک کیا۔ اور پھر ان کو اپنی باطنی صحبت میں رکھ کر اپنے جثہ سے سرفراز کیا۔ ایسے لوگوں کی تسکینِ قلب کے لیے باطنی صحبت گوہر شاہی ثابت ہے۔ اِن لوگوں کو روحانی غذا جُثہ گوہر شاہی سے بذریعہ قلب ملتی رہتی ہے۔ خواہ گوہر شاہی ظاہری طور پر اِن کو میسّر ہو یا اِن سے جسمانی طور پر دور ہو۔ محبت کا نور

قلب گوہر شاہی سے اِن کے قلوب میں سیرابی کرتا رہتا ہے۔ اِن ہی لوگوں کی دور رہ کر بھی خبر گیری کی جاتی ہے۔ ایسے لوگوں پر جب جُثّہ گوہر شاہی کا غلبہ ہوتا ہے تو اِن کا اُٹھنا، بولنا، جاگنا اور سونا بھی فعلِ گوہر شاہی ہے۔ اِن کو دیکھنا گوہر شاہی کو دیکھنا ہے۔ اِن کو ملنا، گوہر شاہی کو ملنا ہے۔ اِن لوگوں کی باطنی زندگی جُثّہ گوہر شاہی کی باطنی صحبت سے ثابت ہے۔ یہ لوگ کسی قسم کی عبادت سے عاری ہیں۔ یہ مقامِ فنافی الشیخ کا ہے اور یہی اصل غلامانِ گوہر شاہی ہیں۔

فاسق جسم، منافق قلب اور روح گمنام

کچھ لوگوں کے جسم فاسق و فاجر ہوئے۔ اُن کے نفس غلیظ بنے، اُن کے قلب منافق ٹھہرے۔ بارگاہِ الٰہی اور بارگاہِ مصطفوی سے رد کر دیئے گئے۔ دنیا، دنیا والوں، زاہدوں نے، قرآن نے، قرآن والوں نے، نبیوں نے، ولیوں نے اِن لوگوں کو یکسر رد کر دیا۔ کائنات کی غلیظ ترین مخلوق قرار پائے۔ اِن کے عقائد کفریہ ہوئے۔ اِن کا ایمان سرے سے تھا ہی نہیں۔ اللہ، محمد اور کاملین کی لعنتیں اِن کا طوق بنیں۔ روحانیت اور عبودیت و وحدتِ خداوندی نے اِن کو ٹھکرایا۔ اسم اللہ اِن کے قلوب میں سرایت نہ کر پایا۔

ہدایتِ گوہر شاہی اِن کے کام نہ آئی، تلقینِ گوہر شاہی پر اِنہوں نے کان نہ دھرا

رسوائے زمانہ ہوئے، اِن کے جسم عبادت سے دور رہے۔ فاسق و فاجر ٹھہرے، نفس غلیظ ہوئے

اللہ محمد کے قابل نہ رہے۔ قلب منافق تھا۔ اللہ محمد کی محبت نہ پا سکے

نبی ولی قرآن حدیث واعظ و پندان کا مخالف ہوا اُن کی شفاوت سے محروم رہے

اِن فاسق و فاجر، منافق قلب، کافر نفس صفت لوگوں کے مقدر اللہ محمد سے عاری رہے

شاید یہ کسی کی نظر کا کمال تھا اِن کا جسم اللہ محمد سے بے خبر، قلب محبت اللہ سے خالی، نفس کفر آمیز ہوا، سب جگہ سب مقامات سے راندۂ درگاہ ہوئے تو اچانک اِن کی روحوں کو ریاض نے اپنے اندر ضم کر لیا اور وہاں ریاضی بسیرا ہو گیا اگر اِن کے جسم فاسق و فاجر نہ ہوتے تو مسلمانی رنگ ہوتا، نفس کافر نہ ہوتا تو اللہ کے آگے جھکتا، قلب منافق نہ ہوتا تو اللہ کی محبت ہوتی۔ یہ سب کچھ اِس لیے تھا کہ یہ کچھ نہ ہوگا تو خالص ریاض کا قبضہ ہو پائے گا۔ اب یہاں ریاض ہی ریاض ہے